قطعه تاریخ از مؤلف کتاب تاریخ روم

دیکهه ترکی کی شجاعت ساری شاہان زمین
صفحه دل سے مٹائی جنگ پیشین ایک لخت
... سرو پا کردیا تاریخ روم و شام نے
بادشاہِ روسیه کا عدل و نصر و تخت و بخت

١٢٩٤ ہجری

هو الملک الحی القیوم مالک الارض والسموات

بفضل خداوند انام درین هنگام فرحت انجام حالات سلاطین عثمانیه کرام
ومحاربات حال و ماضیه ایام و دافع غموم و آلام و قاطع مسرت انضمام المسمی به



مولفه بندهٔ عاجز بارگاه صمد سید امام الدین احمد ابن مولانا مفتی سید عبدالفتاح
المعروف به مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی باہتمام جناب قاضی ابراہیم صاحب پلبندری

در مطبع حیدری واقع بندر بمبئی حلیه طبع پوشید





بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکہہ حمد شاہنشاہ بی پروا و یکتا کو سزاوار ہے کہ مملکت دائمہ و سلطنت مستمرہ اوسکی قدیم و لازوال ہے اور اوسکی بارگاہ عظمت و جلال کے آستان پر سجدہ کرنے سے بادشاہان سربلند کو تاج افتخار اقبال ہے * نظم اوسی کو ہے لایق یہ جاہ و جلال * نہین ہے حکومت کو جسکے زوال * اوسی سے جہان کے ہین پست و بلند * وہی جسکو چاہے کرے بہرہ مند * کسیکو جہانمین بناوے فقیر * کسیکو کرے شہ کسیکو امیر * کوئی عدل مین اپنی عادل مزاج * کوئی سر پر رکہتا ہے نخوت کا تاج * کوئی ظلم پر اپنے باندہے کمر * کرے ملک مین اپنے زیر و زبر * یہ سب ہین فنا اور وہ قایم بذات * یقین وحدہ لاشریک اوسکی ذات * ہزارون جواہر زواہر صلوات و سلام اوس سردار خیر الانام شافع یوم القیام قافلہ سالار عالی مقام رہنمائے خاص و عام پر نثار کہ جسنے اپنے قواعد و قوانین شریعت غرا سے رواج کفر و بت پرستی کو سرکشون کے سر سے دور کیا اور تیغ سیاست ملت بیضا اور شمشیر قرآن کلام خدا سے شرک و جہالت کا سر کچلکیا چور کیا صلوات اللہ علیہ و علے آلہ

العظام

العظام واصحابہ الکرام نظم ہزاران درود و ہزاران سلام * بروح شفیع الامم
فی القیام * بشیر و نذیر و رسول خدا * کہ جسپر ہے نازل کلام ہدیٰ * رکہاجبکہ سرپر
نبوت کا تاج * لیا اوسنی ہر ایک شہ سے خراج * صحابہ تھے اوسکے شجاعت مین شیر *
عقیل و شریف و جوان و دلیر * بجائی وہ شمشیر اسلام کی * حنر
اصنام کی * جہان کو کیا کفر سے پاک و صاف * ...
درود او سکے ہو آل و اصحاب پر *
یہ عاجز بندہ بارگاہ صمد سید امام الدین
مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی
جہان و سامعین حوادث زمان کی خدمت مین عرض سا ہے کہ اندنون ...
عالم مین سلطنت ترکی کے حالات چہپتے ہین اور خورد و کلان کی زبان پر شب وروز
اسی مضمون کے کلمات آتے ہین کوئی سلطنت عثمانیہ کی حدود مملکت مین بحث و تکرار
کرتا ہے کوئی سرویہ کی ہزیمت کا سرود سناتا ہے مولف نی باصرار بعض دوستون کے
سلاطین روم کا حال لکہنا شروع کیا اور کتب مطبوعۂ مصر مثل اخبار الدول مصباح
الساری تاریخ قیصر روم وغیرہ کتب فارسی و اخبارات انگریزی واردو سے جمع کیا
نام اس کتاب کا تاریخ روم و شام رکہا ابتدای سلطنت عثمانیہ سے ہر ایک سلطان کی
جنگ کی کیفیت اور ملک گیری کی حقیقت ہر ایک کے سنہ جلوس کا سال اور اوسکے
سنہ وفات کا حال مرقوم کیا ہے اور افواج سلطانی کی تعداد اور شہر استنبول کی آبادی
وغیرہ حالات بلا تفاوت لکہا اور جو لڑائیان خادم الحرمین الشریفین سلطان البرین و خاقان
البحرین عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کے زمانہ مین نصاری سے ہوئین سب وقایع

وسوانح پیشین کو زمانہ حال تک تحقیق سراپا تصدیق و تدقیق باختصار بلاتعصب
وطرفداری بیان کیا جو ہرز واہر حالات سلاطین و اراکین سلطنت اور واقعات داخلین
قلمرو حکومت کو پیشکش طالبین کیا ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین اسمین سہو وخطا
لغ نکرین و ماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

ھ

مورخین روم مثل خیراللہ افندی وغیرہ
اسے بعضے کہتے ہین کہ یہ عیص بن
اسحاق علیہ السلام کی اولاد مین ہین عیص ع کے پانچ لڑکے تھے اونمین ایک لڑکے کا نام روم
تھا اور رومی اوسی کی اولاد مین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قبیلہ بنی قطورہ سے ہین
جو بسبب قحط کے حجاز سے سفر کر کے قرمان مین آکر سکونت اختیار کی تھی اور بعضے مورخ
کہتے ہین کہ آل عثمان اسی وہ قوم سے منشعب ہین سنہ ۶۱۱ ہجری مین ایک شخص بنام سلیمان
قوم مذکور سے جو ابوالآبای سلاطین عثمانیہ ہوتا ہے صحرا سے ارمینہ بزرگ مین آکر سکونت
اختیار کی سنہ ۶۲۱ ہجریہ مین بعد وفات بانی چنگیز خان کے علاء الدین سلجوقی شاہ قونیہ سے
اور خوارزم شاہیان سے لڑائیان شروع ہوئین تب سلیمان مذکور نی علاء الدین سلجوقی کے
پاس آکر اپنی عزت بڑہائی اور مردانگی کی داد دی اور تمام دشمنون پر غالب آیا اور بادشاہ کا
نہایت دوست اور مقرب بنا یوماً فیوماً اپنی حشمت مین ترقی کرنے لگا اور سپہ سالار فوج کا
آخرش سنہ ۶۲۸ ہجری مین ملک عرب پر لشکرکشی کی اور مشیت الٰہی سے نہر فرات مین غرق
ہو کر وہین مدفون ہوا اوسکے چار لڑکے تھے بنام سنقور تگین گون طوغدی ارطغرل

ڈوندر پہلے کے دو لڑکون نے بادشاہ سے کنارہ کیا اور ارطغرل و ڈوندر یہ دونون لڑکے علاء الدین کے حضور مین رہے او بعزت تمام اپنی عمر بسر کرتی تھی جب ارطغرل کا انتقال ہوا اوسکا لڑکا بنام عثمان جو سنہ ۶۵۶ ہجری مین تولد ہوا تہا علاء الدین کے یہان منظور نظر ہوا پہر اپنی جرأت و بہادری کے سبب لشکر کا امیر بنا اور طبل و علم پایا پہر چند روز کے بعد اوسکو بادشاہ نے مقدمات و معاملات کے فیصلہ کرنے پر مقرر کیا یہان تک بادشاہ کا مقرب بنا کہ بادشاہ کی جاءی پر نماز جمعہ کے لیے مسجد جامع مین جاتا تہا اور تمام اختیار کار و بار سلطنت کا اسکے قبضے مین آیا ہمیشہ بادشاہ کی فرمان برداری اور اطاعت مین سر مو فرق نہ کیا اور اپنی شجاعت و جوان مردی کو ہر وقت دکہاتا رہا اور کئی ملکون کو ضرب شمشیر سے فتح کیا ستارہ اوسکے بخت کا چمکتا تہا اسلیئے عثمان غازی کا بادشاہ سے خطاب پایا اور بادشاہ نے اپنا داماد بنایا سنہ ۶۹۹ ہجری مین علاء الدین نے جب تاتاریون سے شکست کہائی اور اروام مین چلا گیا اوسکے اولاد نہ تھی کہ اپنا جانشین بناوے تب امیر عثمانکو جو بڑا اولوالعزم اور جرار تہا اور تمام شہر کے لوگ اور لشکر اوس سے راضی و خوش تہے تخت سلطنت پر بٹہلایا بعدہ سلطان عثمان کہلایا

ذکر سلطان عثمان خان

نام اسکے باپ کا امیر طغرل بن سلیمان شاہ تہا اس بادشاہ نے مشیت الٰہی سے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اپنی کمرہمت کو ملکون کے لینے مین چست کی پہلے قراحصار کو فتح کیا اور اپنا اوسکو مستقر الخلافت بنایا اور بہت سے شہرون کو اپنی شجاعت اور تلوار کے بل سے قبضۂ اختیار مین لایا اور اپنے چچا ضعیف ڈوندر کو نود ۹۰ برس کی عمر مین قتل کیا۔

مین والی برصہ سے لڑائی کی اور اکثر شہرون پر فتح پائی اور سلاطین نصاری کو اسلام کی دعوت کی بعض اسلام لائے اور بعضون نے جزیہ دینا قبول کیا اور بعضے جنگ کرکے مغلوب ہوئے اور قید مین آئے سلطان اسی کام مین مشغول تہا کہ قوم تاتار ایکدم اوسکے ملک پر آکر گرے سلطان عثمان کے لڑکے مسمے ارخان نے جب یہ دیکھا تاتاریون کے مقابل آیا اور دشمن کو مارکے بہگا دیا چند سال تک سلطان عثمان شہر برصہ کو محاصرہ کیا تہا بسبب استواری قلعہ و بروج کے فتحیاب نہوسکا آخرش دو قلعے وہان سنے بنوای ایک قلعے مین اپنے بھتیجے اختیمور اور کچہ لشکر کو رکہا اور دوسری قلعے پر بلبان کو مع لشکر جرار مقرر کیا اور تاکید کی کہ قسم اناج و طعام شہر برصہ کو نہ پہنچنے پاوے اور وہ عاجز ہوجاوین اُرخان نے تاتاریون کو ہزیمت دیکر شہر برصہ کا محاصرہ کرنے کی ہمت کی اور محاصرہ و محاربہ مین مدت تک مشغول رہا حاکم برصہ بصلاح پسر قیصر روم اندرونیکوس نام بسبب ہونی نہایت تنگی قلعے کے بتنگ آکر سنہ ۷۲۶ ہجری مین باہر نکل آیا ارخان اوسی وقت برصہ مین داخل ہوا اور تیس ہزار دینار لیکر سکناے شہر برصہ کو مع عیال و اطفال چلے جانے کا حکم دیا قوم نصاری بچشم گریان جلاوطن ہوے اور اونہون کے مکانات مسلمانون کے قبضے مین آئے اور اُرخان باطمینان تمام شہر برصہ مین سکونت کی ناگاہ سلطان عثمان کی بیماری کی خبر اُرخان کو پہنچی وہان سے جلد روانہ ہوا دسوین رمضان سنہ ۷۲۶ ہجری کو سلطان عثمان کے پاس پونہچا سلطان عثمان نزع کی حالت مین تھا چند کلمات نصیحت آمیز اور وصیت کرکے بعمر ۶۹ برس کے انتقال کیا اور ۲۷ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا اور اُرخان نے سلطان عثمان کی نعش کو قلعہ برصہ مین لیجا کر دفن کیا یہ بادشاہ نہایت کریم اور سپاہ پرور تھا ایک حبہ اپنے پاس نہ رکہتا وروپیہ سپاہیون پر صرف کرتا تھا چنانچہ بعد وفات سلطان عثمان کے بدون خفتان و کمربند و

شمشیر کے دوسری چیز لوگون نے اوسکے مکان مین نپائی ....

ذکر سلطان ارخان

ارخان نے بعد وفات پانے سلطان عثمان کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور شہر برصہ کو اپنا تختگاہ مقرر کیا اور قلیل المدت مین نصاری سے لڑائی کی اور اونہون کے قلعجات مشہور مثل عنکولہ وکندرہ وائیڈس وسمندرہ وغیرہ فتح کیا جب برادر ارخان بنام علاءالدین جسکو ارخان نے اپنا وزیر بنایا تہا انتقال کیا سلیمان پاشا کو جو بڑا دلاور اور عقیل تہا اپنا وزیر مقرر کیا اور اپنی قلمرو حکومت مین مدارس ومساجد جابجا بنا کیے اور قلعہ اڈنیک کو فتح کیا اور قوم اروام کو شکست دی اور ۷۵۵ہ ہجری مین بیزن طیا کو لینے کے ارادے سے آیا اور فتح کیا اور شہر کالی بولی کو بہی اپنے قبضے مین لایا جو قسطنطنیہ کی سرحد پر واقع ہے اور ۷۶۰ہ ہجری مین سلیمان پاشا گہوڑے پر سے گر کے انتقال کیا ارخان اس وزیر کے مرنے سے نہایت غمگین ہوا اور بعد ایک سال کے بعمر ۷۵ برس کے انتقال کیا ۳۵ برس تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ بڑا شجیع وسخی وبردبار وعادل وعلم دوست تہا

ذکر سلطان مراد خان اول

اس سلطان نے بعد انتقال اپنے باپ ارخان کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور شہر اورنہ کو اپنا دار الخلافت بنایا اور اپنی ہمت ملک کے وسیع کرنی مین باندہی لالا شاہین سپہ سالار کو با فوج جرار ترکان خونخوار اطراف ملک کیطرف رخصت کیا اس سپہ سالار نے قلعہ

ملبدان کشیر کوہ ملکان تک فتح کیا یونان کے بادشاہ نے ڈرکس صلح کر لی قیصر روم
جان بالالوغ والی قسطنطنیہ نے شہر رومیہ مین پوپ (یعنے نصاری کے پادری) سے
مدد چاہی پوپ نے لشکر سے مدد دیا اور دوسرے حکام نصاری بہی شریک قیصر جان
ہوئے قیصر جان بہت سا لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلے مین جنگ کو آیا سلطان مراد خان
نے لالا شاہین اور تیمور تاش بیگ کو لشکر ظفر پیکر ہمراہ کر کے مقابلۂ قیصر جان کے لیے بہیجا
فوج قیصر جان بیجنبہ بہی لشکر سلطانی فوج قیصر جان پر ایسا لوٹ پڑا کہ دشمنون کو سنبہلنے
نہ دیا اور سب کو تہ تیغ بیدریغ کیا قیصر نے شکست فاش کہائی آخر لاچار ہو کر صلح کی اور
زر دور وہان سے پہر لشکر اسلام نے مملکت نصاری پر چڑہائی کی پانچ برس کے
عرصے مین بہت سے نصرانی ملک فتح کیے والی قرمیان نے اپنی آبرو بچانے کو اپنی
لڑکی سلطان مراد کے بیٹے بایزید کو دی دوبارہ تیمور تاش بیگ سپہ سالار کو فوج
دریا موج دیکر واسطے تسخیر بلاد کے اجازت دی تیمور تاش نے مقدونیا کو لیا اور
حدود بلاد ارنیوط تک چلے گئے اور شہر منستر کو بکمال استقلال فتح کیا اوسوقت
جو لشکر گیا تہا اوسکا خلاصہ اس مختصر مین نہین آسکتا ہے بعد ہ ۷۹۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۹ سنہ ع
قرال نصرانی حاکم سرب یعنی سرویہ نے اپنے ہم مذہب والی لوگون کے ساتہ اتفاق کر کے
چند لاکہہ فوج سلطان مراد کے مقابلے مین لایا سلطان مراد بہی اپنی فوج کے ہمراہ میدان
جنگ مین آئے اگرچہ سلطان کی فوج دشمن کی فوج سے چہارم تہی لیکن پہیر بہی بلاخوف
متوکلاً علے اللہ سلطان نے مقابلہ کیا بایزید پسر سلطان مراد ایکبار فوج دشمن پر حملہ آور
ہوا اسقدر اسقدر نصارون کو تہ تیغ کیا کہ خون کی ندیان جاری ہوگئین اور قرال زندہ قید مین
بقیۃ السیف بحالت تباہ بہاگ گئے فتح عظیم سلطان کو حاصل ہوئی سلطان مراد بعد اس

فتح کے میدان نبرد مین تشریف لیگئے ہر طرف نظر دوڑاتے تھے بجز لاشون کے کچھہ نظر نہ آتا تھا یکایک ایک کافر زخمی نے جو وہان میدان مین پڑا تھا اور سلطان بھی اوسکے نزدیک سے جاتا تھا اوسنے ایک خنجر آبدار سے سلطان کا کام تمام کیا اس سلطان نے سنہ ۷۹۱ ہجری مین وفات پائی قورچیان نے یہ دیکھکر اوس کافر زخمی کا قیمہ کرڈالا اور قرال کو اوسی جگہ لاکر گردن ماری سلطان مراد بعمر ۶۳ برس کے راہی ملک بقا ہوے بایزید نے سلطان مراد کی لاش کو شہر برصہ مین لاکر دفن کیا اس سلطان نے ۴۵ برس سلطنت کی یہ سلطان نہایت دانشمند صاحب عزم درست صوفی مشرب صوف پوش درویش عابد پرہیزگار رہتا ؛

ذکر سلطان بایزید یلدرم

بعد وفات پانی سلطان مراد خان کے سلطان بایزید تخت سلطنت پر جلوہ بخش ہوا یعقوب اوسکے بہائی نے جب بایزید کو سلطان دیکھا فرصت ڈہونڈتا تھا کہ ایک مرتبہ لڑے بایزید نے اس بات پر اطلاع پاکر اپنے بہائی یعقوب کو آدہی رات کیوقت مارڈالا اورپھر بایزید سرب (یعنی سرویہ) کی لڑائی مین گیا اور شہر ویڈن اور سکوب کو مفتوح کیا لازار والی سرب (یعنی سرویہ) نے انجام کار پر نظر کی بدمعلوم ہوا اپنی بہن کو بایزید کے نکاح مین دیا اور محصول قبول کرکے ملک کو بچالیا اوسی ایام مین اندرونیکوس اور اوسکا لڑکا باہم متفق ہوکر چاہتا کہ جان بالالوغ بدر اور جد کوا اپنے ہمراہ مانویل اور دوسرا لڑکا جان بالالوغ کو لیکے ہاتہہ مین لاکے اورنگ قیصری پر پانون رکہے جان بالالوغ اس بات کی خبر پاکر اپنے لڑکے اور نبیرے کو قید کیا اندرونیکو

اوسکے لڑکے نے خفیہ طور سے ایک نیالیش نامہ بایزید سلطان کی خدمت مین بھیجدیا
بایزید یلغار شہر قسطنطنیہ مین پونہچا جب فوج قیصر کی ازروی باطن اندرونیکوس
کی شریک تھی بلامنازعت بایزید نے جان بالالوغ اور مانوئل کو قید کیا اور اندرونیکوس
سے خراج مملکت مقرر کیا اور اوسکو تخت پر بٹھلایا جان بالالوغ اور اوسکے لڑکے
مانوئل نے قیدخانہ سے کسی وجہ سے خلاصی پائی اور بایزید کے حضور مین جاکر حاضر ہوے
اور عرض کی کہ ہم جزیہ بھی دیتے ہین اور بارہ ہزار فوج ہمراہ رکاب ظفر انتساب کے
مقرر کرتے ہین بایزید نے جان بالالوغ کو تخت پر بٹھلایا اور اندرونیکوس اور اوسکے
لڑکے کو گرفتار کرکے دریاے سفید کے درمیان کسی جزیرہ مین محبوس کیا والی سرویہ نے
حسب درخواست بایزید اجازت بنائی مسجد و مدارس و سکونت اہل اسلام کی اپنے
ملک مین دی بایزید خزینہ بیت المال کی نہایت حفاظت کرتا تھا اور فقط فوج ہی کے
مصارف مین صرف کرتا تھا لہذا اوسنے چاہا کہ ساکنان شہر سے روپیہ جمع کرکے مساجد و
مدارس ملک سرب یعنی سرویہ مین بناکرے شہر کے نصاری نے یہ خبر پاکر جنگ کی تیاری
کی بایزید نہایت غضب مین آکر جان بالالوغ کو لکھہ بھیجا کہ برج اور حصار شہر کو گرادو
جان بالالوغ نے وہشت کھاکر شہر کو بایزید کے حوالے کیا بایزید نے چند لاکھہ دینار
وہان سے لیکر ملک سرب مین عمارت بلند تیار کی اور مسجد جامع شہر سرب مین بکمال محنت
وصرف زرخطیر سے تعمیر کی والی ایدن جو متصل شہر سرب کے تھا خایف ہوکر اپنا
دارالخلافت بایزید کے حوالے کیا اور دوستی و محبت کو بڑہاکر سکہ وخطبہ بایزید کے نام کا
اپنی قلمرو مین جاری کیا اور شہر تیرہ مین سکونت اختیار کی بایزید ان امور سے فراغت
پاکر ہمت ملک نصاری کے تسخیر کرنے مین باندہی اور لشکر کشی کی اور قیصر روم سے

حسب الوعدہ بارہ ہزار سپاہ طلب کی مانویل پسر جان بالالوغ مع فوج حاضر ہوا
بایزید جزیرہ روودس وغیرہ جزایر کو اسرع اوقات مین فتح کیا جان بالالوغ نے شہر
قسطنطنیہ کے قلعہ اور فصیل کو نہایت مضبوط کیا اور جنگی سامان کی تیاری کی بایزید نے
خبر پاکر لکھہ بھیجا کہ حصار شہر کو منہدم کرو ورنہ تیرے لڑکے کو کور بنادونگا جان بالالوغ
نے مجبوری سے جو حصار کہ نیا تعمیر کیا تھا توڑ ڈالا اور اسی ندامت اور پشیمانی مین چند روز کے
بعد مر گیا مانویل نے اپنے باپ کی وفات کی خبر پاکر بایزید کے بدون اجازت شہر
قسطنطنیہ مین پوہنچا بایزید نہایت غضبناک ہوا اور فوج واسطے تسخیر کرنے قسطنطنیہ کے
بھیجی اور دوسری فوج ملک بلغار کو روانہ کی ایک سردار علاؤالدین نام نے فرصت پاکر
تیمورتاش کو قید کر کے رایت عصیان کھڑا کر دیا اور بایزید نے لشکر اپنا بھیجکر اوسکی
جمعیت کو متفرق کر دیا علاؤالدین مع اپنے دو لڑکون کے بایزید کی قید مین آیا بایزید نے
دونون لڑکون کو قلعے برصہ مین محبوس کیا اور علاؤالدین کو تیمورتاش کے حوالہ کیا بعد چند
روز کے تیمورتاش نے بلا اذن بایزید اوسکو قتل کر ڈالا بایزید اپنے انتظام خانگی سے
مطمئن ہوکر عنان عزیمت کی ملک کی تسخیر کرنے پر پھیری اور بعد فراوان جنگ کے
کشور برہان الدین کو اپنے قبضے مین لایا اور اکثر قلعجات اور بلاد نصاری کے
فتح پائی بعضے لوگ بسبب ہونی دبدبہ بایزید کے بھاگ نکلے اور سمرقند جاکر امیر تیمور گورکان
کے پاس گیے بایزید نے اس عرصے مین بہت سا لشکر آراستہ کر کے سنہ ۷۹۶ ہجری مین
قسطنطنیہ کی تسخیر کا ارادہ کیا قیصر نے پوپ اور دوسرے نصاری کے بادشاہون سے
مدد مانگی اسّی ہزار فوج اوسکی مدد کو جمع ہوگئی شہر نیکوبولی کے اطراف سخت لڑائی
ہوئی فتح اسلام ہوئی اور نصارون نے شکست پائی اور جو زندہ تھے وہ پریشان

بھاگ گئے اور دس ہزار نصاریٰ زندہ قید مین اہل اسلام کے آئے بایزید کے حضور مین
اس دس ہزار قیدیون کے سرکو شمشیر اسلام سے جدا کر دیا قیصر روم نے واسطے استمداد
کے امیر تیمور کو لکھہ بھیجا امیر تیمور ملتفت ہوا قیصر نے پہر بایزید سے صلح کی بایزید پہر اپنے
شہر برصہ مین گیا اور عیش و عشرت مین چند روز تخت پر جلوس کرتا رہا امیر تیمور گورکان نے
ایران و توران کے ایلچی کو نزدیک بایزید کے بھیجا اور احمد جلبار والی عراق نے جو امیر تیمور
سے بھاگ کر بایزید کے یہان پناہ لی تھی اوسکو طلب کیا اور دوستانہ بایزید کو لکھہ بھیجا
کہ تمکو غفلت مین نہ رہنا چاہیے قوم نصاریٰ پوشیدہ دشمن دین و جان کے ہین بایزید
اس پیغام سے نہایت غصہ ہوا اور بہت سخت جواب لکھا اور وکیل کو بہزار خرابی و خواری
اپنے حضور سے نکال دیا اور سبب لکھنے خط قیصر کا بنام امیر تیمور بامید استمداد آگاہی پا کر
اور زیادہ غضبناک ہوا بذات خود لشکر جرار لیکر قسطنطنیہ پر چڑہ دوڑا امیر تیمور نے بغور دیکھنے
جواب ناصواب اور بےعزت ہونا اپنے ایلچی کا سنکر غصہ مین آیا اور لشکر قہار ترکان ہمراہ
لیکر بایزید کے مقابلے مین آیا ایک لڑکا اور چند سردار سلطان بایزید کے شہر سیواس
مین تھے مقابلے مین آئے نہایت سخت لڑائی ہوئی اور بڑے بڑے سردار بایزید کے
مارے گئے امیر تیمور کو فتح نصیب ہوئی بایزید اس سانحہ ہوش ربا سے سخت متوحش ہوا
محاصرہ قسطنطنیہ کا چھوڑ کے بسرعت تمام جنگ کی تیاری کی متصل قصبۂ انگورہ لشکر جمع ہوا
تاریخ ۱۹ ماہ ذیحجہ سنہ ۸۰۴ ہجری کو صبح کے وقت بایزید نے مانند لوہے کی دیوار کے سپاہیون
کی صف میدان مین کہڑی کی موسیٰ و سلیمان و محمد و عیسیٰ و مصطفیٰ پانچون لڑکون کو اپنے
مع سرداران جنگ آزمودہ میمنہ و میسرہ مین رکھا اور خود ہمراہ سپاہ جرار تیغ خون آشام کو
لم کیا اور امیر تیمور کی طرف سے بڑے بڑے جوانمردان دلاور نے باگرزہای گران مقابلہ کیا

جن

صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی آخر روز بایزید کے لشکر نے ہزیمت کھائی اور تہوڑی
سپاہیون نے بایزید کے ماری خوف جان کے سپر کوڈال دیا بایزید نے یہ حال دیکھکر اسپ
سکندری پر سوار ہوکر وہان سے بہاگا راہ مین یکایک گھوڑے سے زمین پر گرا ایک سپاہی
نے امیر تیمور کے اوسکو اسیر کیا اور ایک لڑکا بایزید کا موسےٰ نام بھی امیر تیمور کی قید مین
آیا اور دوسرا لڑکا مصطفے نام گم ہوگیا شاید وہ مقتول ہوا ہوگا باقی تین لڑکے بحالت خستہ
و دیدۂ پر آب اپنے ملک کی طرف فرار ہوے جب بایزید کو امیر تیمور صاحب قران کے
روبرو لائے امیر تیمور نے تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور نہایت دلجوئی سے پیش آیا اور
حسن برلاس کو امیر تیمور نے کہا کہ بایزید کو براحت و آرام نظر بند رکھین بایزید نہایت
غیرتمند تہا اس ہزیمت اور گرفتاری سے عارضۂ بخار مین مبتلا ہوا علاج کیا کچہ فائدہ نہوا
آخرالامر چودہوین شعبان ۸۰۵ھ ہجری کو انتقال کیا امیر تیمور نے بایزید کے لڑکے موسے کو
جو نظر بند قید مین تھا بایزید کی نعش سپرد کی اور اوسکو رخصت کردیا موسے نے میت کو شہر برصہ
مین لاکر دفن کیا مورخون نے لکھا ہے کہ امیر تیمور نے بایزید کو پنجرۂ آہنی مین بند کیا تھا
بایزید نے بہ سبب نہ تاب لانی اس عذاب کے خودکشی کی اور فضائل پناہ محمد بن خاوند شاہ
روضۃ الصفا مین لکھتا ہے کہ بایزید یلدرم مرض خناق وضیق النفس مین شہر آق کے
درمیان انتقال کیا اوسکے فرزند موسے نے اوسکی نعش کو شیخ محمود کے مزار کے پاس
دفن کیا امیر تیمور اس واقعے کے سننے سے نہایت افسوس کیا چاہا کہ تمام ملک روم کو
مسخر کرے اور بایزید کو تاج ونگین و ملک دیکر رخصت کرے آخرش اوسکے لڑکے موسیٰ کو
ایک سو اسپ بادپیما باساز و یراق و یرلیغ آل عثمان و خلعت گران بہا و ترکش و کمان و
شمشیر مرصع وغیرہ دیکر حکم دیا کہ نعش بایزید کو محفہ مین بآئین شاہان اپنے ملک میں

موسی نے رخصت لے جنازہ کو اپنی باپ کے شہر برصہ مین لاکر دفن کیا

ذکر سلطان محمد خان اول

جب بایزید امیر تیمور کی قید مین آیا اور اسکے لڑکے بہاک کر اپنے ملک مین آئے اور باہم جدال و قتال کرنے لگے چنانچہ گیارہ برس تک خانہ جنگی آل عثمان مین ہوتی رہی آخر سلیمان بن بایزید سیاہ نیگ جری کے ہاتہ سے کہ اس قوم کے رئیس کی اسنے ڈاڑہی قطع کی تہی مارا گیا موسے انے اپنے بہائی سلیمان کے خون کے بدلے مین کمر بستہ ہو قوم نیگ جری کے بہت سپاہی گرفتار کیے اور سب کو آگ مین جلا دیا آخر ۸۱۶ھ مین محمد نے اپنے بہائی موسے کو قتل کیا اور تخت سلطنت پر بیٹہا اور ضبط و ربط مہمات ملکی و مالی مین متوجہ ہوا اور سلاطین فرنگ و یونان کے ساتہ دوستانہ راہ و رسم نامہ و پیام جاری کی قرمان کا حاکم جو دشمن بایزید کا تہا فرصت پاکر شہر برصہ پر تاخت کی اور قبر بایزید کی کہود کر آگ مین جلایا محمد خان نے آتش فساد کے بجہانے مین نہایت کوشش کی اور دشمن کو ہزیمت دی مصطفے بیگ پسر حاکم قرمان گرفتار آیا جسوقت محمد خان کے روبرو آیا ایک کبوتر اپنے جبہ مین محاذی سینہ پنہان کیا اور محمد خان اول سے کلمات معذرت کرنے لگا اور سینے پر ہاتہ رکہکے کہنے لگا کہ قسم ہے خدا کی کہ جب تک یہ روح میری جسد مین ہے سلطان کے ساتہ ہرگز خیانت نکرونگا محمد خان بہی اسکی معذرت دیکہکر اوسکی تقصیر عفو کی اور رخصت کیا مصطفے بیگ نے بیرون قصر شاہی جاکے کبوتر کو جیبے سے نکال کر مار ڈالا اور بیرون شہر جاکر گلۂ گوسپندان شاہی کو غارت کیا یہ خبر سلطان کو پونہچی سوار اونکو سطے گرفتار کرنے اوسکے بہیجدیا جب سوار روبرو سلطان کے اوسکو لائی سلطان نے کہا

تو اپنی قسم سے پہرا مجہکو لازم نہین ہے کہ مین اپنی سوگند سے پہرون سلطان نے پہر اوسکی جان بخشی کی اوسی ایام مین ایک شخص نے سر اوٹہایا اور کہا کہ مین مصطفی پسر بایزید ہون کہ امیر تیمور کی لڑائی مین روپوش ہوگیا تہا سلطان محمد نے اوسپر لشکر کشی کی وہ شخص شکست کہا کر کسی عمال قیصر روم کے پاس جا کر پناہ لی محمد خان نے عامل قیصر سے اوسکو طلب کیا اوسنے جواب دیا کہ بدون اجازت قیصر مین نہ دونگا مانوئیل قیصر روم نے سلطان کو لکہا کہ جو شخص سلطان کے یہان پناہ لیتا ہے پہر اوسکو دشمن کے سپرد نہین کرتے ہین لیکن مین اتنا اقرار کرتا ہون کہ اوسکو مین قید مین رکہونگا سلطان نے قبول کیا اور اوسکی تنخواہ مقرر کی اس سلطان کے وقایع جنگ بہت ہین اوسکے لکہنے کو دفتر چاہیے جو کچہ ضرور تہا لکہدیا اس سلطان نے شہر اَدْرِنَہ کو اپنا پای تخت مقرر کیا تہا اور اوریہی سلطان موجد جہازات جنگی اور سپاہ دریائی و توپخانہ کا آل عثمان مین ہوا ہے ۸۲۴ھ ہجری مین مرض اسہال دموی کے درمیان انتقال کیا جسوقت یہ بادشاہ نہایت بیمار ہوا اپنے لڑکے مراد خان کو جو شہر اماسیا مین تہا بُلا بہیجا اور آگے پہونچنے اوسکی خود انتقال کیا وزیرون نے اسکی خبر وفات کو اکتالیس روز پوشیدہ رکہا تہا جب مراد خان وہان پونہچا اور تخت سلطنت پر بیٹہا پہر سلطان محمد کی وفات سب کو ظاہر ہوئی اس بادشاہ نے سیکڑون مساجد کشور سلطانی مین بنای یہ بادشاہ نہایت ذکی العقل شدید البیاض سیاہ چشم عریض الحواجب فسیح الجبہ بلند بینی عریض الصدر دراز دست مستقیم الاعمال عادل مزاج کریم صفت صادق المودّت بے کینہ تہا اور امور تفاخر و تزک و احتشام کو نہایت پسند رکہتا ظروف طلا و نقرہ کے بنا کر اوسمین کہاتا تہا علماؤن نے کہا کہ اسمین کہانا پینا حرام ہے اوسیوقت سلطان نے تین روز تک برسم کفارہ اوسی ظروف مین فقرا کو

کھانا کھلوایا مشایخ صوفیہ سے نہایت محبت رکھتا تھا اور مریدانہ خدمت اونکی کرتا تھا یہ آل عثمان سے اول بادشاہ ہوا ہے کہ جسنے شریف مکہ کے لیے زر سالانہ مقرر کیا تاکہ وہان کے محتاجین وغربا کو پرورش کرے اور خدمت حرمین شریفین کی بخوبی بجا لاوے ✦ ✦

ذکر سلطان مراد خان ثانی

بعد وفات محمد خان کے مراد ثانی جو ۸۰۶ھ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۳ عیسوی مین تولد ہوا تھا اورنگ خسروانی پر جلوس کیا مانویل قیصر روم نے لکھہ بھیجا کہ اپنے لڑکی کو بطور رہن کے میرے پاس رکھہ نہین تو مین بایزید یلدرم کے لڑکے مسمی مصطفے کو جو اب میری پاس قید مین ہے رہا کرونگا مراد ثانی نے اسکو قبول نہ کیا قیصر روم نے مصطفے کو چھوڑ دیا اور ہمراہ اوسکے دس جہاز جنگی مع فوج دیکر سلطان مراد ثانی پر بھیجا مصطفے نے شہر کالی پولی پر فتح پائی مراد ثانی نے ہمراہ سردار بایزید بادشا کے تیس ہزار فوج دیکر واسطے مقابلے کے بھیجا مصطفے نے فوج مراد ثانی کو شکست دی اور بایزید پاشا کو جو ایک سردار تھا مارڈالا قیصر نے مصطفے سے شہر کالی پولی کو طلب کیا اوسنے جواب ندیا قیصر اپنے کام سے نہایت پشیمان ہوا مراد ثانی فوج گران لیکر روانہ ہوا جب لشکر سلطانی متصل بلدۂ کالی پولی کے پونہچا اکثر لشکر مصطفے کا سلطان مراد کے ساتہ مل گیا مصطفے یہ دیکھکر کالی پولی سے بھاگ گیا بعض نوکرون نے اوسکو راستی مین مار ڈالا مراد ثانی بامراد وہان سے پھرا اور بہت سی فوج جرار کے ساتہ قسطنطنیہ مین پونہچا اور غنیمت کو اپنی فوج پر معاف کیا مگر قسطنطنیہ فتح نہوا لیکن قیصر روم نے عاجز آکر جزیہ دینے کا اقرار کیا مراد ثانی نے صلح کر کے وہان سے بت کی اور قیصر بعد چند ماہ غمگین ہوکر مر گیا مراد ثانی نے پھر لشکر آراستہ کر کے جہاد کیواسطے

روانہ کیا اور بسبب ہونے تائید غیبی کے بحر اسود کے کناری کے بہت سے شہر فتح کیئے اور بلغار پر لشکر کشی کی وہان لشکر سلطانی نے شکست کھائی بیس ہزار سپاہ شاہی ضائع ہوئی اور پھر مراد ثانی نے شہاب الدین باشا کو اسی ہزار فوج دیکر تسخیر بلغار کے لیے بھیجا والی بلغار نے نہایت زور شور سے لڑائی کی اور لشکر سلطانی پر غالب آگیا اور سردار شہاب الدین کو مع پانسو آدمیون کے گرفتار کیا مراد ثانی نے تیسری بار پھر لشکر کشی کی اور شکست کھائی پھر بوعدہ دس برس کے صلح کی اور اپنا لڑکا محمد خان نام جو چودہ برسکا تھا تخت سلطنت پر بٹھلایا اور خود یاد خدا مین مشغول ہوا والی بلغار نے یہ خبر پاکر عہد شکنی کی اور لشکر کشی کی براً وبحراً خوب لڑائی ہوئی دو سو پینتالیس جہازات جنگی کو مراد ثانی کے دریا مین آتشی توپ مارکر آگ لگا دی اور خشکی مین بھی غالب آکر بہت سے بلاد سلطانی پر قبضہ کیا لشکر کے سردارون نے مراد ثانی کو بھی صومعہ سے باہر نکالدیا اور علم کو میدان مین استادہ کیا مراد ثانی چالیس ہزار سپاہ کے ہمراہ دشمن کا مقابلہ کیا اور عہدنامہ والی بلغار کا نوک سنان پر باندھکر مقدم کیا شاہ بلغار نے فوج سلطانی کو ہزیمت دی اور مراد ثانی کے خیمے تک پونہچا مراد ثانی نے بھاگنے کا قصد کیا سرداران شیردل نے گھوڑے کی لگام پکڑلی اسی اثنا مین شاہ بلغار روبرو نکل آیا مراد ثانی نے اوسکو دیکھکر ایسا تیر لگایا کہ اوسکی پشت سی باہر نکل گیا اور شاہ بلغار گھوڑے پر سے زمین پر گرا قورچیان نے اوسکا سر کاٹ لیا لشکر اوسکا ہراسان ہوکر وہان سے بھاگا مراد ثانی بفتح وکامرانی اپنے دارالسلطنت مین پھرا اور تخت حشمت واقبال پر جلوس فرمایا اور

۸۵۵ ہجری مطابق ۱۴۵۱ع

مین انتقال کیا*

ذکر سلطان محمد خان ثانی

یہ بادشاہ سلطان مراد ثانی کا فرزند ہے سنہ ۱۴۲۹ عیسوی شہر اَدرنہ مین پیدا ہوا باپ کی
وفات کے وقت شہر مونیزیا مین تھا خبر رحلت کی اپنے باپ کے سنکر بسرعت تمام وہان
پونہچا اور سنہ ۸۵۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۰ عیسوی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا قیصر قسطنطنیہ نے
اوسکے بھائی مسمیٰ ارخان کا نفقہ جو اوسکی قید مین تھا طلب کیا اور بہ تہدید لکھا کہ اگر تو
درماہہ بھیجنے مین کچھ توقف کریگا فوراً اوسکو مین چھوڑ دونگا محمد خان ثانی اوسکا نامہ دیکھتے
ہی غضبناک ہوگیا قسطنطنیہ کے لینے مین کمر ہمت مضبوط باندہی بلدہ ادرنہ مین لشکر جمع کرنیکا
حکم دیا صدہا توپ بزرگ جسکا گولہ ایک دومیل تک جاتا تھا قلیل المدت مین بنائی جبکہ
اسباب و آلات قلعہ کشائی کا فراہم کیا ساعت اسعد مین کوچ کیا قیصر روم ایم براطوس قسطنطنین
والی قسطنطنیہ نے بھی سامان جدال و قتال مہیا کیا ایلچیون کو سلاطین نصاریٰ کے پاس بھیجدیا
اور اونہون سے مدد مانگی پوپ (یعنی مرشد) نصاریٰ وغیرہ ملوک بنی اصفر نے اپنی فوجون کو
مدد کے لیئے بھیجا محمد خان ثانی نے دولاکھ پچاس ہزار عسکر جرار اور صدہا توپ آتش بار ہمراہ لیکر
اول ماہ نیسان سنہ ۱۴۵۳ عیسوی مین متصل قسطنطنیہ پونہچے خیام فیروزی احتشام کو نصب کرکے
اتواپ رعد خروش نے زلزلہ ساکنان شہر مین ڈالا بہت جہازات جنگی دریا سے روانہ کیا
شب و روز پچاس روز تک فیمابین جنگ توپ و بندوق برپا تھی قلعے کے چار برج خراب
ہوسے اور جابجا فصیل مین سوراخ ہوگئے ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۴۵۳ عیسوی مطابق بیسوین ماہ
جمادی الاول سنہ ۸۵۷ ہجری مین فوج شاہی نے یورش کی نمونہ حشر پیش نظر بن گیا نصاریٰ نے
ہمرگ دیگر یکدیگر کو وداع کیا اور جنگ مین کھڑے ہوے قسطنطنین والی قسطنطنیہ کینسیہ

ایا صوفیہ مین آکر جو فی الحال مسجد جامع مشہور ہے بصد یاس اشک ریز ہوکر کنیسہ سے
وداع ہوا اور ابواب بروج شہر کو مقفل کرکے کنجیون کو دریا مین ڈالدیا لشکر اسلام
بڑی بہادری اور دلاوری سے فصیل تک پونہچے اور فصیل کے سوراخ سے داخل شہر ہوے
اور قتل عام شروع کیا قسطنطنین ایمپراطوس نے رخت شاہی اپنے بدن سے اوتارڈالا
تاکہ کوئی اوسکو نہ پہچانے اور گرفتار نہ کرے ایک تلوار ہاتھ مین لیے بہمت مردانہ صفوف
لشکر سلطانی مین آیا اور ایک جری سپاہی کے ہاتھ سے مقتول ہوا محمد خان باشان و شوکت
داخل شہر ہوے اور قیصر کے سر کو نوک نیزہ پر اوٹھا کے تمام شہر مین پھرایا اور تمام
اولاد واحفاد قیصر کو تہ تیغ اسلام دہرلایا تین روز شہر مین قتل عام ہوتا رہا خوف حد سے
زیادہ ہوگیا روز چہارم رعایا نے شہر کے امان پائی اور حصار و دیگر عمارات کی مرمت
کے لیے حکم ہوا اور بڑے بڑے کنیسہ جات مسلمانون کے مساجد بنے اور بعض
دیول نصاری کے لیے اور قوم ارام پر موافق مذہب اوہون کے بطریق سابق مقرر
ہوے اور عصائے بطریقی حسب دستور قدیم قیاصرہ قیس کو عطا ہوا یہ شہر جب سے کہ
قسطنطین اکبر نے بنایا تب سے اس واقعے تک اونتیس مرتبہ محصور اور سات مرتبہ مفتوح
ہوا **فائدہ** تاریخ جدولیہ تالیف منشی خادم علی مین لکھا ہے قسطنطنیہ الموسوم بہ
اسلام بول مکہ معظمہ سے ۱۳۰۷ میل فاصلہ پر ہے اور قیاصرہ روم اول مذہب فلاسفہ کا
رکھتے تھے بعد ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے مذہب نصرانی قبول کیا اور تمام شاہان
نصاری مین بمنزلہ شہنشاہ کے تھے بعد اس فتح کے سلطان محمد خان نے فتح نامجات
بنام والی مصر و شریف مکہ و شاہ ایران لکھہ بھیجی اور خراج نصاری پر مقرر کیا اور مسجد
جامع جو اب بنام مسجد ایوب مشہور ہے بنا کی جب تعمیر تمام ہوئی روز جمعہ سلطان نے

وہان جاکر نماز پڑہی شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے شمشیر کمر مین سلطان کے
باندہی اوسی روز سے آل عثمان مین یہ رسم چلا آتا ہے اب جو کوئی بادشاہ تخت پر جلوس
کرتا ہے مسجد ایوب مین جمعے کے روز جاتا ہے شیخ الاسلام اوسکی کمر مین شمشیر باندہتے
ہین پھر وہ اپنی سلطنت پر قیام پذیر ہوتا ہے غرض محمد خان سلطان نے بعد اس ضبط و ربط
مالی و ملکی کے ایک لاکھ پچاس ہزار فوج سے قلعہ بلغراد کا محاصرہ کیا محاصرہ مدت تک رہا
ایک روز سلطان کو بھی زخم خفیف لگا آخرش ناتہ محاصرے سے اوٹھا کر اَدرَنیَۃ
کو واپس آیا پھر سامان جنگی درست کر کے ملک گیری کو چلا چند سال مین بہت شہر
یونان و اقلیم سرب و طراب زون و ولایت سینوب و جزیرہ لسبوسہ و کشور صقالبہ
و بلاد ارنبوط وغیرہ فتح کیا ۸۶۵ھ ہجری مطابق ۱۴۶۰ عیسوی مین کئی ہزار فوج
میش طس پاشا کی جو قیصر مقتول کا خویش تھا ہمراہ کیا اور جزیرہ رودوس پر بھیجا لشکر
سلطانی نے تین مہینے وہان محاصرہ کیا جب فتح نہوا پیچہے پھرا بعد سلطان نے تمام وزرا
و امرا کو حکم کیا کہ دو لشکر بزرگ تیار کرو ایک جزیرہ قبرس کے لینے کے واسطے اور دوسرا
ایران کی تسخیر کے واسطے اودہر امرا نے لشکر کی تیاری کرنی شروع کی اودہر سلطان
بیمار ہوا شہر جمادی الاولی ۸۸۶ھ ہجری مطابق ۱۴۸۱ عیسوی مین بعمر باون برس کے
انتقال کیا اور بلدہ اَدرَنیہ مین مدفون ہوا اکتیس برس سلطنت کی اس بادشاہ
نے بارہ بادشاہون کی مملکت کو اپنے قبضے مین لایا اور دو سو سے زیادہ قلاع اور
بقاع فتح کیا یہ بادشاہ نہایت قوی اندام دراز قد تیر انداز بے بدل تھا علما کی
بڑی عزت کرتا تھا اور خود بھی قابل تھا اور اپنے بعد دو
لڑکے چھوڑے مسمے بایزید و جمشید*

ذکر سلطان بایزید ثانی

بعد وفات پانے اپنے والد محمد خان کے وزیر اوسکا محمد پاشا نے چاہا کہ جمشید چھوٹا فرزند
سلطان محمد خان کا تخت سلطنت پر بٹھلاوے سپاہ نیک چری نے اس بات پر
وزیر کو مار ڈالا اور اسحاق پاشا کو بجاے اوسکے وزیر مقرر کیا بایزید بچار ہزار سوار
تیز رفتار بسبیل یلغار شہر اناسیا سے پہونچکر اورنگ قیصری پر جلوس کیا جمشید
۸۵۱ھ ہجری مین تولد ہوا تھا وہان سے گریز کر کے نواحی شہر برصہ مین جاکر
علم بغاوت کھڑا کیا بایزید نے واسطے تادیب بہائی کے لشکر بھیجا مقابلہ ومقاتلہ ہوا
فوج سلطانی مغلوب ہوئی بایزید خود وہان جاکر لڑا جمشید نے شکست پاکر وہان سے
فرار ہوا اثنائے راہ مین قوم ترکمان نے لباس اور ہتیار اوسکے چھین لیے جمشید
بحال خراب وخستہ ودیدہ پرآب مصر کی طرف گیا قاید بیگ شاہ قوم چرکس نے اوسکے
احترام وعزت مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا اور اپنے پاس اوسکو جگہ دی ترکمانونے
اوسکا لباس اور سامان بایزید کے پاس ہدیہ لیگئے اور انعام طلب کیا بایزید نے
اونکو حکم دیا کہ اسلام بول مین حاضر ہو وہان تمکو انعام معقول ملیگا گروہ ترکمان بامید
انعام قسطنطنیہ مین پونہچے جلادون نے بحکم بادشاہ سبکو دار پر کھینچا بایزید نے کہا
یہ سزا ہے اون غلامان نمک حرام کی جنہون نے اپنے آقا پر دست درازی کی ہے
جمشید بعد از چہار ماہ قاید بیگ سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ کو چلا گیا بعد اداے حج
کے پھر سامان جنگ تیار کیا بایزید نے جمشید کو خط لکھا کہ بامر حق تعالے یہ ملک میرے
نصیب مین تھا توکسواسطے امر آلہی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے جمشید نے جواب دیا

راحت سے اپنی اوقات بسر کرتا ہے پھر مین کسلیے اپنی اوقات تنگی سے بسر کرون
آخرش فیما بین بار دیگر لڑائی ہوئی جمشید نے ہزیمت پاکر شہر طاش ایلی کیطرف
بھاگا بایزید نے پھر نامہ صلح کا لکھا جمشید نے کچھ ٹکڑا ملک کا مانگا بایزید نے جواب
دیا کہ خطبہ دو خطیب پر تقسیم نہین ہوتا ہے جمشید جزیرہ رووس کی طرف بھاگا قوم
صقالبہ نے اوسکی حمایت پر قدم رکھا بایزید نے ایک خط حاکم روس کو لکھا کہ میرے
بھائی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کرو اور خراج روانہ کرو حاکم روس نے قبول کیا
اور جمشید کو بایزید کے خوف سے شہر نیس علاقہ ایطالیہ کو بھیجا جمشید وہان
نہ رہکر شہر رُوسیلون علاقہ فرانسیس اور رومانس دوسرے بلاد کیطرف سات برس
پھرا آخرش شاہ فرانسیس نے اوسکو قید کیا بعد وفات پاندسوس ایم براطوس بادشاہ
فرانس کے پوپ شنسیوس کے پاس گیا اور اپنا حال تباہ بیان کیا پوپ نے باعزاز
تمام اپنے پاس رکھا جسوقت پوپ مذکور مرگیا اور اوسکی جاے پر پوپ اسکندر ششم
بیٹھا بایزید نے اوسکے واسطے کچھ زر نقد بھیجا اور لکھا کہ شر اسکا مجھسے دفع کر بایزید کا ایلچی
جو زر واسطے پوپ کے اسلام بول سے لیجاتا تھا شہر انگونا علاقہ ایطالیہ مین پہونچا
کہ اوسجگہہ کا حاکم جولیانوس نے جو دشمن پوپ کا تھا اوسے گرفتار کرلیا زر تمام لوٹ لیا
پوپ نے بایزید کو خبر کی بایزید نے بار دیگر زر موعود کے دینے کا وعدہ کیا پوپ نے
بطمع زر جمشید کو زہر دیا بایزید نے اپنے عہد سلطنت مین بہت لڑائیان کین اور بہت سے
شہرون پر فتحیاب ہوا ایک سال واسطے جنگ کے ملک ارنوط کو جاتا تھا اثنای
راہ مین ایک فقیر سلطان کے مقابل آیا اور خنجر سے مارنا چاہا سپاہ سلطانی اوسیوقت
دوڑ گئی اور اوسکو پارہ پارہ کیا اوس روز سے یہ دستور رہا کہ کوئی آدمی ہتیار بند

سلطان کے پاس بھجا یا کرے ۹۰۳ھ ہجری مین بلاد بولونیا سے جنگ کی دس ہزار
نصاری کو قید مین لایا اور ملک بولونیا کو تاراج کردیا اور ۱۵۰۹ عیسوی چہاردہم
ماہ ایلول مین قسطنطنیہ مین ایک زلزلہ آیا ایک ہزار ستر گھر اور ایکسو نو مسجد اور ایک
بارہ قصر قیصر کا گر پڑا اور بیالیس روز تک زلزلہ بار بار آتا تھا بعدہ سلطان نے پندرہ
ہزار معمار و مزدور مقرر کر کے تمام بیوت اور مساجد منہدمہ کو درست کیا اور ۱۵۱۲ء
عیسوی مطابق ۹۱۸ھ ہجری مین مرض نقرس کے درمیان بایزید سلطان کا انتقال ہوا
عمر اس بادشاہ کی چھیاسٹھ سال کی تھی اور تخت سلطنت پر تیس برس فرمان روای ملک
رہا یہ بادشاہ مرد جسیم قوی الہیکل سیاہ گیسو ظریف اور ادیب بہت عابد پرہیزگار
تھا اندازنا مدار ناظم اور ناثر تھا اور ہر سال زر خطیر مکہ معظمہ کو بھیجتا تھا۔

ذکر سلطان سلیم خان اول

بعد وفات پانے بایزید کے فرزند اوسکا سلیم خان تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ
۱۴۶۷ء عیسوی مطابق ۸۷۲ھ ہجری مین تولد ہوا بعد جلوس کے بھتیجا اسکا مسمی علاوالدین
شہر برصہ مین باغی ہوا سلطان سلیم نے اوسی وقت اپنے فرزند سلیمان کو اپنا ولی عہد
بنایا اور خود ستر ہزار سپاہ لیکر دوڑا اور ایکسو پچیس جہاز جنگی دریا کے راستے
سے روانہ کیے احمد برادر علاوالدین نے بھی شہر اماسیا کے درمیان بغاوت شروع
کی اور مصطفے دوسرا بھائی اوسکا شریک وزیر ہوا سلیم نے راستی مین خبر سنی کہ
مصطفے کی عورتین اوسکے پاس جاتی ہین سوارون کو اونکے گرفتار کرنے کے لیئے دوڑایا
احمد نے یہ خبر پائی فوراً سوارون پر آ متفرق کردیا اور عورتون کو آفت سے نجات دی

سلیم نے سردارون کے ہاتھ مصطفے کو گرفتار کروا کر منگوایا اور اوسکا گلا گھونٹ کے
بیجان کیا پھر بہت سے امرا و وزرا اور تمام خویش و اقارب کو بصدبی رحمی و قساوت
قلبی مارڈالا سواے شاہ اسماعیل صفوی کے جملہ سلاطین نے تہنیت نامے لکھے اور
اوسکے حضور مین تحائف و نذرانہ بھیجے سلطان سلیم اہل سنت وجماعت حنفی المذہب تھا
اور فرقۂ روافض کے ساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ جب اپنے ملک مین
کسی رافضی کی خبر پاتا فوراً اوسکو قتل کرتا اسی طرح چالیس ہزار رافضیون کو قید کیا
اور قتل کیا اور اونکے زمانے مین علماون نے بھی قتل رافضی کا فتوی دیا تھا شاہ اسمعیل
والی ایران نے سلیم خان پر خروج کیا اور مراد خان بھتیجا سلطان سلیم کا جسنے شاہ اسمعیل
کے پاس پناہ لی تھی وہ بھی اوسکے ہمراہ ہوا سلیم خان نے خط لکھا اور ازراہ استہزا شاہ
اسماعیل کے واسطے عصا و مسواک و چادر ہدیہ بھیجی شاہ اسماعیل نے جواب مین ایک حقہ
طلا پر از افیون سلطان سلیم کے پاس بھیجا سلطان سلیم سخت غصے مین آکر اوسکے ایلچی کی گردن
ماری اور ایک سو چالیس ہزار سپاہ کا لشکر مع ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ
لیکر ملک ایران پر چڑھ دوڑا شاہ اسماعیل نے لینے مین مقابلے کی طاقت نہ دیکھکر چند منزل
تک ملک کو جلا دیا سلیم کے لشکر نے گھانس اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے نہایت
تکلیف اوٹھائی صمدان پاشا نے سلیم سے شکایت کی اس ملک مین سپاہی کا نقصان
بہت ہوتا ہے سلیم غصے مین آکر صمدان پاشا کی گردن ماری اور شاہ اسماعیل کے پاس لباس
زنانہ بھیجا اسماعیل مین تاب مقابلے کی نہ تھی مگر ناچار روبغنیم لایا غرہ رجب ۹۲۰ھ ہجری کو
دونون مین جنگ ہوئی اسماعیل عین معرکے مین زخم کھاکر گھوڑے پر سے گرا سواران
سلیم گرد اوسکے جمع ہوے ایک سوار ایرانی نے بکمال دلاوری وہان پہونچکر اپنا گھوڑا
و کے

دیا اسماعیل کود کر گھوڑے پر سوار ہو گیا اور حلقۂ سواران رومی سے مردانہ چلا گیا اور وہ
سوار اوسجگہ مارا گیا اسماعیل وہانسے بہاگ تبریز کو پہونچا سلیم نے اسماعیل کے خیام پر آکے
خراب و تاراج کر دیا اور ایک عورت کو اسماعیل کے خیمے مین پایا گرفتار کیا اور ایرانیون سے
جسکسکو پایا قتل کیا اور وہان سے جانب تبریز رُخ کیا مرزا بدیع الزمان جو امیر تیمور گورگان
کی اولاد سے تھا سلیم خان کی ملاقات کو آیا سلیم نے بعزت و اکرام ملاقات کی اور اموال
و اسباب جسقدر تبریز مین پایا ضبط کیا اسماعیل ناچار ہو کر ہدیہ بہیجا اور اپنی عورت کو طلب کیا
سلیم کو بوجہ ہونے کمال تعصب مذہبی کے وکیل کو مقید کیا اور عورت کو اوسکے ایک
سپاہی جعفر چلپی نام کے حوالے کیا اسماعیل نے یہ خبر پاکر اپنی جان دی سلیم خان نے
ایران سے بازگشت کی اور شہر اماسیا کو چلا گیا اور ۹۲۱ھ ہجری مین وہان سے شہر کوماخ
کو راہی ہوا اور وہان سے لشکر جرار علاو الدولہ سردار ترکمان پر بہیجا سینان پاشا افسر
لشکر قیصر نے علاو الدولہ کو مار کر اوسکا سر سلطان کے پاس بہیجا سلطان واسطے عبرت کے
اوسکا سر عزیز مصر کے پاس روانہ کیا یکایک خبر پہونچی کہ قسطنطنیہ مین قوم نیک چری نے
صدر اعظم کے مکان کو تاراج کیا اور شرارت شروع کی ہے سلیم جلدی سے
اسلام بول جاکر مجرمین کو قتل کیا پھر بلاد بکر و ماردین و سنجار و موصول وغیرہ پر لشکر کشی کی
او رفتحیاب ہوا ۹۲۲ھ ہجری مین قانصو والی مصر سے ناخوش ہو کر اوسکے استیصال
کے لیے آیا مغل بیک وکیل عزیز مصر حاضر ہوا سلیم نے اوسکے مارنے کا حکم دیا یونس پاشا
نے اوسکی سفارش کی سلیم نے اوسکے خون کو معاف کیا اور اوسکی ڈاڑہی منڈوا کر اور
خر خارشتی پر سوار کر کے شہر بدر کیا عزیز نے اس بات کے سنتے ہی محاربے مین آیا اور
مقابلہ کیا عزیز اسی برس کی عمر کا اور نہایت ضعیف و ناتوان تہا عین معرکہ جنگ مین

گھوڑے سے گر کے مارا گیا سلطان نے حلب و حمص و دمشق و شام پر فتحیابی حاصل
کی اور چار مہینے وہان رہکر بند و بست کیا اور امرای عرب سے ملاقات کر کے کوہ لبنان کو
گیا اور زیارات متبرکہ سے فائض ہوا اور دمشق مین جامع مسجد اُمویہ کے خطیب کو پچاس ہزار
قرش کا خلعت بخشا بانی اس مسجد کا ولید بن عبد الملک مروانی خلیفہ ششم ہے یہ مسجد بہت بڑی
طول اس مسجد کا پانسو پچاس قدم اور عرض مین ایک سو پچاس قدم سنگ سماق کے ستون
اور سقف مین چھ سو قندیل آویزان اور زنجیرین طلا و نقرہ مین لٹکتی رہتی تہین اور ماہ
رمضان مین بارہ ہزار قندیل وس مسجد مین روشن ہوتی تہین اور چار محراب واسطے چارون امام
سنت و جماعت کے موجود تہین اور تین منارے بہت بلند اور چہہ آدمی موذن تھے اور
اس عمارت کی تعمیر مین تیس لاکہہ دینار صرف ہوے غرض یہ فتوحات نامہ بنام طومان کے
جو بعد وفات قانصوہ کے عزیز مصر بنا تھا واسطے اطاعت اپنی کے لکہہ بہیجا طومان نے
وکیل سلیم کو مار ڈالا اور جنگ کی طیاری شہر غزہ مین شروع کی فوج رومی وہان آکر
غالب ہوگئی شہر غزہ کو فتح کر کے صحرا کے راستے سے مصر کی طرف روانہ ہوا حسین پاشا کو بسبب ممانعت
اس مہم کے قتل کیا ۲۹ ذیحجہ ۹۲۲ ہجری مین فیما بین طومان اور سلطان سلیم کے جنگ عظیم ہوئی اور
اول لڑائی مین سینان پاشا سپاہ رومی کا افسر مقتول ہوا آخرش بعد چند لڑائیون کے مصر پر
فتحیاب ہوا ساکنان مصر شہر مصر سے بہاگ گئے سلیم خان نے سب کو امان دیکر بلوایا
جب وہ لوگ اپنی اپنی مکانون مین آئے سلطان سلیم نے پھر اپنے عہد کو توڑ کے اسی ہزار
ساکنان مصر کو قتل کیا طومان نے بہت سا لشکر عرب سے جمع کر کے مقابلہ کیا سلیم کو
شکست دیکر مصر کو دوبارہ فتح کیا سلیم نے واسطے صلح کے مصطفے پاشا کو نزدیک
طومان کے بہیجا طومان نے مصطفے کو مار ڈالا اور لڑائی پر مستعد ہوگیا جب لڑائی ہوئی

طومان نے ہزیمت پائی اور لشکر سلیم غالب آیا پھر طومان اپنے کسی سردار کے یہان
جا کے رہا سردار نے اوسکو پکڑ کے سلطان سلیم کے حوالے کیا سلیم نے فی الفور اوسکی
گردن ماری بعد اس واقعے کے سنہ ۹۲۵ ہجری مین سلیم خان نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی
اور ایک سو پچاس جنگی جہاز اور ساٹھہ ہزار سپاہ جدید نوکر رکھا آٹھوین شوال سنہ ۹۲۶ھ
مین بعمر چوّن برس کے وفات پائی اور نو برس تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ
دراز قد کوتاہ پا بزرگ جثہ سرخ رنگ بزرگ چشم پر غضب تھا اور ڈاڑھی کو منڈواتا
تھا اور شکار مین نہایت مشہور اور شعر فارسی عربی ترکی بہت فصاحت سی کہتا تھا

ذکر سلطان سلیمان خان

بعد وفات پانے سلیم کے سلیمان تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے زمانہ مین حشمت اور شوکت
آل عثمان کی زیادہ ٹرہی تیرہ ۱۳ مرتبہ بذات خاص لڑا اور اپنے ملک مین بہت عمارات
جدید بنوائین اور مدت سلطنت اڑتالیس برس مین ٹرے ٹرے کام کیے پہلے قلعہ بلغراد کو
اپنی ذات سے فتح کیا اور اپنی دارالسلطنت مین چلا گیا پھر دس روز کے بعد اوسکے تین
لڑکے گذر گئے چند بار فرانسیس اور نصاری سے لڑائی ہوئی وہ فتحیاب ہوتا رہا ابراہیم
شوہر خواہر سلطان سلیمان کا بحکم سلطانی نصاری پر لشکر کش ہوا اور دو لاکھہ نصرانی سے
زیادہ قتل کیے اور ایک لاکھہ کو قید کر کے اپنے ملک کو آیا اور خزانہ شاہی کو زر و جواہر
سے بھر دیا پھر چند روز کے بعد نصاری پر لشکر کشی کی او پچیس ۲۵ ہزار سر نصاری کے مانند
پہاڑ کے خیمہ کے برابر رکھے اور اس ٹرے بھاری کام کو سات مہینے مین تمام کیا

شعر

گشت از عیسائیان چندانکہ از روی نیاز — عیسی اندر آسمان دامان پیغمبر گرفت

سنہ ۹۳۱ ہجری ماہ شعبان مین اہل حلب نے قاضی کو جامع مسجد مین شہید کیا سلطان نے
خبر پاکر سات آدمی کو حلب کے سزا دی اور اسی سال مین شاہ نمسا نے اپنا وکیل سلطان کے
پاس بھیجا اور بعضے امور نا مرضی کو لکھا سلطان سلیمان نے نو مہینے تک وکیل کو قید کیا اور
پھر چھوڑ کر روانہ کردیا اور کہا کہ اپنے بادشاہ سے جا کے کہہ کہ مین خود آتا ہون اور تیرے
سوالا کا جواب دیتا ہون اوسی ایام مین دہم ماہ اپریل ۱۵۲۹ عیسوی مین ایک لاکھ
پچاس ہزار سپاہ اور تین سو ضرب توپ ہمراہ سلطان لیکر ملک نمسا (یعنے استریا) کی طرف روانہ ہوا
اثنائے راہ مین قریب ایک دریا کے پانی برسا اور دریا طغیانی پر آیا اوسی صدمے
مین بہت سے خیمے اور سپاہ خراب ہوے آخرش بعد دو روز کے اس تکلیف سے نجات
پائی جب آگے بڑھے شاہ موہگز ملاقات کو آیا سلیمان نے اوسکو جانب چپ بٹھلا کر نہایت
التفات سے بات کی اور خلعت گران بہا اور تین راس اسپ با زین مرصع مرحمت کیا
اور اوسکو رخصت کیا اور بلدۂ بودکرسی کیطرف روانہ ہوا حاکم بودکرسی اوسکے مقابلے مین
آیا بہت سے نصاری اوس لڑائی مین لقمۂ تیغ اجل ہوے اور وہ ملک کشو سلطان مین
داخل ہوا اس سال سلطان نے فتح بلاد کر کے اپنے ملک مین مراجعت کی بکمال کر و فر فوج
اسلام بول مین داخل ہوا سنہ ۹۳۲ ہجری مین شاہ فرانسیس نے ایک خط لکھا اور اپنے
دشمن کی شکایت کی ربیع الثانی کے مہینے مین جواب ملا پھر سنہ ۹۳۵ ہجری ماہ محرم مین
شاہ فرانسیس نے خط لکھا اور کنیسہ نصاری کا جو بیت المقدس مین تھا طلب کیا
سلطان نے لکھا کہ مدت سے یہ کنیسہ مسلمانون کی مسجد بنائی گئی ہے اب یہ کنیسہ
نہین ہے اور یہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر تم کچھ مال یا جاگیر طلب کرتے تو
مین تمکو دیتا انیسوین رمضان سنہ مذکور مین دو لاکھ سپاہ لیکر متوجہ بلاد سرویہ ہوا اور

چودہ قلعے فتح کیے اور بشوکت تمام شہر بغداد مین پونہچا اور وہان سپاہیون کو
بہت انعام دیا ۹۴۱ھ ہجری مین ملک عجم کیطرف راہی ہوا اور بغداد کو لیا اور مقبرہٗ
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو از سر نو تعمیر کیا اور وہانسے شہر تبریز ہوتا ہوا قسطنطنیہ
مین آیا اور وزیر ابراہیم پاشا کو قتل کیا اور اوسکی جگہہ خیر الدین پاشا کو خلعت
وزارت عطا کیا خیر الدین پاشا نے ۱۵۳۴ عیسوی مین شہر ٹولس لیا پھر شاہ
ٹولس نے بمدد شاہ اسپین اپنے ملک کو قبضے مین لایا ۱۵۳۹ عیسوی مین سلیمان بعزم
ملک گیری راہی ہوا اور خیر الدین پاشا کو بھی فوج دیکر علیحدہ رخصت کیا اور واسطے
تسخیر ملک نصاری کے حکم دیا خیر الدین پاشا نے اپنے ہمت جوانمردانہ سے پچیس جزیری
جزایر بناوقہ سے فتح کیا اور سلیمان نے اس عرصے مین بہت شہر اور قصبے اور قریے
اپنے ملک مین شامل کر دیے ۱۵۴۸ عیسوی مین سلیمان ملک عجم کیطرف راہی ہوا اثنائے
راہ مین ایلچی علاء الدین شاہ ہندوستان کا پونہچا اور اپنے بادشاہ کا خط سلیمان کو دیا
بعد چندروز کے جواب لیکر ایلچی پھر آیا سلیمان نے لشکر عجم سے مقابلہ کیا وقت شب
عثمان پاشا نے چند گھوڑون کی دُم مین پرندہ جانورون کو باندہ دیا فوج ایران مین
گھس گئے بسبب غوغا جانورون کے ایرانیون نے جانا کہ فوج روم نے شبخون
مارا آپس مین لڑ مرے اور بہت سے مارے گیے سلیمان کو یہ حیلۂ عثمانی پسند آیا
بہت خوش ہوا اور حکومت حلب کی اوسکو عطا کی اور وہان سے اپنی دار الحکومت مین
آیا ۱۵۵۳ عیسوی مین مصطفے پسر سلیمان نے بغاوت شروع کی سلیمان نے اوسکے
قتل کا حکم دیا اور ۱۵۵۶ عیسوی مین مسجد سلیمانیہ بزرگتر بنا کی اور اسی سال مین شاہ عجم کا
خط آیا اور جواب لکھا گیا اور پھر بایزید پسر دوم سلیمان نے بغاوت شروع کی اور

باپ سے مقابلہ کیا اور ہزیمت پائی ۹۶۶ھ ہجری مین ملک عجم کی طرف گیا شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران نے بایزید کی بڑی عزت کی سلیمان نے یہ خبر پا کر خفیہ طور سے شاہ ایران کو لکھہ بھیجا کہ میرے فرزند بایزید کو میرے نوکرون کے حوالہ کرو شاہ صفوی نے بایزید کو اوسیوقت سپرد کیا اون نوکرون نے بایزید اور اوسکے چار لڑکونکو قتل کیا سلطان سلیمان شاہ ایران سے نہایت خوش ہوا اور ایک خط بڑے القاب کا لکھکر بھیجدیا اور چارسو ہزار دینار نذرانہ دیا سلیمان نے ۹۷۰ھ ہجری مین ملک افریقیہ لیا شاہ اسپین نے ملک سلیمان پر حملہ کیا اور بعضے قلعجات چھین لیے سلیمان نے ایکسو اکتہر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ہمراہ دیکر واسطے لڑنے شاہ اسپین کے شہر مالٹا کو بھیجا مصطفے پاشا وہان گیا اور کئی ہزار آدمیون کو قید کیا پھر سلیمان بھی بعزم جہاد کمربستہ ہو شہر بلغراد پر پونہچا بہت شہر نصاری کے مفتوح کیے ۹۷۴ھ ہجری مین قلعہ زیجاب کو محاصرہ کیا بعد بعارضۂ وجع مفاصل اس بادشاہ نے انتقال کیا ہے یہ بادشاہ زرو زنگ کشادہ پیشانی ترش رو عالی ہمت تھا تخت سلطنت پر اڑتالیس برس رہا

ذکر سلطان سلیم خان ثانی

یہ بادشاہ ۱۵۲۴ھ عیسوی مطابق ۹۲۹ھ ہجری مین تولد ہوا اور ۱۵۶۶ھ عیسوی مطابق ۹۷۴ھ ہجری مین تخت سلطنت پر بعد وفات باپ نے سلطان سلیمان خان کے جلوس کیا اور اپنے والد کی نعش کو قسطنطنیہ مین لا کر دفن کیا قوم ینک چری نے بغاوت شروع کی سلیم خان نے بانعام واکرام فتنے کو فرو کیا ایلچی شاہ ایران تعزیت وتہنیت نامہ با دو دانہ مروارید کلان بوزن چہل درہم اور ایک دانۂ یاقوت رمانی بشکل شفتالو کے سلطان کیخدمت

لایا اور نذر گذرانی اور جواب لیکر چلا گیا پھر سلیم خان نے امام صنعای یمن کو مقابلہ کر کے شکست دی ژوسفناسی یہودی سلیم بادشاہ کا نہایت ہمنشین و مقرب تھا یہ سلطان اور اوسکے مصاحب شراب ہمیشہ پیتے تھے اسلیے ایکروز یہودی نے ایام شاہزادگی و صغر سنی مین سلیم سے روبرو بیان کیا کہ جزیرۂ قبرس مین شراب نہایت عمدہ تیار ہوتی ہے سلیم نے اوسکے ساتہ وعدہ کیا کہ جب مین تخت سلطنت پر بیٹھونگا اوس جزیرے کو لیکر تجہکو وہان کا حاکم بناونگا یہودی نے یہ وعدہ پورا کرنے کی عرض کی سلیم نے اوسی وقت مصطفے پاشا کے ہمراہ تین سو ساٹھہ جہاز جنگی مع بارود گولہ واسطے تسخیر جزیرہ قبرس کے روانہ کیا سرداروں نے وہان بہت سی لڑائیان کین آخرش فتحیاب ہوے اور اموال بیشمار اور دو ہزار لڑکیان اور لڑکے لیکر سلطان سلیم کے پاس آئے اس معرکہ مین پچاس ہزار فوج بادشاہ کی ماری گئی سپاہ اسپین اور پوپ پادری مرشد نصاری نے باتفاق ہمدیگر دریا مین جنگ کی اور لشکر قیصری کو نقصان پونہچایا اسی واقعے مین دو سو چوبیس جہاز قیصر کے بالکل تباہ ہوگئے نصاری ہرسال ۲۷ تشرین اول کو اس فتح کے سبب اسپین وغیرہ اطراف مین عید کرتے ہین قیصر نے انتقام کا ارادہ کیا مگر اون لوگون نے جلد صلح کر لی سلیم نے بعارضۂ بخار کے بارہوین ماہ کانون اول ۱۵۷۴ عیسوی مطابق ۲۸ ماہ شعبان ۹۸۲ ہجری مین بعمر پچاس برس کے انتقال کیا آٹھہ برس تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ بڑا شرابی نغمہ پرست زن دوست عیاش طبیعت تھا مگر بڑی تدبیر سے وزیر محمد سقلی مملکت کے کام چلاتا رہا +

ذکر سلطان مراد خان ثالث

اکیسوین کانون اول ۹۸۲ھ ہجری بعد نو روز وفات سلیم کے اوسکا بیٹا مراد سوم تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا پانچ حقیقی بہائی کو اپنے بیگناہ مار ڈالا اور اونہون کی لاش کو مسجد ایا صوفیہ مین باپ کی قبر کے برابر دفن کیا چار سو نصرانی کو قید خانہ سے رہا کردیا اور بہت سے امرا و وزرا کو اپنی سلطنت مین معزول کیا ۱۵۷۶ عیسوی مین سن پایا کہ شاہ ایران کو مفسدون نے زہر کہلایا اور وہ مرگیا اور اوسکا لڑکا بہی سپاہیون کے ہاتھہ سے مقتول ہوا اور ملک عجم مین نہایت اضطرابی پڑگئی ہے فرصت کو غنیمت پاکر لشکر تیار کرکے تفلیس کے طرف روانہ کیا اور گرجستان کو اپنے ہاتھہ مین لایا سولہوین ماہ کانون ۱۰۰۳ھ ہجری کو سلطان مراد ثالث نے انتقال کیا یہ سلطان متوسط القامت کم ریش زرد رنگ خرد چشم شہوت پرست تھا اسکے محل مین پانسو لونڈیان تہین +

ذکر سلطان محمد خان ثالث

یہ سلطان وقت رحلت اپنے باپ کے شہر ہانیر یا مین تہا اسکی والدہ مسماۃ صفیہ نے اوسکو خفیہ خط سلطان کے انتقال کی خبر کا لکہکر بہیجا کہتے ہین کہ مسماۃ صفیہ نے سلطان کی موت ایسی مخفی رکہی تہی کہ وزرا و امرا کو بھی اس بات کی خبر نہ تہی جب محمد خان ثالث بارہ روز کے بعد آیا اور اورنگ قیصری پر اجلاس کیا اوس وقت مراد ثالث کے انتقال کی خبر لوگون مین شایع ہوئی باین وجہ محمد خان ثالث نے تمام اختیار سلطنت کا اپنی والدہ کے سپرد کیا اور چند روز کے بعد اونیس ۱۹ سگے بہائیون کو اپنے ذبح کرکے

باپ کی قبر کے نزدیک مدفون کیا اور دس عورتین باپ کی جو حاملہ تہین اونکو دریا مین
پھینک دیا شاہ نمسانے قیصر روم کے لشکر کے ساتھ مقابلہ کرکے قشون رومی کو
(یعنی اسٹریا) مغلوب کیا محمد خان ثالث نے سپہ سالار لشکر فرہاد پاشا کو قتل کیا اور اوسکی جگہہ
پر سنان پاشا کو جو اسی برس کا ضعیف تھا مقرر کیا سنان پاشا نے بھی
شکست کھائی آخر ششم ماہ شوال سنہ ۱۰۰۴ ہجری مین خود محمد خان مع اپنے لشکر کے
آیا اور لڑائی کی شہر ارلو کو سات روز مین بقہر تمام فتح کیا و شاہ نمسا کو پسپا
کرکے فرنگیون پر تلوار بجائی اور سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین لشکر سلطان و لشکر ایران کے ساتھ
جنگ ہوئی ان دنون سلطان نہایت مریض تھا ۳۷ برس کی عمر مین رحلت کی اور تخت
سلطنت پر نو برس دو مہینے رہا یہ سلطان بڑا افیونی اور شراب سے نہایت کراہیت
رکھتا چنانچہ ہزارون شراب خانے بذات خود جہان سنے وہان توڑ ڈالے

ذکر سلطان (۱۴) احمد اول

جب یہ سلطان تخت سلطنت پر بیٹھا تیرہ برس کی عمر تھی بعد جلوس کے دریافت کیا
کہ شاہ عباس صفوی نے ملک قیصر کے درمیان اپنا قدم بڑھایا ہے اور بلدۂ اریوان
و قلعۂ قرص وغیرہ کو اپنے قبضے مین لایا ہے اور لشکر رومی کو مغلوب کیا ہے اور
اوسی وقت تیاری لشکر کی کرکے مقابلہ پر روانہ ہوا اور فوج ایران سے خوب لڑکر
مراجعت کی اس سفر مین برف و سرما و امراض وغیرہ کے مارے لشکر روم کا نہایت تباہ
و خراب ہوگیا اہالی بلدۂ مجر (یعنی ہنگری) والی نمسا سے بہ تنگ آکر سلطان احمد سے دادخواہ
ہوے سلطان نے اونکی حمایت کی اور ایک شخص کو اہل مجر سے تاج و نشان و تیغ

مرصع اور فوج دیکر اوس ملک کا بادشاہ کیا جتنے بلدان قیصر والی ہمسا کے ہاتھہ مین
آسئے تھی پھر ملک قیصر مین شامل کیے گیے اور ۱۰۱۶ہجری مین شہر برصہ جاکر شاہ
ہمسا سے صلح کی اور خراج لیا ہوا اوسکو واپس دیا اور پھر سلطان سنے مراد پاشا
کے ہمراہ لشکر دیکی جان بولاد حاکم اکراد پر اور امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر
لشکر کشی کی بعد مقاتلہ لشکر بیشمار کے جان بولاد بہاگا اور حوالی حلب مین مارا گیا
اہل حلب سنے تمام مقتولون کے سر کاٹ کے مراد پاشا کی خدمت مین بہیجے
امیر فخر الدین بھی تاب مقابلہ کی نہ لاکر وہان سے فرار ہوگیا مراد پاشا بامراد ہوکر
قسطنطنیہ مین پوہنچے اور ۱۰۲۰ہجری مین مراد پاشا پھر جنگ کے لیے ایران پر گیا شاہ
عباس کو شکست دی اور تبریز پر قبضہ کرلیا شاہ عباس سنے یہ دیکھکر صلح کرلی مراد پاشا
چند روز مین بیماری کے باعث مرگیا پھر اوسکی جگہ پر نصوح بادشاہ مقرر ہوا اور
بعد چند روز کے باغواے مفتی قزلباغاسی کے سلطان نے اوسکو قتل کیا اور اوسکی
جگہ محمد پاشا کو منصوب کیا اور بسبب توڑنے وعدے کے جسپر صلح ہوئی تھی
۱۰۲۴ہجری مین واسطے جنگ کے ایران پر مع فوج بہیجا فوج قیصر نے
نہایت تکلیف بسبب برف وباران کے اوٹھائی اور بازگشت کی اسلیے سلطان نے
محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جای پر خلیل پاشا کو مقرر کیا اور ۱۰۲۵ہجری مطابق
۱۶۱۶عیسوی کے ہارون ہرمان ایلچی شاہ ہمسا قسطنطنیہ مین آیا سلطان احمد نے
خبر پائی کہ نصاری نے استبول مین فساد کرنے پر کمر باندہی ہے اور بہت ہتھیار
مکانون مین اپنے پوشیدہ رکھے ہین سلطان احمد نے خانہ تلاشی تمام نصاری کے
مکانون کی کی اور چار سردار نصرانی کی گردن ماری اور بہت لشکر ایران پر بہیجا

فوج

فوج رومی نے لشکر ایران سے شکست کہائی سلطان احمد غلبہ اہل ایران سے دل تنگ ہوکر خود عزم سفر کیا اوسی ایام ۱۰۲۶ھ ہجری مین بعمر چھبیس سال کے انتقال کیا اور بارہ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا یہ سلطان عورتون سے نہایت صحبت رکہتا تہا اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو ہر سال زرخطیر بہیجا کرتا اور مسجد بزرگ استنبول مین بنا کی جو اب بنام مسجد جامع احمدی مشہور ہے اور حوض توپخانہ اوسکا بنا کیا ہوا ہے اور اس بادشاہ کے زمانے مین تنباکو کا پینا اور شیتپ وحقہ کا رواج ملک روم مین جاری ہوا ۱۶۰۵ عیسوی مین اہل ہولنڈ نے وہان تنباکو لایا ہے

ذکر سلطان مصطفی پسر سلطان محمد ثالث

سکرات کے عالم مین سلطان احمد نے وصیت کی تہی کہ میرے بہائی مصطفی کو بعد میرے تخت نشین کرنا کسواسطے کہ میرا فرزند کم سن ہے لہذا امراے سلطنت نے مطابق وصیت اوسکے مصطفی کو تخت سلطنت پر بٹھلایا جب چودہ برس وہ عورتون مین مقید تہا حوصلہ سلطنت کا نرکھتا تمام امرا نے پھر اتفاق کرکے اوسکو قید کیا اور عثمان پسر سلطان احمد کو تخت پر بٹھلایا ٭

ذکر ۱۶ سلطان عثمان ثانی

سلطان عثمان نے ۱۰۲۸ھ ہجری مین تخت پر بیٹھتے ہی خلیل پاشا کو فوج دیکر ایران پر بہیجا خلیل پاشا نے اردبیل تک جاکے شاہ عباس صفوی سے ساتہ صلح کی ۱۶۱۸ عیسوی مین وہان سے مراجعت کی سلطان قیصر نے خلیل پاشا کو معزول کرکے اوسکی

جاے پر چلبی پاشا کو منصوب کیا چلبی فن سپاہگری مین نہایت ماہر تھا سکندر پاشا
کو واسطے جنگ کے والی بوسونیا کیطرف بہیجا فیمابین چند سخت لڑائیان ہوئین
بیس ہزار آدمی بوسونیا کے مارے گئے اور دس ہزار آدمی اسلام بول مین قید
ہوکر آئے اور پھر قتل کیے گئے اور باوجودیکہ روس اور فرانسیس اور پاپ پادری
والی بوسونیا کے مددگار و معاون تھے مگر سپاہ قیصری پر وہ فتحمند نہوے اور
جوانمردان اہل اسلام منصور و مظفر ہوے نصاری نے جزیہ دینا قبول کیا یہ بادشاہ
عورتون سے نہایت صحبت رکہتا تھا اور ہمیشہ عشرت وخوشی کے درمیان محل مین بسر
کرتا تھا ایکروز مفتی شہر کی بیٹی سے اس بادشاہ نے نکاح کیا تمام سردار فوج اور ارکان
دولت اس سے ناخوش ہوے کہ اپنی قوم چہوڑ کے غیر قوم مین بادشاہ نے کسلیے
نکاح کیا اور دلون اونیسوین ماہ ایار ۱۶۲۲ سنہ عیسوی مین سلطان نے مکہ معظمہ جانے کا
ارادہ کیا اور بیرون شہر خیمہ لگایا سپاہیون نے یہ سنکر بلواے عظیم برپا کیا اسلیے
کہ سپاہیون نے یہ سنا تھا کہ سلطان بنام حج کے باہر گیا اور نئی فوج بہرتی کر کے
قدیم فوج کے بدلے یہان رکھیگا اور قدیم فوج کو رخصت دیگا آخرش سلطان عثمان کو
بڑی خرابی سے مارا اور مصطفی کو قید خانے سے باہر نکالکر تخت نشین کیا اسی اثنا
مین شاہ عجم نے فرصت پاکر ملک روم مین دست درازی کرنی چاہی سردارون نے
مصطفی کو محض نالایق تصور کر کے تخت سلطنت سے اوتار دیا بیسوین ماہ آب ۱۰۳۲ سنہ
ہجری مین پھر اوسکو قید حرم سرا مین کیا مراد چہارم ابن سلطان احمد اول کو جو پندرہ
برس کے سن و سال کا تہا تخت سلطنت
پر بٹھلایا *

ذکر سلطان مراد خان رابع

روز دوم جلوس کے بعد مراد چہارم نے حسب قاعدہ جامع ایوب مین جاکر شمشیر کمر سے باندہی اور لشکر بزرگ جمع کر کے بغداد پر بہیجا مگر بغداد کو شاہ عجم کے ہاتہ سے لے نہ سکا مقامات مختلف پر فیما بین بہت سخت لڑائیان ہوتی رہین آخرش فوج روم بعد جنگ ہولناک کے بغداد پر فتحیاب ہوئی شاہ عباس صفوی حسنروعجم نے پہر لشکرکشی کی اور بڑی جوانمردی سے لڑکر بغداد کو مفتوح کیا اور رومیون کو یہانتک مارا کہ تمام بغداد کے راستون مین خون کی ندیان بہتی تہین ابو بکر پاشا کو زندہ پنجرہ آہنی مین قید کر کے عذاب سخت سے آگ مین جلا دیا اور نوری آفندی و عمر افندی وغیرہ کو دار پر کہینچا اور محمد پاشا پسر ابو بکر پاشا کو خراسان کی طرف بہیجا اور مارڈالا اور خود شاہ عباس بغداد مین مدت تک رہا اور حافظ پاشا کے مقابل آیا اور شہر موصل کو فتح کیا حافظ پاشا چند مرتبہ مقابلہ کر کے قسطنطنیہ کی طرف چلا گیا اور سامان جنگی تیار کر کے پہر مقابلہ پر آیا شاہ عباس بغداد مین آکے فوج رومی کے ساتہ بڑی سخت لڑائی کی اور غالب آیا لشکر قیصر نے شکست کہا کر اسلامبول کو بازگشت کی حافظ پاشا ایک عجب توپ جو بہت بڑی تھی اور اوسکا نام سلیمان شاہ تہا اوسکو بسبب گران وزنی کے زمین مین دفن کیا اور چلا گیا شاہ عباس نے اوسکی خبر پاکر توپ کو زمین سے نکالی اور اصفہان کو بہیجدی اور چند مرتبہ شاہ عباس فوج رومیون سے خوب لڑا اور رفائز المرام ہوتا رہا پہر داخل صفہان ہوکر مرگیا جب شاہ عباس کی وفات کی خبر سلطان روم کو پونہچی حضرت پادشاہ ایک لاکھ اور پچاس ہزار فوج لیکر ملک عجم پر آیا اور ایرانیون پر

غالب آ کے شہر موصل کی جانب چلا گیا پادشاہان ملک روم مین بہت فساد برپا ہوا
اور بہت مخلوق اس فساد مین ماری گئی یہانتک قسطنطنیہ مین بھی خانہ جنگی کئی جگہ پر
ہوئی امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان نے فرانسیس سے دوستی واتحاد پیدا کیا
کسواسطے کہ سلطان سے امیر فخر الدین نہایت ہراسان تھا سلطان نے امیر فخر الدین
کی دوستی نصاری سے سنکر احمد پاشا کے ہمراہ فوج دیکر بھیجا لشکر سلطانی نے شکست
کھائی فیروزاد علی کو حکم ہوا وہ امیر کے مقابلے مین آکر امیر کو شکست دی اس معرکہ مین
امیر علی سردار لشکر امیر فخر الدین قتل ہوا احمد شاہ نے امیر فخر الدین کو زندہ گرفتار کرکے
سلطان کے حضور مین لایا سلطان نے اوسکی خطا معاف کی اور اپنے پاس رکھا یکایک خبر
پونہچی کہ نبیرہ امیر نے شہر بیروت کو خراب و تاراج کردیا احمد پاشا کو اطراف دمشق مین
شکست دی سلطان غصے مین آکر امیر فخر الدین کو مار ڈالا امیر مسعود و امیر حسین دونون
لڑکون کو امیر فخر الدین کے بھی گردن زنی کا حکم ہوا مگر پھر جان بخشی کی اور ۲۳ ماہ
شعبان ۱۶۳۸ء عیسوی مین سلطان مراد چہارم عربی پوشاک مین خود فولاد سر پر رکھ
اور شملۂ شال سرخ اوس پر باندہ کے گھوڑے پر سوار ہوا ایک لاکھ سپاہ ہمراہ نے
بغداد پر آیا اثنائی راہ مین بہرام پاشا وزیر اعظم گذر گیا اوسکی جائی پر طیار پاشا
مقرر ہوا القصہ منزل بمنزل قطع مسافت کرتا ہوا بغداد مین پونہچا اور متصل مقبرۂ
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خیمہ مار کر رہا اور لشکر ایران کے ساتھ جو بغداد مین رہتا تھا
سخت لڑائی ہوئی طیار پاشا مارا گیا اوسکی جگہہ پر مصطفے پاشا وزیر بنا و آخر جنگ عظیم کی
جسمین پچاس ہزار ایرانی مارے گئے تھے بغداد کو قبضہ کرلیا اور ایکہزار عجمی کو زندہ
قید مین لایا اور اپنے روبرو اونکا سر تن سے جدا کیا کوس شجاعت بجا کر قسطنطنیہ کو

واپس گیا وہان بعارضۂ بخار بیمار ہوکر اپنے چہوٹے بہائی ابراہیم کے قتل کا حکم دیا والدہ نے اوسکو چہپایا اور سلطان مراد چہارم کو اوسکے قتل کی خبر پونہچائی سلطان نے حضار محفل کو اوسکی نعش دیکہنے کو فرمایا وہان ایک حکیم معالج تہا اوسنی سلطان سے کہاکہ مردے کا دیکہنا تمکو نہایت ضرر پونہچاویگا غرض حکیم نے سلطان کو وہ نعش نہ دکہائی سلطان نے اوسی روز نوین ماہ شباط ۱۶۴۰ع عیسوی مطابق ۶ شوال ۱۰۴۹ھ ہجری مین انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۳۵ برس کی تہی اور ۱۷ برس تخت نشین رہا اس بادشاہ کو گہوڑے کی سواری کا نہایت شوق تہا آٹہہ سو گہوڑے تیز رفتار صبا کردار بیش قیمت اسکے خاص طویلے مین ہمیشہ بندہے رہتے تہے

ذکر سلطان ابراہیم خان

بعد مرنے سلطان مراد چہارم کے تمام امراے سلطنت اسکے بہائی ابراہیم کے پاس گئے جو حرم سرا مین قید تہا امراون نے کہا کہ تمہارا بہائی سلطان مراد چہارم وفات کرگیا اب اب تم تخت نشین سلطنت ہو ابراہیم اپنے دلمین بہت ہراسان ہوگیا اور جاناکہ میرے بہائی نے میرا مافی الضمیر دریافت کرنے کے لیئے یہ حیلہ کیا ہے اوسی وقت امرا کو یہ جواب دیا کہ مین نے دنیا کو ترک کردیا ہے مجہکو سلطنت سے کچہ کام نہین ہے لوگ واسطے اطمینان اوسکے سلطان مراد کی نعش اوسکے سامنے لائے اوسنے نعش کو دیکہا دفن کا حکم دیا جنازۂ مراد کو مانند سلاطین کیان کے قبرستان مین لیگئے اور تمام فوج ولشکر اور اوسکے گہوڑے کوتل مع زینہاے عمدہ اوسکے جنازے کے ساتھ تہے پہر سردارون نے ابراہیم کو قیدخانے سے نکالا اور کہیں ابراہیم

اپنے تولد سے تا وقت جلوس گھوڑے پر نہ بیٹھا تھا تخت روان پر بٹھلا کے
مسجد ایوب مین لیگئے اور شمشیر اوسکے کمر سے باندہی اور توپون کی سلامی
سرہوئی یہ بادشاہ کے جسم پر تمام چیچک کے داغ اور نہایت ضعیف العقل تھا
اونتیس برس کی عمر ترسندہ مزاج مدون زنانی صحبت کے اور کچہ سلیقہ نہ جانتا تھا
پانسو پچاس کنیزک پری چہرہ اپنے محل مین جمع کین اور عیش و عشرت مین بسر کی
اور کاروبار سلطنت اپنی والدہ کے اور وزراے سلطنت کے سپرد کیا وزرانے
بڑی خیر خواہی سے سلطنت کو قائم رکھا ۱۰۵۵ سنہ ہجری مطابق ۱۶۴۵ عیسوی
مین نصاری نے مراکب قیصری کو ایذا و تکلیف پونہچائی چارسو جنگی جہاز واسطے
تادیب کفار کے قسطنطنیہ سے جزیرہ مالطہ کیطرف راہی ہوے اور ساتہ فتح و نصرت
کے بازگشت کیا اور ۱۰۵۶ سنہ ہجری مین نصاری سے بہت لڑائیان ہوئین اور
بحسن تدبیر ارکان سلطنت فتحیاب ہوے مگر سردارون نے سلطان اور اوسکے وزیر
احمد پاشا کو لذات جسمانی مین پایا اور ارادہ سلطان کے قتل کا کیا ابراہیم نے اونکو
بہت زر دیکر اپنی جان بچائی افسران فوج نے سلطان ابراہیم کے فرزند سات
مہینے کی عمر والے کو اپنا سلطان بنایا اور ابراہیم کو محلسرا مین قید کردیا بعد دس
روز کے بعض سردارون نے ابراہیم کو باہر لانے کی تجویز کی جن افسرون نے
سلطان ابراہیم کو قید کیا تھا اونہون نے ۲۸ رجب ۱۰۵۸ سنہ ہجری مین بعمر ۳۳
برس کے سلطان ابراہیم کو قتل کیا یہ بادشاہ
تخت سلطنت پر
نوسال رہا ٭

ذکر سلطان محمد خان رابع

یہ سلطان محمد خان شیرخوارہ سات مہینے کی عمر مین براے نام تخت نشین ہوا والدہ اوسکی مسماۃ کوسم سلطانہ حاکمہ ہوئی سردارون نے عورت کی حکومت کو قبول نکیا بلواے عظیم برپا ہوا اسلامبول مین نہایت لوگون کو اضطراب ہوا آخرش سلیمان کے خواجہ سرا نے کوسم سلطانہ کو قتل کیا اوسکے گھر سے بہت سے صندوق اشرفی طلا و نقرہ و جواہرات سے بھرے ہوے نکلے اور سنہ ۱۰۶۲ ہجری تک آتش فساد اور خانہ جنگی شہر قسطنطنیہ مین برپا رہی اور سنہ ۱۰۶۳ ہجری مین چالیس روز تک متواتر جابجا ملک روم مین زلزلہ حادث ہوا اور بہت سا مال اور جان کو نقصان پہونچا اور ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۳ ہجری سے ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۰۶۴ ہجری تک بادشاہون مین بڑا جدال و قتال گرم رہا چند پاشا اسی جنگ مین مقتول ہوے سلطان کمسن تھا رعایا اسکے حکم کو نہین مانتی آخرش سلطان کے پاس کوپرلی محمد نام ایک وزیر مقرر ہوا یہ شخص بڑا عاقل اور مدبر تھا اسنے خوب ملک کا انتظام کیا اور قوم نصاری پر لشکر بھیجا اکثر جاے نصاری پر غالب ہوا اور تینیدوس وغیرہ پر قبضہ کیا سنہ ۱۰۶۸ ہجری مین بلاد سرویہ پر لشکر کشی کی ایک لاکھ پچاس ہزار کفار کو واصل جہنم کیا اور وہان سے بنصرت و اقبال پھر چند روز مین اس وزیر با تدبیر کی حسن نیت سے ملک روم مین رونق ہو گئی مگر اوسکی زندگی نے وفا نکی اس وزیر نے پانچ سال تین مہینے دس روز وزارت کی سترہوین ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ ہجری کو انتقال کیا وقت نزع وزیر کے سلطان محمد خان اوسکے سرہانے آیا اور

اوسکے مرنے پر بہت افسوس کیا اور اوس سے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت کرو زینے
جواب دیا کہ امور مملکت مین ہرگز عورتون کا دخل نچاہیے اور سلطان کو بھی
عورتون کی صحبت سے احتراز چاہیے اور اپنے سپاہیون کو راضی رکھنا چاہیے
اور ہرگز سپاہی کو کم نکرنا ملکہ اور بڑہانا اور ہمیشہ جہاد اسلام نصاری پر کیا کرنا
اور انکو کبھی مہلت نہ دینا القصہ سلطان نے بعد رحلت اوسکے احمد پاشا پسر وزیر
مرحوم کو اپنا وزیر بنایا یہ شخص بھی نہایت بیدار مغز اور عاقل ہوشیار تھا سلطنت کا
کام سرانجام دیتا رہا ماہ ذیحجہ ۱۰۷۶ ہجری مین قلعہ کریدکو لینے کے لیے روانہ ہوا
پانچوین جمادی الاولے ۱۰۷۷ ہجری کو متصل قلعے کے پوہنچا اس قلعے پر ۲۲
بائیس سال سے فوج قیصر کی پے درپے یورش کرتی تھی لیکن بسبب استواری
قلعے کے اور اخراجات جنگ کے فتح نکر سکے احمد پاشا نے اوس قلعے کا محاصرہ
کیا اور توپ داغنا شروع کی ستائیس ماہ ایلول ۱۶۶۹ عیسوی کو اہالی قلعہ نے
عاجز آکر امان طلب کی اور بچشم گریان جبراً و قہراً قلعے کو خالی کردیا احمد پاشا نے
قرین فتح و نصرت کے سلطان کے پاس گیا اور اسی سال یعنی ۱۰۷۷ ہجری مین ملک
روم مین بڑی خرابی ہوگئی وراسے جنگ پے درپے زلزلہ آئے اور کئی
شہرون کو تباہ کرڈالا یہانتک کہ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے اور مرض
طاعون سے ہزارون آدمی ہلاک ہوے اور شلیم یعنی بیت المقدس مین ایک
یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح ابن مریم ہون ہزارون لوگ اوسکے مطیع ہوے
حاکم بیت المقدس نے یہ سنا اوسکے پکڑنے کا ارادہ کیا مسیح جدید خود اسلام
لاول گیا صدر اعظم احمد پاشا نے یہ خبر پاتے ہی اوسکو قید کیا عیسائی لوگ جو اوسکے

معتقد تھے روپیہ دیکر قید خانے مین جاتے اور اوسکے قدم بوس ہوتے تھے
سلطان محمد واسطے ملاقات کے گیا اور اوس سے کہا کہ مین تیرا امتحان کرتا
ہون مسیح کذاب یہ سنکر سلطان محمد کے پانو پر گر پڑا اور معافی چاہی سلطان نے
اوسکے قتل کا حکم دیا وہ مسیح کذاب مسلمان ہوا اور ہمراہی اوسکے بہت سے
عیسائی بہی مسلمان ہوے اسیطرح ایک اور شخص نے دعوی کیا کہ مہدی موعود
ہون وہ بہی مارا گیا اور ۱۴۶۵ء عیسوی مطابق ۸۷۰ھ ہجری مین تیسری رمضان کو
سلطان احمد پسر سلطان محمد پیدا ہوا محل مین بہت خوشی ہوئی اور ۸۹۲ھ ہجری
مطابق ۱۴۸۷ء عیسوی کو احمد پاشا نے اس دنیاے فانیہ سے کوچ کیا یہ وزیر نے
بیس برس چھے مہینے وزارت کی اوسکی جگہہ پر مصطفے پاشا وزیر مقرر ہوا اور
سلطان بعزم ملک گیری ایک لاکہہ پچاس ہزار فوج لیکر چلا اور مصطفے پاشا کو
واسطے لینے شہر فینا جو ملک والی نمسا کا ہے بہیجا مصطفے پاشا نے ملک
نصاری مین خوب شمشیر اسلام بجائی اور چالیس ہزار کافر قید مین لایا اور شہر
فینا کو محاصرہ کیا پینتالیس دن تک شب و روز گولہ مارتا تھا اور ادہر سے
گولے مارے جاتے تھے غرض مصطفے پاشا نے ایسے گولے لگاے کہ شہر
کی عمارات بیشمار منہدم ہوگئین اور خوب لڑائی مچی اور حاکم فینا نے قوم نصاری
سے مدد طلب کی بارہوین ایلول ۱۶۸۳ء عیسوی کو اسی ہزار لشکر نصاری کا کمک کو
آیا کہتے ہین کہ ایسی گولے و باروت اوڑے کہ آسمان پر غبار چہا گیا اور ہزارون
آدمی طرفین کے مارے گئے جب شام ہوئی سپاہ اپنے اپنے خیمون مین چلی آئی
سپاہ روم نہایت خستہ حال تھی نیم شب کو خفیہ وہانسے چلدی صبح کو نصاری نے

خبر پاکی بہت خوش ہوے اور فوج قیصر کے خیمون مین آکر بہت سا مال متاع لوٹ لیا سلطان روم اس بات سے مصطفے پاشا پر نہایت خفا ہوا اور اوسکو وزارت سے معزول کیا ابراہیم پاشا کو اپنا وزیر بنایا پوپ نصاری نی سلطان کے مقابل لڑنے کو تمام نصاری کو تحریص دی جابجا اہل اسلام اور نصاری سے لڑائی ہونے لگی اور ہر ایک جگہہ پر نصارے کا غلبہ ہونے لگا سلطان نے حیران ہوکر ابراہیم پاشا کو وزیری سے معزول کیا اور اوسکی جای سلیمان پاشا کو منصوب کیا بارہوین ماہ آب سنہ ۱۶۸۷ عیسوی کو سلیمان پاشا واسطے مقاتلہ نصاری کے گگیا اور میدان جنگ سے بہاگ کر قسطنطنیہ کو واپس آیا سلطان نے اوسکو قتل کیا اور سیاوش پاشا کو وزیر بنایا یہ تمام سال سلطانی ملک مین نہایت خراب گذرا پھر سپاہ ینک چری بہی سلطان سے ناراض ہو فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا سلطان نے فوراً یہ حالت دیکہکر اپنے بہائی سلیمان خان ثانی کو تخت نشین کیا اور خود گوشہ نشین ہوا اور بجز سیر وشکار کے اور کوئی کام پسند نہین کرتا

ذکر سلطان سلیمان خان ثانی

یہ سلطان سنہ ۱۰۵۲ ہجری مین تولد ہوا اور سنہ ۱۰۹۹ ہجری مین تخت نشین ہوا بعد جلوس اس سلطان کے سپاہ خودسر نے سیاوش پاشا کو اوسکے گھر کی دہلیز پر قتل کیا اور تین سو شخص اور بہی مارے گئے فیمابین سرداروں کے بڑی سخت لڑائی ہوتی ہر طرف سے نصاری نے غلبہ کیا اور کوئی دشمن کو نہ ہٹا سکا القصہ بعد ماری جانے سیاوش پاشا کے اوسجگہ اسماعیل پاشا وزیر مقرر ہوا اور بعد تین مہینے کے

معزول ہوے اور اسکے بعد تکفور مصطفے پاشا وزیر ہوا اور اٹھارویں اپریل ۱۶۸۸ء
عیسوی میں والی نمسا نے شہر بلغراد کو لیا ذوالفقار افندی برای وکالت شاہ نمسا کے
طرف روانہ ہوے والی نمسا نے ایلچی سے کہا کہ میرے سامنے مجھکو سجدہ کرسفیر نے
اس بات کو قبول نہ کیا دس مہینے اس رد و بدل سوال وجواب مین گذر گئے سلطان
اسبات سے سخت خفا ہوکر بذات خود والی نمسا کے مقابلے مین آیا بعد جنگ سخت کے
سلطان نے فتح پائی اور اپنے ملک کو کفار کے ہاتہ سے چھڑایا اور ہمراہ کوپرلی
مصطفے پاشا کے کچہ سپاہ دیگر شہر نمسا پر بھیجا جب خزانہ سلطانی خالی دیکھا تمام آلات
طلا و نقرہ کو دارالضرب مین مسکوک کیا اور لشکر پر صرف کیا و آخر بذات خود ایک لاکھ
سپاہی لیکر دشمن کے ملک پر چڑہ دوڑا اور بضرب شمشیر کئی جگہین فتح کین بلدہ بلغراد
کو اپنے قبضے مین لایا اور بفتح و اقبال داخل قسطنطنیہ ہوے چھبیسوین رمضان ۱۱۰۲ھ
ہجری مین سلطان نے مرض استسقا مین انتقال کیا شوق تعمیر مکانات اور باغات کا
اس سلطان کو نہایت درجہ تھا ہمیشہ اسی کام مین مشغول رہتا تھا فقط

ذکر[۲۱] سلطان احمد خان ثانی

بعد رحلت سلطان سلیمان کے سلطان احمد ثانی مسند نشین ہوا ارکان دولت نے
حیاتی زادہ حکیم باشی کو قید کیا اور کہا کہ یہ شخص بغیر دینے آب و نان کے سلیمان کو
قید کرکے مار ڈالا اور احمد خان ثانی نے کوپرلی مصطفے پاشا کو شاہ نمسا کی مقابلے
پر بھیجا مصطفے پاشا اور کفار کے ساتہ بڑی جنگ ہوئی مصطفے پاشا نہایت دلاوری
سے اعدا پر حملہ کرتا تھا یکایک ضرب بندوق سے زمین پر گرا اور مرا فوج روم نے

ہزیمت کہائی مگر اوسنین میں نوبین لشکر بحری نصاری پر غالب آگیا اور نصاری مغلوب ہو گئے علی پاشا کو وزارت دی وہ نہایت بدمزاج اور پر غصہ تہا لوگ متنفر ہوے سلطان نے اوسکو معزول کر کے جزیرہ قبرس کو بہیجا حاجی علی پاشا والی حلب کو وزیر مقرر کیا سنہ ۱۱۴۲ ہجری مین بڑی آتش زدگی ہوئی کہ شہر قسطنطنیہ کا بالکل جلگیا تہا اور حاجی علی پاشا اپنے عہدہ وزارت سے موقوف کیے گئے اور ایک شخص مسمی مصطفے سلطنت کا وزیر بنا شاہ نمسا نے فرصت پاکر بلدہ بلغراد کو محاصرہ کیا پانچوین ذیقعدہ سال مذکور کو فوج گران اسلامبول سے روانہ ہوئی شاہ نمسا نے خبر ورود عساکر سلطانیہ کی پاکر محاصرہ کو اوٹہا لیا اور شاہ لندن وہولنڈ نے قیصر روم و والی نمسا سے صلح کروائی اور ۲ محرم سنہ ۱۱۵۰ ہجری مین پہر قسطنطنیہ مین آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہو گیا مصطفے پاشا کو وزارت سے معزول کیا اوسکی جگہ پر احمد پاشا وزیر مقرر ہوا اس شخص نے بالکل ممانعت کلی کردی کہ نصاری نے لباس رنگین اور کفش زرد اور کلاہ سمور ہرگز نہین پہننا اور گہوڑے پر سوار ہونا کالے کپڑے ہمیشہ پہنا کرین اور گدہے پر سواری کرین اسلیے کہ مسلمان اور کافر مین تفاوت معلوم ہوا کرے بعد چند روز کے احمد پاشا معزول ہوا اور سور ملی علی پاشا والی طرابلس شام خدمت وزارت پر منسوب ہوے دوسری ماہ کانون سنہ ۱۷۹۱ عیسوی مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین مرض استسقا کے درمیان احمد خان ثانی کا بھی انتقال ہوا تین برس آٹھ مہینے اس بادشاہ نے سلطنت کی یہ بادشاہ بڑا فاضل خوشنویس تہا اور سیر و شکار اور راگ

ورنگ کی طرف کمال محبت رکہتا تہا +

ذکر سلطان مصطفیٰ خان ثانی

یہ سلطان محمد خان چہارم کا فرزند ہے یہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہی فرمان جاری کیا کہ بندون کو خدا کے لازم نہین ہے کہ اپنے گھر وںمین آرام وعیش کرین کسلیئے کہ دشمن اسلام تمام ملک اسلام کے آس پاس ہو گئے ہین میرے اجداد بھی ہمیشہ جہاد کرتے تھے مین بھی مانند باپ اپنے کے کافرون کے ساتھ مقابلہ کرنے کو چاہتا ہون ای مسلمانون میری اطاعت کرو چنانچہ حسین پاشا کو بعد چند روز کے جہازات جنگی دیکر نصاری کے مقابلہ کے لیے بھیجا حسین پاشا نے بڑی جرأت سے بحرابیض مین نصاری پر غالب ہوا اور جزیرۂ سافس کو ہاتہ کیا اور خود لشکر روم کے ہمراہ آکر والی نمسا سے جنگ کی اونکو شکست دی اور اونکی توپخانے اور اکثر قلاع کو اپنے قبضے مین لایا موسم سرما کے درمیان شہراَدرن مین اقامت گزین تھا اوایل گرما مین فوج جرار واسطے دفع دشمن والی نمسا کے بھیجی اور فتح پائی اور نصاری کو اکثر اسیر کیا اور توپخانے اونکے لیکر بشوکت تمام داخل قسطنطنیہ ہوا ناگاہ اوس روز خبر آئی کہ مسکوب یعنے روس نے قلعۂ ازوف کو محاصرہ کیا ہے سلطان نے اوسی وقت دفع دشمن کے لیے لشکر جرار تیار کر کے روانہ کیا فوج شاہی نے وہان ایسا محاربہ گرم کیا کہ تیس ہزار روسی مارا گیا اور رومی فتح پا کر پیچھے پھرے من بعد سلطان ایک لاکھ فوج ہمراہ لیکر خود واسطے مقاتلہ والی نمسا کے چلا بعد جنگ سخت وہان سے اپنے دار السلطنت کو واپس آیا پھر یہ خبر سنی کہ والی نمسا کچہ فوج جمع کر رہا ہے سلطان بذات خود روانہ ہوا اور الماس پاشا کو اوسپر آگے روانہ کیا الماس پاشانے

جنگ مین انتقال کیا شاہ لندن وہولنڈ درمیان مین آکر ۲۶ رجب ۱۱۱۰ھ ہجری مطابق ۲۶ کانون دوم ۱۶۹۹ء عیسوی سلطان اور شاہ نمسا سے صلح کروادی سلطان شہر اورنہ کو آیا جب روز سیر وشکار کرکے قسطنطنیہ مین داخل ہوا سرداران فوج صلح کرنے سے سلطان کے شاہ نمسا کے ساتھ ناراض ہوئے اور سلطان سے باغی ہوئے اس سلطان نے جب یہ رنگ سلطنت کا بدلا دیکھا اوسیوقت اپنے بھائی احمد خان کو تخت سلطنت اور تاج سپرد کیا اور خود ترک سلطنت کرکے اپنی جان اعدا سے بچائی

ذکر سلطان احمد خان ثالث

عمر اس سلطان کی تیس برس کی تھی جب تخت سلطنت پر بیٹھا اور بڑا سردار فیض اللہ افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا اور بعضے مفسدین سلطنت کو مارا اور بعضون کو معزول کیا مدت قلیل مین چند پاشا کو وزیر بنایا جسکو ناکارہ دیکھتا اوسکو موقوف کرتا تھا آخرش علی پاشا کو وزیر مستقل کیا اور ۱۱۲۵ھ ہجری مین نصاری پر جہاد کیا اور اونکو مغلوب کیا اور ۱۱۲۱ھ ہجری مین شاہان نصاری کے درمیان سخت لڑائی ہوئی لطرس شاہ مسکوب کارلوس شاہ سویڈن پر غالب آیا کارلوس نے سلطان کے یہان آکر پناہ لی شاہ مسکوب یعنی روس نے سلطان کو واسطے پناہ نہ دینے کارلوس کے لکھا محمد پاشا بحکم سلطان واسطے تادیب اور تنبیہ شاہ مسکوب کے چلا اور لڑائی کرکے غالب ہوگیا اور پھر صلح کرکے وہان سے پیچھے آیا سلطان کو صلح منظور نہوئی محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جاے پر یوسف پاشا منصوب ہوا آخر ۱۷۱۲ء عیسوی مین ایک صلحنامہ قیصر روم اور شاہ مسکوب کے ساتھ ۲۵ سال کے لیے لکھا قیصر پاشا یوسف سے

بھی ناراض ہوکر معزول کیا سلیمان پاشا کو وزیر مقرر کیا اور فرمان دیا کہ کارلوس کو
اوسکے ملک مین پہونچا و اور اوسکے مصارف کو خزانہ شاہی سے دیو کارلوس نے
دس لاکھہ روپیہ طلب کیا روپیہ خزانہ شاہی سے دیے گئے پھر گیارہ لاکھہ روپیہ
اور مانگے سلیمان پاشا خفا ہوکر اپنے لشکر کو حکم کیا کہ کارلوس کو جبراً ملک قیصری
نکالدو اوسوقت کارلوس کے پاس بھی تین سو جوان پیادہ تھے چھبیس ہزار فوج
روم کے ساتھ ان قلیل سپاہیون نے مقابلہ کیا اور کارلوس گرفتار ہوا سلیمان نے
اوسکو قلعہ رمید طاش مین قید رکھا بعد چند روز کے شہر ومیوتیکا کو بھیدیا سلطان
اوسکے خرچ کے لیے ورماہہ معین کیا اور سلیمان پاشا کو اس قصور سے کہ اوسنے
بی حکم زیادتی کی تھی موقوف کیا اور ابراہیم پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا بعد اکیس روز
سے ابراہیم پاشا کو بھی معزول کرکے اوسکی جگہہ پر علی پاشا کو مامور کیا کارلوس
حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے عازم سویڈ ہوا قیصر نے بعزت تمام اوسکو اجازت دی
اور اوسکے ہمراہ چھہ سو چاوش دیے اور آٹھہ گھوڑے بازین مرصع و قبا و شمشیر
جواہر نگار اوسکو عطا کی بارہوین ماہ تشرین اول ۱۱۲۶ ہجری کو رخصت کیا کارلوس
بھی نہایت مشکور منت ہوکے اپنے ملک کو آیا اور ۱۱۲۷ ہجری مین فوج شاہی
اکثر بلاد و جزائر بنادقہ پر فتحیاب ہوئی والی نمسا نے پھر عہد شکنی کی اور لشکر سلطانی
کے ساتھ لڑائی کی علی پاشا [illegible] اگیا فوج نے شکست کھائی خلیل پاشا والی بغداد
وزیر مقرر ہوا قسطنطنیہ سے شہر [illegible] رنتہ کو آیا وہان سے بلغراد کو پہنچا اور سپاہ
نمسا سے لڑائی کی وہان ہزیمت پائی اس سبب سے معزول کیا گیا اسکی جای نیچ
محمد پاشا وزیر ہوے بعد آٹھہ مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا ابراہیم پاشا کا داماد اوسکے

جاری پر مقرر رہا اکیسوین ماہ تموز ۱۷۲۴ عیسوی مین والی ہمسا سے صلح کی سلطان احمد خان
کے عہد سلطنت مین اکیسو چالیس بار شہر قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت سے مکانات
وعمارات بڑے بڑے جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور شاہ مسکوب اور والی پولونیا سے
بھی صلح ہوئی پھر لشکر سلطانی نے ملک عجم کیطرف کوچ کیا اور غاونا اور تبریز تک
پونہچا شاہ عجم نے صلح کا پیغام کیا سلطان نے قبول کیا اور کہا اس شرط پر صلح ہوگی
کہ جو ملک روم سے لیا گیا ہے واپس ہمین ملجاوے اسی گفتگو مین صلح کے تھے
کہ شاہ ایران نے انتقال کیا اور اوسکا فرزند طہماسب ثانی تخت نشین سلطنت ہوا
نادر شاہ سپہ سالار فوج ایران نے تبریز مین آکر فوج روم سے مقابلہ کیا اور لشکر
روم کو شکست دی سلطان نے دوسرا لشکر ایران کے لیئے تیار کیا یکایک فوج
سلطانی مین فساد برپا ہوا ابراہیم پاشا مارا گیا اور ماہ محرم ۱۱۴۳ ہجری مین سپاہ
خیرہ سر نے احمد خان کو تخت سے اوتارا اور اوسکی جگہہ پر محمود کو تخت پر بٹھلایا ✤

ذکر ۲۴ سلطان محمود اول

یہ سلطان ۱۱۱۰ ہجری مین تولد ہوا جسوقت اس سلطان نے چار بالش قیصری پر اجلاس کیا
بلوا سے عظیم فوج مین شروع تھا قریب چھہ ہزار سپاہی اور چند پاشا اسی فتنہ مین
مارے گئے آخرش ابراہیم پاشا والی حلب وزیر مقرر ہوا اور بعض سرکشون کو اوسنے
قتل کیا اور بعضون کو معزول کیا اور بعد چند روز کے خود بھی وزارت سے معزول
ہوگیا عثمان پاشا وزیر ہوا براہ دریا مصر کو روانہ ہوا جہازات جنگی شاہ اسپین کے
حملہ آور ہوے اور مراکب قیصری کو درہم برہم کیا اور جہازات گرفتار کرکے شہر مالٹہ

مین

مین لائے جب مالطہ کے لنگرگاہ مین پونہچے تمام لوگ شہر کے باری خوشی کے
دیکھنے کو آئے ایک شخص بنام فرانسیس ارنود جو مالطہ مین رہتا تھا جہازات قیصری پر
سیر کرتا ہوا اگندراکسی ایک جہاز مین عثمان پاشا کو بی توشہ مجروح پایا حکام اسپین کو
کچہ زر دیکر عثمان کو لیا اور اپنے گھر لاکر علاج کیا جب وہ پاشا اچھا ہوا تب مصر مین
لیگیا اور وہان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا عثمان پاشا نہایت ممنون ہوا اوسکو بہت سا
زر نقد عطا کیا ۱۷۳۲ عیسوی مین عثمان پاشا لشکر ہمراہ لے عجم کیطرف راہی ہوا بغداد
کیطرف مین طہماسپ ثانی والی عجم کے لشکر کو ہزیمت دی اور کردستان تک فتح کرکے
واپس پھرا پھر سلطان محمود نے احمد شاہ اور عارف پاشا اور ابراہیم پاشا اور رستم
پاشا کو افواج جنگی کے ہمراہ ایران پر بہیجا جب یہ لشکر وہان پونہچا بڑی لڑائی
ہوئی مقام کرمان شاہ و سنا اردلان اور ہمدان وغیرہ پر فتحیاب ہوے طہماسپ
ثانی چالیس ہزار فوج کے ساتہ لشکر سلطانی کا مقابل ہوا شکست کہائی فوج روم آگی
بڑہی اور کاشان کو تاراج کیا طہماسپ ثانی نے یہ دیکھکر اپنا ایلچی صلح کے لیئے
احمد پاشا کے پاس بہیجا نادر شاہ جو اوس زمانے مین حاکم سیستان تھا طہماسپ ثانی
کو تخت سلطنت سے اوتار کر اوسکے لڑکے عباس ثالث کو تخت سلطنت پر برای نام
بٹھلایا اور قیصر کو لکھا کہ جتنے ملک بلاد ایران کے تمہارے قبضے مین آئے ہین
اوس سے دست بردار ہو جاو ورنہ مجہسے اب لڑو قبل از وصول جواب لشکر ایرانی
متصل بغداد کے پہونچکر لشکر سلطانی کو تہ و بالا کردیا اور دجلہ سے اوترکر بغداد کا
بھی محاصرہ کیا قیصر نے عثمان پاشا کو اسی ہزار فوج دیکر روانہ کیا فوج روم آنے کے
قبل چھٹی صفر ۱۱۴۶ہجری کو لشکر ایرانی کنارہ دریای دجلہ صف آرا ہوا نوساعت

تک خوب لڑائی ہوا بین ہوئی لشکر سلطانی فتحیاب ہوا اور نادرشاہ وہان سے فرار ہوا محاصرہ بغداد کا نکل گیا یہ خبر جب قیصر روم کو پہونچی تین روز شہر قسطنطنیہ مین روشنی ہوئی اور قصر سلطانی مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے نادرشاہ نے پھر فوج جمع کرکے تین مہینے کے بعد لشکر سلطانی کا مقابلہ کیا اور پہلی اور دوسری لڑائی مین لشکر رومی غالب رہا اور تیسری لڑائی مین لشکر رومی نے بڑی شکست فاش کھائی اور توپال پاشا میدان جنگ مین مارا گیا قیصر نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا محمد پاشا کو روانہ کیا اور جلد اوسے جانے کا حکم دیا اسی تردد مین سلطان تھا کہ چھٹی صفر ۱۱۵۹ھ کو مسکوب کے ساتہ بھی لشکر سلطانی کا مقابلہ ہوا نادرشاہ اپنی لشکر روم پر فتحیاب ہوتا چلا شہر کرکوک کو فتح کیا سلطان محمود نے بجز صلح کے علاج نہ دیکھا صلح کی اور جو سرحد روم وایران سلطان مراد چہارم نے مقرر کی تھی وہی رہی اور اسی طرح مسکوب کے ساتہ بھی صلح کی کہ اوسکے جہازات بحر اسود مین نہ آنے پاوین اور جو شہر کہ مسکوب نے لیا ہے واپس دین اور قلعہ ازوف کو اپنے ہاتہ سے منہدم کردے اور تمام نصاری کے بموجب تجارت کے واسطے روم مین آمدورفت رکھے اور یہ اقرارنامہ شہر بلغراد مین دونون سلطنت کے وکلا کے درمیان تحریر ہوا اور شاہ نمسا کے ساتہ بھی کتنی مرتبہ لڑائی ہوئی آخرش صلحنامہ ہوا اور فرانسیس کے ساتہ بھی ستائیس برس کے لیے صلحنامہ ہوا اور بیسوین ماہ کانون دوم ۱۷۴۷ء عیسوی مین شاہ سوید کے ساتہ بھی صلح ہوئی اور ۱۷۴۶ء عیسوی مین عبدالوہاب وامیر سعود نے ملک عرب مین بڑا فتنہ کیا تھا اور حرمین شریفین مین بھی بڑا فساد ہوا تھا بائیسوین صفر ۱۱۶۷ھ ہجری مین اس سلطان نے رحلت فرمائی *

ذکر سلطان عثمان خان ثالث ۲۵

عثمان خان ثالث سلطان مصطفےٰ خان ثانی کا لڑکا ہے اور محمود اول کا بھائی ہوتا ہے
یہ ۱۱۱۲ ہجری مین تولد ہوا اور قید خانے مین پڑا رہا تھا ۱۱۶۷ ہجری مین تخت
سلطنت پر جلوس کیا ہمیشہ گوشہ نشینی مین رہتا سعید افندی کو اسنے وزیر بنایا
اور افواج سلطانی کی سرداروں سے وڈرتا مبادا اولاد سلطان احمد خان ثالث کو تخت شاہی
پر نہ بٹھاوین اسی سبب سے اس سلطان نے محمد اور بایزید اور آرخان کو قتل کیا اور
۱۱۶۹ ہجری مین اس سلطان کے عہد دولت مین دو ثلث شہر قسطنطنیہ کا جلگیا اور
۱۱۷۱ ہجری مین سعید افندی کو موقوف کیا محمد راغب پاشا کو وزیر بنایا اور اوسی
ایام مین پندرہوین صفر ۱۱۷۱ ہجری کو تین برس سلطنت کرکے جامع عثمانی کو
جسکی محمود اول نے بناڈالی تھی تمام کیا اور خود وفات پائی

ذکر سلطان مصطفےٰ خان ثالث ۲۶

اس سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس فرما کر اپنے وزیر راغب پاشا کے ساتھ
اپنی بہن صالحہ سلطان کا عقد کیا یہ وزیر بڑا صاحب دستور تھا ہمیشہ جہاد کرنے کا
ارادہ رکھتا مگر عمر نے وفا نہ کی جلد انتقال کیا اوسکی جگہہ پر حمزہ پاشا وزیر ہوا بعد
چہہ مہینے کے یہ وزیر بھی کسی سبب سے معزول ہوا اور اوسکی جاپر مصطفےٰ پاشا وزیر
ہوا یہ بھی ڈیڑھ برس اپنی وزارت پر قایم رہکر کسی افعال شنیعہ کے سبب معزول ہوا
اسکی جگہہ پر محسن زادہ محمد پاشا وزیر ہوا بعد تین مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا اسکی جگہہ

پر حمزہ پاشا وزیر ہوا اسی مدت عزل و نصب مین سنہ ۱۱۸۳ ہجری تک چند بار مسکوب کے ساتھ جنگ ہوئی آخری بار سلطان فتحیاب ہو کر توپخانہ روس کا لیکر قسطنطنیہ کو آیا اور پانچوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۷ ہجری مطابق ۲۲ کانون دوم سنہ ۱۷۷۴ عیسوی کو رحلت فرمائی

ذکر سلطان عبد الحمید خان اول

یہ بادشاہ سلطان مصطفی خان ثالث کا بھائی اور سلطان احمد سوم کا فرزند ہے ولادت اسکی سنہ ۱۱۳۷ ہجری مین ہوئی اور جلوس اسکا تخت سلطنت پر سنہ ۱۱۸۷ ہجری مین ہوا یہہ سلطان نہایت صلح پسند تھا ماہ تموز سنہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۴ عیسوی مین شاہان نصاری سے صلح کی اسلیے کہ بسبب ہونے پے در پے لڑائیون کے سلطنت مین ضعف آگیا تھا اور ملک بھی سپاہی اور افسرون کی سرکشی سے تباہ ہو گیا تھا اور پھر اس سلطان نے حسین پاشا کو واسطے تادیب سرکشان عرب کے بھیجا تمام سرکش اور باغی تابعدار ہوے اور ملک مین بڑا امن ہو گیا مگر روس والی نمسا نے باہم اتفاق کر کے سرکشی کی یوسف پاشا اور علی پاشا کو اونکے مقابلے مین جانے کی رخصت ملی یوسف پاشا نے عساکر نمسا کے ساتھ خوب مقابلہ کیا اور قلعہ شیش وغیرہ کو قبضہ کر لیا و شاہین علی پاشا نے روس کے لشکر کے ساتھ بڑی معقول تدبیر سے مقابلہ کیا اور اوسکے لشکر کو ہزیمت دی سلطان ۶۴ برس کی عمر مین سنہ ۱۲۰۳ ہجری کے درمیان انتقال کیا سولہ برس فرمانروائی کرتا رہا یہ

سلطان نہایت حلیم الطبع اور اہل اسلام

سے نہایت محبت رکھتا

ذکر سلطان سلیم خان ثالث

یہ بادشاہ ۱۱۷۶ھ ہجری مین تولد ہوا اور ۱۲۰۳ھ ہجری مطابق ۱۷۸۹ عیسوی مین تخت حکومت پر جلوس کیا فوج بری اور بحری کو نہایت آراستہ کیا مدت قلیل مین ایک لاکہ پچاس ہزار فوج جرار تیار کی شاہ نمسا یعنی اسٹریا اور مسکوب یعنی روسیہ مقابلہ پر میدان جنگ مین آئے دو مہینے تک سخت مقابلہ ہوتا رہا آخرش چوتھی ماہ آب ۱۷۹۱ عیسوی مین سپہ سالار روس کے ساتھ صلح ہوئی مگر ملکہ مسکوب کاترینا نام کہ جسنے اپنے شوہر پطرس سوم کو مروا کے تخت سلطنت پر بیٹھی تھی قبول نہ کیا اور لشکر جرار اسماعیل کے قلعے پر بھیجا یا قلعے مین تیس ہزار فوج رومی تھی جسوقت فوج روس قلعے پر حملہ آور ہوئی اوسوقت لشکر روس کے آدمی توپ اور بندوق سے اتنے مارے کہ قلعے کی خندق تمام لاشون سے پر ہوگئی اور سپاہ روسی بیشمار تھی اسلیے اپنی جوانمردی سے قلعے پر چڑہ آئے تین دن تک قلعے کے درمیان خوب لڑائی ہوتی رہی کہ تمام قلعے کی زمین خون سے کیچڑ بن گئی اوسوقت عورت اور بچون نے بھی قلعے کے جوانمردی دکہلائی اور تمام مارے گیے بغیر ایک شخص کے کہ وہ اس معرکہ کی خبر قسطنطنیہ کو لیجانے کے واسطے چلا گیا تھا روسیون نے اپنا عمل قلعے مین کیا لشکر قیصر نے جب یہ خبر سنی مثل دریا بکمال غضب موج در موج جمع ہوے اور سلطان سے وہان جانے کی اجازت مانگی لیکن اوسی روز ۱۲۰۶ھ ہجری مین شاہ انگریز اور پروشیہ درمیان مین ہوکر صلح کروا دی یوسف پاشا اپنی وزارت کے عہدے سے معزول ہوا اور محمد پاشا جو چہیاسی برس کی عمر کا تھا اوسکو وزیر بنایا

اورکا تر نیا ملکہ روس اپنی دار السلطنت مین چلی گئی اسکے بعد بونا پاٹ شاہ فرانس
نے انگریزون سے سخت لڑائی کی اور سلطان کے ساتہ سلسلہ محبت کو ڑہایا سلطان
سلیم نے قواعد جنگ مخترعہ نصاری کے پسند کیے اور چاہا کہ اپنے لشکر کو بھی یہ
قواعد سکہلائی جاوے بعضے لوگون کو شاہ فرانسیس نے ترکون کو قواعد سکہلانے
کے لیے بھیجدیا مگر سپاہ قوم نیک چری نے اس قواعد کو ناپسند کیا اور عدول
حکمی کی بالجملہ مسمی آورخان نے ۱۲۰۶ ہجری مین لشکر نظام (یعنی لشکر قواعددان)
قسطنطنیہ مین آراستہ کی اور سلطان اس فکر مین تھا کہ قوم نیک چری کو اونکی عدول
حکمی کی کچہ سزا ہوے جب سردارون نے قوم نیک چری کے فوج جدید کی
آراستگی کو مثل فوج فرنگیون کے قواعد دان دیکھا بہت خفا ہوے اور فتنہ
عظیم برپا کیا سلطان نے پچیس برس کی عمر کے جوان کو نوکر رکھنا شروع کیا
ہر روز فوج کو ترقی دیتا تہا دو ہزار فوج قواعدوان زیر حکم مسعود آغا قسطنطنیہ
مین مکمل ہوئی اور اوسی فوج نے جنگ عکہ مین اپنی جوانمردی بھی دکھلائی تھی اور
سولہ ہزار فوج نظام شہر قرمان مین زیر فرمان قاضی پاشا مقرر ہوئی سلطان نے
قاضی پاشا کو مع فوج نظام اسلام بول مین طلب کیا قاضی مع فوج وہان سے
راہی ہوا ایک شب کو دشمن قاضی بارادہ قتل خیمے مین چلا آیا قاضی نہایت شجاع
تھا دشمن کو قتل کیا اور جب دار السلطنت کے متصل پوہنچا فوج نیک چری یعنی نومسلم
نے خبر پا کر شہر مین شور و غوغا مچایا اور چند مکانونمین آگ دی اور قہوہ خانون اور
مسجدون مین فوج در فوج جمع ہوے اور ارکان سلطنت کو فحش گالیان دینے لگے
اور کفر والحاد و نصرانیت سے بھی منسوب کرنے لگے سلطان نے مجبور ہو کر قوم نیکچری کی

تشفی کی اور قاضی نے پاشا کو فرمایا کہ اپنی فوج کے ساتہ تم واپس جاو بعد اس سانحہ
کے شاہ فرانس بونا پاٹ نے اپنے شہر سے ایک شخص کو جو فنون قواعد سپاہ
مین خوب ماہر تھا سلطان کے پاس بطریق دوستانہ بہیجا اور لکہا کہ تمہارا دوست
میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے چند معلمین ماہرین فن کو واسطے
تعلیم دینے فوج بری اور بحری کے آپکی پاس بہیجتا ہون کہ انگریز اور روس کو بوغاز
استنبول سے اور نہر طونا سے مجال عبور کی نہ ہے روس نے یہ حال دیکہکر سلطان پر
لشکر کشی کی قوم انگریز جو بونا پاٹ سے نہایت تنگ بجان آئے تھے اور چاہتے تھے
کہ سلطان اونہون سے دوستی کو توڑے مگر سلطان کبہی انگریزون کے مکر و فریب
مین نہ آیا اور اسلام بول کو توپون اور سامان جنگ وجہازات جنگی سے خوب
مضبوط رکہا سفیر انگریز مایوس ہوکر وہان سے چلدیا اور بحکم پادشاہ اپنے کے
سلطان کی حالت غفلت مین اسکندریہ پر قابض ہوا فوراً محمد علی پاشا حاکم مصر نے یہ
خبر سنکر لشکر کشی کی اور انگریزون کو مارکر اسکندریہ کو اپنے قبضے مین لایا انگریزون
نے پھر دوستی پیدا کی اور بواسطۂ روس کے سلطان سے صلح کی بعد اس واردات کے
محمد علی پاشا کو سلطان نے وزارت سے معزول کیا اور عزت پاشا کو اوسکی جگہ پر قایم
کیا بعد تین سال کے عزت پاشا کو بھی خانہ نشین کیا اور یوسف پاشا کو وزیر بنایا
بعد چہہ مہینے کے اوسکو بھی معزول کرکے حافظ اسماعیل پاشا کو وزیر بنایا اور ایک
برس کے بعد حافظ پاشا کو بہی رخصت دی اور اوسکی جگہ حلمی ابراہیم پاشا کو وزیر مقرر
کیا سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین سلطان اپنے ملک کی ترقی اور فوج کی ترتیب مین متوجہ ہوے
اور قلعہ بوغازہ قسطنطنیہ مین طرف بحر اسود کے ایک گروہ قبائل سپاہ ینگچری سے

جو فوج یمق سے مشہور تھے افسر اس فوج کا مصطفے قبقچی اوغلی نام تھا اس فوج نے بمعائنہ توجہ خاطر سلطان فوج جدید نظام کیطرف باغی ہوے اور سپاہ یمق کے ہمراہ براے استیصال پاشایان و سرداران کہ اونہون کی صلاح سے فوج قواعدوان ملازم تہی قسطنطنیہ مین آئے اور سالار لشکر قوم ینکچری نے مصطفے قبقچی کو لکہا کہ ہم بکتاش ولی کے مرید ہین ہمکو مددگار اپنا جانو اور ہم بہی اپنی دلی خواہش رکہتے ہین کہ آئین دین مضبوط ہووے اور نظامی فوج معدوم ہوجاوے اور وزرای فجار اور امراے نابکار فی النار ہون یہ شخص چاہتے ہین کہ ہمارا نفقہ چہین لیوین اور لشکر جابجا نظام کو دیوین القصہ اسی سبب سے بلوای عظیم برپا ہوا آٹھ سو ینکچری گروہ یمق کے ہمراہ معسکر بحری پر حملہ آور ہوے اونہین سپاہ بحری اپنی سرحد مین مانع دخول تھی باغیون نے بآواز بلند کہا کہ سپاہ دریائی جانو اور آگاہ ہوجاو کہ چند روز مین تمہارے سردار کفار فجار ہوجاوینگے ہم بپاس سلام تمہارے پاس آئے ہین تم ہمارے ساتہ غارت کرنے مین شامل ہو تاکہ قدیمی روش ہم تم قایم رکہین اور اسی طرح ہمراہ قبقچی گروہ کے توپخانے پر گئے اہل توپخانہ بہی دروازہ بند کرنے لگے قبقچی نے کہا ای ہمارے بہائیو کسواسطے تم ہمسے علیحدہ ہوتے ہو ہم تمکو بکتاش ولی کے قسم دیتے ہین کہ تم ہمارے حال کے شریک ہوجاو اور دین نبی کی حمایت کرو اگر تم ہمارے شریک نہوگے تو جنت تم پر حرام ہوگی خلاصہ کلام بعد گفتگو کے سپاہ بحری اور توپخانہ انہون کے شامل ہوا سپاہیان نونے جب یہ خبر پائی اپنی زندگی سے ہاتہ دہوکر اپنے مکانات کا محافظہ کرنے لگے اور باغیان فوج در فوج ایک میدان شہر کے درمیان

جمع ہوئے اور جنگ کا بگل پھونکا شہر مین تہلکہ پڑگیا تمام دوکانین اور مکانات
بند ہوگئے ہر شخص اسی فکر مین متحیر تھا اور سلطان بھی متعجب خاموش فکر مین بیٹھا تھا
قبقچی نے سپاہ سے کہا ای ہمارے دوست اسوقت ہمارے دشمن مقہور ہو جاوین
اور ظہور ہکا خدا کی جانب سے ہے اور ہمیشہ قلع و قمع تیار کرین گے اور ممالکت عثمان
سے اس شجر ملعونہ کی بیخ اوکھاڑین گے جو سبب خرابی ینگچری کا ہے حکام خدا فراموش
نے اہل اسلام کو لباس نصارے دیکر مشابہ کفار بنایا ہے اور دین مین فتنہ برپا کیا ہی
سپاہیان نظام جدید اس باب مین بے قصور ہین اونسے مخاصمت جائز نہین بانیان
خبیث باطن اور امرایان نجس طینت کو پہلے مارنا چاہیے کہ اوہنون نے اذوقہ ینگچری
مین جو دولت عثمانیہ کے ستون ہین خلل ڈالا ہے اونسے جلد بدلہ لینا چاہیے پھر ایک
نے جیب سے کاغذ نکالا اور پڑھا کہ فلان فلان کو یہان لاکر گردن مارو جوق جوق سپاہ
مکانون پر دوڑے اور ہر جا بگیر و بہ بند و بکش کی صدا جاری ہوگئی بعضے قتل
ہوے اور بعضے بھاگ کر نصارے اور یہودیون کے گھر مین جا چھپے اور بعضے
زندہ باغیون کے ہاتھ مین گرفتار ہوے تین روز تک شہر مین یہ حال ہوتا رہا
گویا قیامت برپا ہوگئی ستترہ سردار نامی کی نعش بے گور و کفن مثل ابراہیم نسیم افندی
وحاجی ابراہیم افندی وصافی افندی واحمد افندی وغیرہ میدان مین پڑی رہی
اور ہر بازار مین اور کوچے مین زخمی مردے خستہ پڑے تھے جب قبقچی نے
سرداران شہر سے خاطر جمعی لی سبتانچی باشی سلطان کے ہمنشین کو واسطے قتل
کرنے کے طلب کیا سلطان نے اوسکے دینے مین کچہ تامل کیا سبتانچی نے دیکھا
کہ اگر ذرا بھی توقف ہوگا دشمن آکر محل شاہی کو تاخت و تاراج کرین گے اور سلطان کو

بھی مار ڈالین گے بسبب خیر خواہی سلطان کے پاؤن پر گر پڑا اور کہا کہ مین نے اپنی
جان تیرے پاؤن پر فدا کی مجھکو اونکے حوالے کرو کہ آتش فتنہ بجھی اور مین بھی مشرف
بشہادت ہون سلطان نے بچشم نمناک و سینہ چاک جلاد کی طرف اشارہ کیا جلاد نے
بستانجی کو قتل کر کے بالای بام سے مجمع عام باغیان مین ڈالا باغیون نے اوسکی
نعش کو وہان سے لیجا کے اون سردارون مقتول کے برابر پھینک دیا اور خوشی کے
پھر موسے پاشا اور مفتی عطار اللہ افندی شیخ الاسلام جو باغیون کے ساتھ شامل تھے
اونہون نے ینک چری اور رمق کے سردارون سے کہا کہ اب اس بادشاہ کا تخت پر
قائم رکھنا نہ چاہیے کسلیئے کہ اب یہ ہمارا دشمن جانی ہوگیا ہے جب قابو پاویگا ہمکو قتل
کریگا قیقچی فی الفور میدان مین گیا جہان وہ لاشین مردہ سردارون کی پڑی تھین انگشت
سے اشارہ کر کے بآواز بلند سپاہ سے مخاطب ہوا کہ ای گروہ دشمنان تم قتل ہوے
اب تمکو تسکین ہوئی یا نہین اور سلطان نے بھی ہمسے وعدہ واسطے موقوف کرنے فوج
جدید کے کیا ہے پس پھر ہمکو کیا خطرہ ہے اور آہستہ زبان سے کہا کہ یہ بادشاہ ہمارا
دشمن ہے کبھو راضی نہ ہوویگا مین مفتی سے فتوی لیون سپاہ نے مفتی سے کہا کہ
جو بادشاہ خلاف قرآن کام کرے اوسکو شاہی کرنا درست ہے یا نہین مفتی نے کہا
ہرگز درست نہین قیقچی نے جواب سنتے ہی اعلام کیا تمام سپاہ نے پکارا کہ بادشاہ
بے دین کو تخت سے اوٹھاو اور مصطفے کو قید خانے سے نکالکر تخت سلطنت پر
بٹھلاو مفتی اپنے دلمین بہت خوش ہوا اور بظاہر افسوس کیا کہ سلطان نے خود کو فراموش
کیا کہ مین امیر المومنین ہون اور اسلام کی کچہ بزرگی نہ کی اور سپاہ اسلام کو کافر کا لباس
پہنایا آخر بقہر آلہی بلا مین گرفتار ہوا قیقچی نے مفتی سے کہا کہ تم محل شاہی مین جاو اور

بے جدال و قتال سلطان کو معزول کرو مفتی سلطان کے پاس جاکر آداب کھڑا ہوا اور
کہا ای سلطان مین نے تجھکو بارہا نصیحت کی ہے مگر فائدہ نکیا اب سپاہ ینکچری نے سلطان
مصطفے تمہارے چچا کے فرزند کو سلطان مقرر کیا سلطان نے یہ بات سنکر کچھ جواب ندیا
اور تخت سے اوترکر اپنے قدیم مکان مین جہان اٹھائیس برس گوشہ نشینی کی تھی تن تنہا
چلا آیا اتنے راہ مین مصطفے سے دوچار ہوا جو تخت پر بیٹھنے کو جاتا تھا سلیم خان نے
کہا ای میرے بھائی واسطے انتظام ملک کے مین نے فوج قدیم کو ناپسند کرکے
اوسکے مقابلہ مین فوج جدید بقواعد نصاری کے تیار کی تھی سپاہ قدیم نے یہ خبر سنکر
فساد کیا اور مجھکو تخت پر سے اوتارا اور تجھکو بٹھلاتے ہین مین اب جاتا ہون لے اپنے
قدیم گھر مین زندگی بسر کرونگا تو تخت پر جلوس فرما ہو اور حکمت عملی سے سلطنت کی
تدبیر کیا کر مصطفے نے باتین سلیم کی سنکر روانہ ہوا اور ایوان شاہی مین آیا اور سلیم اپنے
محل قدیم مین جہان شہزادون کو نظر بند رکھنے کے لیے مکان تھا گیا محمود برادر
مصطفے و سلیم دونون نے معانقہ کیا اور بہت سا روئے اور ہر ایک کی صحبت کو غنیمت
جانکر عمر بسر کی اس سلطان کے زمانے مین یہ بھی ایک عجیب حادثہ گذرا ہے کہ عبد العزیز
بن عبد الوہاب نجدی جو بڑا مردود قرن شیطان فرقۂ وہابیہ کا جانشین تھا اور اوسنے
اپنے باپ عبد الوہاب نجدی کے عقاید پر قدم رکھکے اکثر لوگون کو عرب کے بہکایا
اور اپنا مرید و معتقد کیا ۱۸۰۳ عیسوی مین فوج سلطانی کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اوسکا فرزند
مسعود جو وہابیہ مذہب کے مسائل کے رواج دینے والون مین بڑا مشہور تھا اوسکا
قایم مقام ہوا اوسکی فوج تمام ملک عرب مین پھیل گئی گنبدون مسجدون کو گروایا اسنے
ستائیسوین اپریل ۱۸۰۳ عیسوی مین مکہ فتح کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و

اصحاب کے مزارون پر جو گنبد تھے توڑے یہانتک کہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا وغیرہ کے گنبد کو بھی نہ چھوڑا اور حرم محترم کے خزانے کو لوٹ لیا اور اس مردود نے قیصر روم کے نام ایک خط لکھا اوسکا مضمون یہ ہے کہ ہم چوتھی محرم ۱۲۱۸ھ ہجری کو مکہ معظمہ مین داخل ہوے اور تمامی گنبد جنکی پرستش مثل بتون کے ہوتی تھی گرادیے اور تمامی محصولات جو سیکڑا اڑہائی سے بڑہتے تھے معاف کیے گئے اور جو قاضی سابق سے مقرر تھا بدستور بحال رہا چاہیے کہ آیندہ بادشاہان مصر وشام کو حکم ہو کہ محمل بند ہے ہوے طنبور بجاتے ہوے مکہ مین داخل نہ ہون کیونکہ دین کو ان چیزون سے کچہ واسطہ نہین اور چاہیے کہ ہمارے تمہارے درمیان معاملہ صلح کا رہے والسلام علیک مرقوم دسوین محرم ۱۲۱۸ھ ہجری مطابق تیسری ماہ مئی ۱۸۰۳ء عیسوی بعد دوسرے سال اس مردود نے مدینہ منورہ پر بھی فتح پائی اور وہان کے گنبدون کے ساتھ بھی وہی معاملہ پیش ہوا اور توڑنے کے وقت کہتے تھے ای اللہ رحمت کر ان توڑنے والون پر اور کچہ رحمت نکر انکی بنانے والون پر اس بات کو جب مسلمان نے سنا دلریش ہوا پھر سعود کا حکم ہوا کہ گنبد شریف جو مزار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے توڑا جاوے لیکن چونکہ مضبوط تھا اور حراست ایزدی اوسکی حامی تھی اونکے توڑنے سے نہ ٹوٹا اور کئی آدمی گر کر مر گئے اور اسکے قبل امام حسین علیہ السلام کا گنبذ جو کربلاے معلے مین آپکے مرقد پر تھا توڑا یہانتک مین اولیاؤن کے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا آخرش محمد علی پاشا والی مصر ۱۸۱۱ء عیسوی مین عربستان کی تسخیر کی طرف متوجہ ہوا بعد نصرت کے وہابی شیطانون کے اتنے کان کاٹے کہ تین تھیلے بھر کے قسطنطنیہ کو روانہ کیے اور بلاد معظمہ مقدسہ مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو اونکے قبضہ سے نکال لیا پھر بدستور انہین شہرون کو روم کی ریاستین

شریک کیا پس اس فتح نمایان سے روم کی سلطنت مین بڑی دہوم دہام ہوئی جب تک
سعود زندہ رہا باوصف ظہور شکست فاحش کے اپنی جہالت سے لڑتا رہا آخر ش مرگیا
اسکے بعد لوگون نے عبداللہ بن مسعود کو اپنا امام بنایا مگر بعض بعض نے اس سے انکار کیا
ترسم پاشا بن محمد علی پاشا مصر نے عبداللہ کو شکست فاش دیکے قید کرلیا اور بیڑیان
پہنا کردار السلطنت قسطنطنیہ کو روانہ کیا وہان اسکی گردن ماری گئی اور بہت سے وہابی
مذہب کے عقیدہ والے جو اسکے پیرو تھے مارے گئے لیکن چونکہ جب اونہون نے
ترک کی شمشیر دیکھی بلّی کی طرح دبک کر خاموش ہوگئے اور ملکون مین نکل گئے الغرض چند سال
کے بعد ہندوستان مین بھی وہابی مذہب کے پیرو پھیل گئے خدا انہون کو ہدایت دے
اور انکے شر سے اہل سنت وجماعت کو بچا وے اور ہمیشہ اپنے سایہ رحمت مین رکھے

ذکر سلطان مصطفیٰ خان رابع

یہ سلطان عبدالحمید خان کا فرزند ہے جب یہ سلطان مصطفیٰ خان نے تخت سلطنت پر جلوس
کیا مفتی بہت خوش ہوا اور سردارون قوم ینگ چری نے نذرانہ دیے
اور سلطان کے لیے سب نے دعا کی توپون کی سلامی سر ہوئی اور تمام رعایا اس سلطان کی
تخت پر بیٹھنے سے بہت شادان ہوئی اور مفتی میدان مین آنکے جاکر تمام لوگون کو
سلطان کے منادی سنادی اور سلطان یہ وعدہ کرتا ہے کہ لشکر جدید کو جلد نکالونگا اور
عسکر قدیم کا جو روزینہ ہے وہی مقرر رکھونگا سپاہیون نے جب یہ بات سنی بہت
خوش ہوے سپاہیان جدید انتظام مایوس ہو کر ملک سلطانی مین وورد ر بھجوائے گئے
اور آفت سے نجات پائی ولادت اس سلطان کی ۱۱۹۳ ہجری مین ہوئی اور تخت سلطنت پر

سنہ ۱۲۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین جلوس کیا ارباب سیر لکھتے ہین کہ روس کی فوج
یہ خبر سنکر حدود فلاق اور بغدان مین داخل ہوئی اور کسی نے فوج روس کو نزوکا سلطانی
سلطنت کا کاروبار جزئی و کلی مفتی اور مو سے پاشا کے سپرد کیا اور بعد چند روز کے موسے کو
معزول کر کے طیار پاشا کو اوسکی جای پر مقرر کیا بوناپاٹ سلیم خان کے معزول ہونی کی
خبر سنکر بہت متاسف ہوا اور روس کے ساتھ اپنی دوستی بڑہائی بادشاہ لندن کا وکیل
سلطان کے پاس آیا اور خیر خواہی اور دوستی اپنے بادشاہ کی جتانی لگا مفتی اور طیار پاشا
سے کچہ نقاص ہوگیا طیار پاشا شہر روشجک کو چلاگیا اور وہان کے حاکم مصطفے بیرقدار سے
ملا اور مفتی باستعانت قبقچی کل سلطنت کا مدار المہام بنا اور فراغبالی سے مسند حکومت
روم پر بیٹھا مصطفے بیرقدار فوج ینگ سے کمال دشمنی رکھتا جب طیار پاشا سے ملگیا اسکو
سے صلح کی اور اسلامبول پر عزم کیا اور رہیج افندی کو فرو چلبی مصطفے پاشا کی پاس بہیجکر اپنا
تمام راز کہلوایا چلبی نے حسب دلخواہ اوسکے جواب لکھا اور مفتی اور سرداران ینگ کو
معزول کرنے مین اپنی رای شامل کی بیرقدار مع لشکر کے شہر ادرنہ مین آیا تمام
سپاہیان ینک چری بیرقدار کے آنے سے تشویش مین پڑے بیرقدار نے بیرون
شہر سے قوم ینکچری کو کہلا بہیجا کہ ہم بہی تمہاری مدد کے لیے آئے ہین قوم ینکچری نے
اپنے دل سے فکر کو محو کردیا بیرقدار نے آ کے بیرون شہر خیمہ لگایا اور ینکچری کے
سرداروں سے کہا کہ مین نے روس کے ساتھ صلح کی تم قسطنطنیہ جاو اور فوج معقول
لبر کردگی حاجی علی آغا کے سایر قلاع بوغاز اور حصون خلیج قسطنطنیہ پر روانہ کی ہے
تا وے قبقچی کے قتل کی فکر کرین حاجی علی نہایت مدبر تھا باسانی فتحیاب ہوکر اسلام
بول مین جا قبقچی کو اپنے ساتھ ملایا رات کے وقت چار شخصوں کے ہمراہ قبقچی کے

گہرمین گئے اور آدہی رات کو اوسکی خوابگہ مین گھس گئے قبقچی ہوشیار ہوگیا اور کہا تو کون
ہے اور بے اجازت کیون آیا ہے آغا علی نے کہا ای بدذات مین تیرے مارنے کے
لیے آیا ہون اور بدلہ اپنا لیتا ہون قبقچی نے جب یہ دیکہا کہا کہ مجھکو کچہ مہلت دے کہ مین
دو رکعت نماز پڑہ لون آغا علی نے کہا یہ وقت نماز کا نہین یہ کہکر ایک خنجر آبدار سے
قبقچی کا کام تمام کیا اور سر اوسکا اپنے لوگون مین لیگیا اور وہان سے سر کو بیرقدار کے
پاس بہیجا قبقچی کے وارث اس حادثہ سے آگاہ ہوے روتے اور واویلا کرتے
ہوے سپاہ یمق کے پاس گئے اور فریاد کی اور اونہون سے مدد چاہی اور کہا جلد اسکا
تدارک ہو جاوے نہین تو تم اپنے جان و مال سے ہاتھ دہو ڈالو سپاہ یمق غصے
مین آکے لڑائی پر مستعد ہوئی یہ خبر سلطان کو پہنچی بادشاہ متحیر ہوا اور بیرقدار
جسنے سر قبقچی کا دیکہا تہا بزودی اسلام بول کے اطراف مین آیا اور سلطان سے
فوج یمق کی تنخواہ کی موقوفی اور عطاء اللہ افندی کی معزولی اور اپنے قصور کی معافی
چاہی سلطان نے عاجز آکر قبول کیا اور بیرقدار سے شہر کے باہر آکر ملاقات کی اور
کہا کہ عسکر کو معسکر مین بہیجاؤ اور خود سوار ہوکر باغ سلطانی کی طرف سیر و تماشا کے
لیے گئے بیرقدار نے طیار پاشا صدر اعظم سے کہا کہ جو مین کہتا ہون قبول کرو اور
میرے شریک رہو صدر اعظم نے تہوڑی دیر فکر کی بیرقدار نے خفا ہوکر صدر اعظم کو
قید کیا اوسی وقت سپاہیان جنگجو کے ساتہ شہر کی طرف چلے آئے دربان نے
دروازہ بند کیا بیرقدار نے غصے سے آواز دی کہ سلطان مصطفی کی حکم ہوا اور آج
حکم سلطان سلیم خان کا ہے دروازہ جلدی کہولدے نہین تو مین توڑ کے آتا ہون
اور تمہاری گردن مارتا ہون اسی بحث و تکرار مین کسی نے سلطان سے یہ خبر کہی سلطان کشتی پر

سوار ہو و ریا کے راستہ سے شہر مین داخل ہوا سلیم خان کو قتل کیا اور واسطے قتل محمود خان کے اپنے لوگون سے کہا بیرقدار دروازے کو توڑ اندر آئے اور بادشاہی قصر پر جا پونہچے اور ارادہ کیا کہ سلیم خان کو تخت پر بٹھاوین یکایک سلطان سلیم کی نعش راستے مین پڑی ہوئی دیکھی گھوڑے سے اوترا اور نعش کو بغل مین لے رونے لگا سید علی وہان پونہچکر اوس بیرقدار کو آواز دی کہ یہ وقت ماتم اور رونے کا نہین جلد یا جا اور کچھ کام کا تدارک کر اور دشمنون سے عوض لے اور محمود خان سے ملاقات کر ایسا نہو کہ وہ بھی مارا جاوے آل عثمان کا خاندان بیچراغ ہو جاوے بیرقدار جھٹ پٹ سوار ہو قیصر کے محل پر گیا سلطان مصطفے خان کے لوگ واسطے قتل کرنے محمود خان کے جمع ہوے تھے اور محمود خان کو کچھ زخم خفیف بھی لگے تھے اس حالتمین اپنے حجرے کا دروازہ بند کرکے بیٹھا تھا اور ہراسان ہوکر چارون طرف نظر دوڑاتا تھا تو چاپان بیرقدار نے ایک سیڑہی لگا کے محمود خان کو پکڑ لیا اور بیرقدار کے پاس لایا بیرقدار نے دست بوس ہوکر تخت سلطنت پر بٹھلایا اور مصطفے کو فی الفور گرفتار کرکے قید خانے مین بھیدیا

ذکر سلطان محمود خان ثانی

یہ سلطان فرزند عبد الحمید کا ہے جب یہ تخت سلطنت پر فرمانروا ہوا بدستور سلاطین ماضی عثمان لو کے مسجد ایوب مین جا کے شمشیر سلطنت کمر سے باندہی بیرقدار کو وزیر اعظم بنایا اور دوسرے سرداران یمق اور قاتلان سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے دشمنون سے بدلہ لیا اور فوج جدید مین کمال انتظام کیا اور محمود خان نے خود اپنے

ہاتھ سے مصطفے کے چودہ کنیزکون کو مار ڈالا کسواسطے کہ انہون نے ایک شب
حالت نوم مین محمود خان کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۵
عیسوی مین یہ سلطان محمود خان تولد ہوا اور سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس کیا
صدر رفیع القدر نے جو بڑا سردار تھا ترغیب عسکر جدید اور اجراے اوامر و نواہی
شاہی مین سلطنت کے درمیان مشورہ کیا لشکر کے افسرون نے غصے مین آکر غدر
مچایا پھر فساد پر آمادہ ہو گئے اور دستور اعظم کو کفر پر منسوب کیا اور کاغذ پر لکھا کہ صدر
اعلی کی موت اب قریب پونہچی ہے اور وہ کاغذ وزیر کے دروازے پر لگا دیا
دوسرے روز بالکل لوگ فساد پر مستعد ہوے اور لشکر جدید مین بھی یہ بات اولیگون
نے کہدی پھر بیرقدار کے گھر پر آکر لوگون نے ہجوم کیا بیرقدار محصور ہوا اور سلطان
فعل شنیعہ سے سپاہیان کے بہ تنگ ہوا رامس پاشا اور قاضی پاشا بیرقدار کے
دشمنون کی مدافعت کے لیے گئے اور قوم ینک چری کے مکانون مین آگ لگا دی
اور ظاہر کیا کہ صدر اعظم اسکو دار مین ینکچری کے قتل کرنے کے لیے لشکر لائی گیا
ہے ینک چری یہ خبر سنکر سخت دہشت زدہ ہو گئے رامس پاشا نے فساد فرو کرنا
چاہا مگر قاضی پاشا جو ینک چری کا دشمن جانی تھا جدال و قتال مین مصروف ہوا اور
سلطان نے چاہا تھا کہ یہ فتنہ تدبیر سے فرو ہو جاوے مگر جب سلطان نے دیکھا
کہ جوق جوق سپاہیان ینک چری میرے محل کی طرف آتے ہین اوسی وقت اونکو
دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا نے چار ہزار سپاہ اور چار ضرب توپ لیکر دشمنون کو
قرب و جوار سے صدر اعظم کے دور کیا اور اپنی فوج کی تین ٹکڑیان کین ایک ٹکڑی کو
میدان آت مین رکھا اور دوسری کو راستون پر رکھا اور اونہین یہ حکم دیا جہان

نیک چری ملین قتل کرین اور تیسری کو ہمراہ اپنے رکھا نیک چری بھی شہر مین
آگ لگاتی تھی اور لوٹنا شروع کردیا تھا ہزارون مخلوق اس بلوے مین ماری گیی سلطان
محل سے یہ تمام جدال و قتال دیکھتا تھا صدر کے مکانمین ہتیار اور باروت اور زر
و مال بہت تھا اور مکان اوسکا بڑا وسیع تھا دشمنون نے اوسکے مکان مین بھی آگ
لگادی صدر خانہ سنگین مین جہان اوسکا توپخانہ رہتا تھا اپنے دوستون کے ساتھ
بکمال بہادری بیٹھا رہا اور وہان سے نیک چری پر گولی مارنا شروع کی صدہا
آدمی مار ڈالے اور بلوائی پسپا ہوے اور پھر قریب ایک لاکھ آدمی نیک چری
کے جمع ہوکر صدر کے مکانمین چلے گئے صدر نے یہ بات دیکھی جان سے ہاتھ
دہویا اور باروت کے صندوقون مین آگ دیدی ایک آواز بڑی ہولناک ہوئی
اور مکان اوڑگیا اور جتنے مکان مین لوگ تھے مع صدر اعظم مرگئے نیک چری
چیرہ دست ہوے اور رامس پاشا و قاضی پاشا و ہیج پاشا بھی مارے گئے اکثر
فوج جدید وہان ماری گیی سلطان نے جب یہ حال دیکھا زیادہ متفکر ہوا نیک چری کو
دلاسا اور تسلی دینے لگا نیک چری کو بکمال لجاجت اپنے قابو مین لایا یوسف پاشا کو
وزیر بنایا اوسی وقت فتنہ نابود ہوگیا یہ واقعہ رونا سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین گذرا پھر سلطان
محمود نے سنہ ۱۲۲۴ ہجری مین فوج اور سامان جنگ بڑہانے کی تجویز کی مصطفی خان جو
قید مین تھا اوسنے نیک چری کے سردارون کو خفیہ لکھ بھیجا کہ محمود کو مار ڈالو اور مجھکو
بادشاہ بناو یہ خط ایک بڑے عالم فاضل کے ہاتھ لگا تمام فضلاے شہر شیخ الاسلام
کے یہان جمع ہوے اور باہم مشورہ کرنے لگے قاضی استنبول حاجی منیب افندی
بصلاح علما سلطان کے پاس گیا اور اس بات کی خبر کی اور مصطفی خان کو قتل کی

اجازت طلب کی محمود نے قبول نکیا اور کہا کہ مین کیونکر اوسکے قتل کا حکم کرون اور
اوسکے ارادہ کے منع کرنے پر قادر ہون منیب افندی نے بہت سمجہایا اور کہا کہ
اخبار مین آیا ہے اِذَا اجْتَمَعَ الْخَلِیْفَتَانِ فَاقْتُلُوْا اَحَدَهُمَا یعنی جسوقت کہ جمع ہون
دو خلیفہ مارڈالو تم اونمین سے کسی ایکو سلطان نے یہ بات سنکر منہ پہیر لیا اور کچہ
جواب ندیا منیب نے کہا سکوت بہی عین رضا ہے اوسی وقت سبتاجی باشی کو مصطفے
کے قتل کرنے کا اشارہ کیا سبتاجی مصطفے کے گھر آیا مصطفے سبتاجی کو دیکہکر کسی
گوشے مین مکان کے چہپ گیا سبتاجی بعد تفحص کے اوسکو ڈہونڈ نکالا اور سر کو
کاٹ لیا اور علما نے جب یہ دیکہا کہ منیب کو دیر ہو گئی تمام علما و فضلا نیک جری کے
سرداروں کے ساتہ سلطان محمود کے حضور مین آئے تا یک زبان ہو کر مصطفے کے
قتل کرنے کی سعی و کوشش کرین یکایک مصطفے کی نعش کو لوگ محمود کے پاس لائے سلطان
بہت رویا اور فرمایا کہ آج مین بہائی کے غم مین نہایت گرفتار ہون تمام علما طول عمر اور
ترقی اقبال کی دعا کرنے لگے اور تعزیت کرکے سلطان کو تسلی دی اور اسی سال مین
مسکوب بہی لشکر لیکر ملک روم مین آیا اور چند شہر اور قلعے فتح کر لیئے ۱۲۲۶ھ ہجری مین
سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا سلطان نے خالد افندی کو لشکر دیکر اوسپر روانہ کیا
خالد نے سلیمان کو قتل کیا اور اسی طرح اس سال مین بہت کشت وخون ہوا چنانچہ
اوسی سال عبداللہ بن سعود وہابی مردود کے دماغ مین سلطنت کے لینے کا خبط سمایا اپنے
مریدون کو لے نجد اور تہامہ وغیرہ بلاد عرب مین بڑا فساد کیا سلطان نے محمد علی پاشا
والی مصر کو اوسکی تنبیہ و تادیب کے لیئے لکہا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ترسم پاشا کو
فوج ترک دیکر عبداللہ وہابی پر روانہ کیا ترسم پاشا نے بڑی دلاوری سے عبداللہ کو قید کیا

اور اپنے باپ محمد علی پاشا کے پاس مصر مین لایا محمد علی پاشا نے اوسکو اسلام بول
کیطرف روانہ کیا سلطان نے تمام ساکنان شہر کے روبرو اوسکی گردن ماری اور
بسبب کبرسن وضعف بدن کے یوسف پاشا کو عہدۂ وزارت سے نکالکر اوسکی جگہہ پر
احمد پاشا کو معین کیا احمد پاشا نے سپاہ دلاور کے ہمراہ شہر روشجک پر جو روس نے
قبضہ کرلیا تھا حملہ کیا بعد سخت لڑائی کے فتح کیا اور چند منزل تک پیچھا کرتا ہوا خوب
روسیون کو ہزیمت دی ۱۲۲۷ھ ہجری مین روس اور روم کے درمیان صلح ہوئی ۱۲۲۸ھ
ہجری مین والی سرویہ نے فساد کیا رجب پاشا نے اوسکو تنبیہ و تادیب کی تب عہدنامہ
ہوا اور صلح قایم کی گئی ۱۲۳۱ھ ہجری مین جبکہ سلطان اور قوم اروام کے ساتھ جنگ ہوئی
محمد علی میرزا فرزند فتح علیشاہ قاچار جو ایران کا بادشاہ تھا (فتح علی شاہ کی سات سو
لڑکے تھے اور ڈاڑہی اسکی گز بھر لمبی تھی) قیصر کے ملک پر لشکر کشی کی اور بغداد کو
لینا چاہا طبراق اور قرص وغیرہ مین لڑائیان ہوئین کہ بیان اوسکا بسبب طول کے
چھوڑ دیا گیا مگر اونہین دنون مین محمد علی میرزا بادشاہ ایران نے وفات پائی اسی سبب سے
اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا ۱۲۳۳ھ ہجری مین بھی سلطان اور کئی باغیون کے ساتھ چند بار
لڑائی ہوئی مگر سلطان ہمیشہ اونپر غالب ہوتا رہا اور ۱۲۳۶ھ ہجری مین اروام نے شہر مورا کے
اہل اسلام پر حلہ کیا اور بہت شخصون کو مار ا نیک چری اس واقعہ کو سنکے تمام قوم اروام کو
جو استنبول مین سکونت پذیر تھے مار ڈالا اور اروام کے پادری کو سولی پر لٹکا دیا
جسنے اپنی قوم اروام کو خط لکھکر آتش فساد مشتعل کی تھی اور سلطان نے فرمان
بنام محمد علی پاشا والی مصر لکھہ بھیجا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ابراہیم پاشا کو فوج
بحری دیکر اروام پر روانہ کردیا ابراہیم پاشا نے وہان فتح پائی اور بہت زروجواہر

لوٹ لیا اروام نے مغلوب ہوکر انگریزون کی وساطت سے صلح کرنا چاہی سلطان نے
قبول کیا اور کشور یونان مین برًا وبحرًا مدت دراز تک جدال و قتال ہوتی رہی اور
ہزارون آدمی مارے گیئے ۱۲۴۱ہجری مین جب مجمو دسلطان مدت مدید سے اپنی
فوج کی آراستگی اور قواعد دانی مثل شاہان فرنگ کے چاہتا تہا محمد سلیم پاشا کو فرمایا
کہ شیخ الاسلام طاہر افندی کے مکان مین تمام علما اور ینیک چری کے سردارون کو
جمع کرو جب وے جمع ہوے صدر اعظم نے سلطان کا یہ فرمان پڑہا ترجمہ
اوسکا یہ ہے جبکہ آفتاب دولت عثمانیہ کا صبح اقبال سے تمام رعایا اور برایا پر
علی العموم اور حمایت سلاطین اسلام پر علے الخصوص تابان و درخشان ہوا ہے
لشکر باغیرت وحمیت اور سپاہ صاحب جرأت وبسالت آباد ہے اور رعایا وبرایا
اپنے اپنے کامون مین فرحان و دلشاد ہے دبدبہ و شوکت شاہان اسلام پناہ نے قلوب
کافہ نصارے کو مغلوب بنایا اور قشون قیصری نے جمیع معارک ومغازی مین جم
شیاطین کفرہ فجرہ کو مرعوب فرمایا کالاسے بنی اصفر غنایم غازیان اور اہتزاز پرچم
رایات فتح وظفر نصیب دولت شجاعان اسلامیان ہوا ہے جنود عثمانیہ تابیت نَصْرٌ
مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ موفق رہتے ہین اور جیل ینیک چری بکمال اطاعت وجلادت
زیر سایہ سنجق شریف سلطانی داد مردی ومردانگی کی دیتے ہین بلاد وقلاع کفار
بد روزگار کو بضرب تیغہای آبدار سے مفتوح کرتے ہین اور ہر ہر قدم پر شوق جام
شہادت دم شجاعت بہرتے ہین لہذا وظایف معقول اونہون کے لیے مقرر
اور خزانہ عامرۂ خسروی سے ماہواری رقوم برات ہر ایک کے لیئے رہتے ہے
لیکن مدت سے اس گروہ باشکوہ نے طریقہ مجاہدین اسلاف کو چہوڑا تھا اور خاک ذلت

وناہنجاری اپنی وبدہ مردمی مین لگا کر رسوم جہاد سے مونہہ موڑا تھا لہو ولعب مین شب
وروز مصروف اور خواہش نفسانی مین صبح سے تاشام مالوف تھے اپنی معاش کی
سندین نالایق اور کاہلون کے ہاتہ فروخت کرڈالین اور اپنی عزت واقبال کے
گہرون کو کاشانہ ویرانہ بناکر راہ ناکامی وریشش لی اس سبب سے امورات قبیح و
نامشروع اونہون مین پہیل گئے شاہان حشمت واقبال قدیم وجاہ وجلال دیرینہ
نے اونہون سے اپنا منہ پہیر لیا قوت وشجاعت اونکی بدن سے اور ہمت وجلادت
اونہون کے دلون سے زایل ہوگئی اور ہمت سپاہگری وشوکت ودلاوری جاتی رہی
جب ہمارے دشمنون نے اسطرح کی ضعف وناتوانی اور انتظام سلطنت کی اسطرح
پریشانی وپریشانی دیکھی فرصت کو غنیمت جانا اور دست دلاوری کا آستین عداوت
سے نکالکر ہماری رعایا کے ملک ومال پر دراز کیا بنابرین ای سپاہیان رزم خواہ اس
غفلت سے ہوشیار ہوجاو اور اپنی حالت اصلی پر اور روش پیشین پر آجاو تاہم ہمارے
ملک پر ایک لشکر سے حصار باندہین اور ہمارے دشمنون کو ہمارے حقوق ملکداری
مین دخل بیجا کرنے ندین اور یہ امر واجبات سے ہے جو صنعتین اور قواعد جنگ و
استعمال آلات توپ وتفنگ کہ نصاری نے سیکہکر اپنی چیرہ دستی آغاز کی ہے اوسی طرح
کی قواعد ودلاوری کے ساتھ ہم بھی سیکہین اور دشمنون کے ظلم وستم سے اپنی جان و
مال کو ونیز اپنی رعایا وبرایا کے جان ومال کو وانتظام ملک کو بچاوین اور یہ امر کامل درجہ
جب ظہور مین آویگا کہ ہم بھی وہ چست وچالاک لباس پہن کر وہی ہتیار توپ وتفنگ کو
ہاتہ مین لیکر اوسی قواعد وضوابط کے ساتہ خود کو مسلح وتیار کرین بغیر تعلیم وتعلم کے یہ قواعد
وصناعت سپاہ گری کے عمل مین لانا بعید از عقل ہے اب ہمت کرو اور قواعد سیکہو

اور حکم خدا و رسول کی تابعداری اور دین کی مددگاری مین جمعیت اختیار کرو اور فوج نظام مین داخل ہو اور رعایت احکام الٰہی بجالائی اور شوکت اسلام کی مدد کرنے اور اپنی سلطنت کو محفوظ رکھو اور جو ملک ہاتہ سے گیا ہے اوسکو واپس لینے سے غافل مت رہو والسلام علی من اتبع الہدی وسالک مسلک النبی المجتبی بعد اس نے اس فرمان کے حمایہ جامعین ان مرکو قبول کیا اور گروہ نیک چری سے چند آدمی جنکر عسکر نظام جدید ہوگئے بعد چند روز کی انہون نے عہد کو توڑنا چاہا اور صدر اعظم محمد سلیم پاشا و نجیب افندی و ہجی پاشا کے مکان پر قوم نیک چری نے ہجوم کیا اور کوچہ و بازار مین مشتہر کر دیا کہ اج کے روز جو علما و افسران فوج شاہی کہ موجد و مددگار فوج جدید نظام کے ہین وہ قتل کیے جاوین گے تمام شہر مین قتل کرنا اور گھر جلانا شروع ہو گیا صدر اعظم نے سلطان کو خبر دی اور توپچیان اور نوکران کو اپنے جمع کیا سلطان نے خاص سنجق شریف (یعنی علم) کو اپنے شیخ الاسلام قاضی زادہ طاہر افندی کے سپرد کیا صدر اعظم نے بجمال دلاوری اتواب اور سپاہیون کو ہمراہ لے گروہ نیک چری پر جو بچاس ہزار سے زیادہ تھی حملہ کیا اور ایسی توپ و تفنگ ماری کہ دس ہزار آدمی قوم نیک چری کا مر گیا جو بچے تھے وہ بھی قشلاق یعنی لشکرگاہ مین جاکر محصور ہوے صدر نے کمال بہادری سے قشلاق مین آگ لگا دی باغیان ظالم بہت جل گیئے اور بعضے قید مین آئے مقتولون کی نعشون کو جہان زمان سابق مین نیک چری نے سلطان کو مع چند سردارون کے قتل کیا تھا اوسی میدان آت مین جمع کیا سلطان محمود نے علما اور وکلاے سلاطین کو مجلس مین بلوایا اور لباس خون آلود سلاطین پیشین کا دکھلایا اور کہا کہ ان سلاطین کا خون بہا کیا ہوتا ہے علما نے کہا کہ ہر بادشاہ کے خون کے عوض مین پچیس ہزار ینگیچری مارنا چاہیے

اوسی وقت ایک فرمان مشتمل بر مضمون قتل ینگچری
اور رفقای بکتاش بھی خراب وخستہ ہوئے اہواجا بجا ینیکچری مارے گئیے
مقرر ہوا اور حاجی صاحب افندی ناظر عسکرا سلطانی کا سردار جیش
سپاہیون کو قواعد فرنگ سکہلانا شروع ہوگیا نئی فوج مقرر ہوا اور تمام
وروس کے مقابلہ کیا عساکر سلطانی نے خوب بہادری دکھائی بعد و فرنگ اور رفرانسیس
اور والی اروام کے چند شہر سیسام و موتنگ وغیرہ کے سپے مین لا وجلاوتین
نے لڑائی مین مہلت مانگی ابراہیم پاشا بدون حکم سلطان راضی نہ ہوا جہازات ہی
روس اور فرانسیس اور انگریزون کے ایکبارگی جنگی روم پر گرے اور بہت سے
سلطانی جہازون کو جلادیا اس حادثہ مین طاہر پاشا ایک کشتی پر سوار ہو دشمنون کے
حلقے سے باہر سلامت نکل آیا سلطان کے پاس پوہنچا اور سب حقیقت کہدی سلطان
نے خاص و عام کو جہاد کی رخصت دی اور تیاری قلعہ وجہازات ہونے لگی چنانچہ
چوبیس جہاز جنگی نئے بہت جلدی سے تیار ہوے ہنوز سامان و اسباب جنگ کی
تیاری مین تھے کہ مسکوب ایک لاکھ فوج ہمراہ لے ملک روم پر متوجہ ہوا محمد سلیم پاشا
و آغا حسین پاشا مقابلہ مین دشمن کے پہونچگئے اور شہر طونا مین لڑائی ہوئی سلطان کا
لشکر مغلوب ہوا انصارے کے وکلا نے احمد پاشا کے مکانین آکر صلح کی بابت کہا
سلطان راضی نہ ہوا مسکوب قدم بڑہاتا ہوا سلطان کے ملک مین چلا آیا سلطان نے
محمد سلیم پاشا کو موقوف کیا اور عزت پاشا کو اوسکی جگہ پر مقرر کیا اور محمد علی پاشا والی مصر
کے نام فرمان لکھا اوسکا مضمون یہ ہے کہ بیس ہزار فوج تم روس کی لڑائی کے لیئے
بہیجنا مگر اوسنے پہلو تہی کی روس نے قرص وطبراق وارض روم کو لیا اور صالح پاشا

ین شب
ں کی
ل کے
فتح و
و عبلاح یریث

حاکم ارض روم کو قید خانے مین رکھا اور حسین پاشا جو شہر شوملا مین تھا فوج ہمراہ
لے چند بار فوج دشمن پر حملہ کیا آخرش ۱۲۴۵ھ ہجری مین ایمپراطور روسی ایک لاکھ ساٹھ
ہزار فوج سے شہر ادرنہ مین آیا اور بزور ملک کو دبا لیا سلطان کے تمام سردار اور
امرا متفکر ہوے اور صلح کے لیئے ایلچی بھیجا آخر سال مین صلح ہوئی روس نے قیصر کے
شہرون کو چھوڑ دیا اور واپس اپنے ملک کو چلا گیا سلطان پھر آبادی اور آرایش
ریاست فکر کیے سامان جنگی کی طرف متوجہ ہوے اور محمد علی پاشا والی مصر سے خراج مانگا
محمد علی پاشا نے نہ دیا اور جواب لکھا کہ زر لشکر کشی مین خرچ ہو گیا میری پاس اب
کچھ نہین ہے اندنو مین فرانسیس نے وقت فرصت پاکر بعض جزایر عرب پر قبضہ کیا
طاہر پاشا اوسکے استخلاص مین گیے اور بے مراد وہان سے واپس آئے ۱۲۴۷ھ ہجری
مین جبکہ سلطان اپنے خانگی اور اصلاح لشکر وغیرہ امور سلطنت مین مصروف تھا
محمد علی پاشا نے اپنے فرزند ابراہیم پاشا کو تیس ہزار فوج دیکر شہر عکہ پر بھیجا
اور دریا کے رستے سے بھی کئی جنگی جہاز روانہ کر دیے سلطان اس حال کے سننے
سے غصے مین آیا اور حسین پاشا کو حکم مقابلے مین جانے کا ہوا ابراہیم پاشا قبل آنے
فوج سلطانی کے عکہ و صیدا و بیروت کو فتح کرکے دمشق شام کی طرف گیا اور
علی پاشا والی دمشق کو شکست دیکر دمشق کو قبضہ مین لایا اور وہان سے شہر حمص کو گیا
محمد پاشا والی حلب سے جو بحکم سلطانی مقابلے مین آیا تھا لڑائی شروع ہوئی دونون جانب سے
ہزارہا سپاہی مارے گئے آخرش والی حلب نے شکست پائی اور حسین پاشا کے ساتھ
ملگیا دونون سردار حلب مین آے اہل حلب نے انکو دیکھ کر گھرون کے دروازے
بند کر دیے پھر یہ دونون مجبور ہو کر انطاکیہ کی طرف چلے گئے ابراہیم حلب مین داخل ہوا

اہل حلب نے ابراہیم کا استقبال کیا اور حلب مین لائے ابراہیم وہان سے انطاکیہ کی طرف چلا اور حسین پاشا سے لڑائی کی سلطان نے احوال ابراہیم کا سنکر رشید پاشا صدر اعظم کو لشکر رومی کے ہمراہ روانہ کیا ابراہیم پاشا متوجہ رشید پاشا کے ہوے اور شہر قونیہ کے اطراف مین صف جنگ باندہی تمام روز توپ و بندوق چلتی رہی وقت شب کو صدر نے سرداران لشکر کے خیمے پر حملہ کرنا چاہا نمک حرام لوگون نے اوسکو قید کیا اور ابراہیم کے پاس لیگئے ابراہیم نے بڑی عزت و احترام کی اور قسطنطینہ جانے کی اجازت دی سلطان نے پھر فوج جمع کرکے ۱۲۵۵ ہجری مین حافظ پاشا کے ساتھ ابراہیم پاشا پر بہیجا ابراہیم نے خبر پاکر اوسکا استقبال کیا اثنای راہ مین ایک دوسرے سے ملاقات ہوگئی اور جنگ شروع ہوئی حافظ پاشا نے ابراہیم کو ہزیمت دی اور اپنے خیمہ گاہ مین چلا گیا ابراہیم نے ایک ٹیکڑی پر توپین لگا سپاہ شاہی پر چلائین حافظ پاشا نے شکست کھائی ہنوز یہ قصہ جاری تھا کہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۵۵ ہجری مین سلطان کا انتقال ہوا اتنیس ۳۲ برس اسنے سلطنت کی اور یہ خبر سات روز کے بعد انتقال ہونی اوسکے دارالسلطنت مین معلوم ہوئی

۳۱ ذکر سلطان عبدالمجید خان

بعد وفات باپ کے اپنے باپ کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لشکر دمشق اور شام پر تادیب اور تنبیہ ابراہیم پاشا فرمانروای دمشق اور محمد علی پاشا والی مصر کے لیے بہیجا بخت مجید کی یاوری سے اطاعت قبول کی فتنہ و فساد جاتا رہا سلطان نے نصاری کے سلاطین سے صلح کی اپنے ملک مین تمام سپاہ کو نصاری کے قوانین جنگ تعلیم کیے

اور

اور ابواب امن وعیش مفتوح ہوے اور غبار فتنے کا اسکے زمانے مین فرو ہوا یہ
بادشاہ ۲۳ اپریل ۱۸۲۲ عیسوی مطابق ۱۲۳۷ ہجری کو پیدا ہوا اور دوم ماہ جولائی ۱۸۳۹
عیسوی مطابق ۱۲۵۵ ہجری کو تخت نشین مملکت ہوا جوان خوش ترکیب لاغر اندام طلائی
رنگ بڑی آنکھین بلند بینی چوگی ڈاڑہی والا تھا اسکی مجلس مین چھہ سو عورتین پری پیکر تھین
ہمیشہ عیش وطرب مین رہتا تھا کئی انگریز اوسکے حضور مین مقرب تھے ہر روز ملک روم
مین یہ انگریز دخل کرتے تھے اکثر اجارہ سے لنگرگاہ بنادر عرب سرحد مصر تک لیتے
تھے اور ملک سلطانی مین کنیسے بنائے اور اپنے وکلا کو جو بار لیوس کے نام سے مشہور
ہین جابجا شہر اسلام بول سے بندر جدہ تک مقرر کیے اور کنیز وغلام کی بیع وشرا
موقوف ہوتی اسلیے مکہ معظمہ اور بندر جدہ مین جدال وقتال کی نوبت پونہچی
ایک سال چند عربون نے وکیل انگریز کو بندر جدہ مین ازروی اقتدار قید کیا قوم
عرب نے بحمیت جبلی سفیر اور اوسکے نوکرون کو مار ڈالا جہاز جنگی انگریزون نے بندر
عدن سے جدے کو لیگیا اور چند گولے مارے کئی مکان جدے کے توڑ ڈالے
اور غصے اور غلبے سے بندر پر اوترے حکام ترک نے اصلاً غیرت وحمیت کو کام
ندیا اور انگریزون کی حمایت کی اور چند عرب کو جو نصاری کے قاتل تھے انگریزونکو
دیا اونھون نے عربون کو گوسپند کے مانند ذبح کر ڈالا عرب لوگ اسلام بول مین
جاکر فریادی ہوے کسینے نہ سنا بلکہ اونکو قید کیا اور شریف محمد بن عون شریف مکہ
کو وزراے دولت عثمانی نے معزول کیا اور اسلام بول کو طلب کیا اور وزرا نے
دلمین یہ بات مقرر کی کہ بسبب اشتعالک اس شریف کے مکے کے لوگ حکم سلطانی قبول
نہین کرتے ہین اور کنیز وغلام کی بیع وشرا جاری رکھتے ہین اس بادشاہ کے

زمانے مین بڑا واقعہ جنگ سپاستوپل کا گذرا کہ زمانہ سابق مین شاید گذرا ہووے

بیان جنگ سپاسٹوپل

جبکہ دور عالم نے دیکھا کہ مدتون سے دنیا مین تلوار نہین چمکی اور ادخنہ بارودخانہ سے
باران خون نہ برسا دلاوران زمان مشق جان فشانی فراموش کرین گے اور شجاعان ورزان
تلوار کا کھیت سرسبز کرنے پر جان سے نہ مرین گے اسلیئے ایک سبب ایجاد کیا کہ شاہ
روس نکولاس نے چار لاکھ سپاہ جرار تیار کرکے بلاد روم وشام کی طرف روانہ کیا
اور سلطان البحرین والبرین خادم الحرمین الشریفین خلد اللہ ملکہ کو پیغام بھیجا کہ تمھاری عملداری
مین قوم نصاری گریک چرچ کے معتقد لاکھون بستی ہین وے سب ہمارے
ہم مذہب ہین اونکے دیولون کی حکومت دین وآئین کا بند وبست عدالت کا انتظام
رفاہیت کے کام ہمارے قبضے مین ہونا چاہیئے غرض مالدیویا اور والشیا کے
پرگنے جو سرحد روس سے ملے ہوے ہین دبا لیا جہان بیندرہ لاکھ آدمی کی بستی ہے
سلطان روم نے عمر بادشاہ کو دولاکھ فوج دیکر دفع غنیم کے لیئے تعین فرمایا
جنگ سخت نو مہینے تک ہوتی رہی دولاکھ آدمیون کا طرفین سے مقتولون مین شمار ہوا
روس کا لشکر جو قتل وہلاکت سے بچا بحزالی بسیار سرحد سلطانی سے باہر نکال دیا گیا
لیکن مقام سینوب پر چالیس ہزار سپاہ روس آن پڑی اور قریب پانچہزار ترک وہان
ایکبارگی مارے گیئے انگریز اور فرانسیس باہم متفق ہو کر چارسو جنگی جہاز اور ایک لاکھ لشکر
لیکر براہ دریا مالٹہ کو اور وہان سے گیالی پولی کو روانہ کردیے تاکہ سلطنت عثمانیہ
کے بنادر بحرالاسود کی رعایا روس کے جنگی جہازون کی تاخت وتاراج سے محفوظ

رہین ۲۲ مارچ ۱۸۵۴ء عیسوی کو غنیم کے جہازون کے ساتھ مقام اوڈیسہ جو
بڑا آباد بندر اور تجارت گاہ ہے مقابلہ ہوا انگریز و فرانس نے ایسے رال کے گولے
مارے کہ روس کے کئی جہاز جلگئے اور ڈوب گیے اور تیرہ جہاز باروت گولے سے
بھرے ہوے پکڑ لائے اسی عرصے مین قلعۂ سلیسٹریا کو فوج روس نے جا گھیرا
وہان فقط آٹھ ہزار فوج ترکیون کی تھی اور لاکھ فوج روس نے مقام ڈینوب کو گھیرا
دو مہینے کامل قلعہ کا محاصرہ رہا مگر اہل قلعہ نے بڑی دلاوری سے کئی حملے روس
کے پھیر دیئے آخر پاسکیوچ شہزادہ روس اور ارلوف سپہ سالار نے مصلحت کی
کہ محاصرے کو بہت روز ہوے اس گوشت مٹی کی لڑائی مین ہمارے ہزارون آدمی
تباہ ہو گیئے استحکام کے باعث اہل قلعہ کا کچھ نقصان نہ ہوا اب کل ضرور حملہ کرنا
چاہیے غرض اہل قلعہ اونکے حملے سے غافل نہین تھے باروت گولے کے خوانچے
ان مہمانون کی ضیافت کے لیے تیار کر رکھے اور بڑی دلیری سے اوس حملے کو
پسپا کیا ارلوف سپہ سالار روس مارا گیا اور بہت سے سردار قلعے کی دیوار کے نیچے
کام آئے آخر سپاہ روس ہراسان ہو کر بھاگے تیس ہزار آدمی وہان روسیون کا
مارا گیا بحر الاسود کی ایک شاخ ڈینوب کہلاتی ہے جسکے اس کنارے پر سلطان کا
عمل اور اوس کنارے پر روس کا عمل ہے اور سرحد فاصل وہ دریا ہے انگریز
اور فرانس نے اپنے جہازون کا قافلہ آگے بڑہایا اور کریمیا کے ضلع مین جو
روس کی عملداری مین ہے دخل و تصرف کنارون پر کرتے چلے آیو توڑیا کے
مقام پر خشکی مین لشکر کو اوتارا تخمیناً پچاس ہزار تھے یکایک مقابلے مین چون ہزار
آ کر کھڑے ہوے فرانس پیش دستی کرتے تھے اور انگریز اونکی پشتی پہ تاتک سخت

لڑائی ہوئی کہ اوسی روز روس ہزیمت پاکر شمالی پہاڑون کی طرف بحالت اضطراب
فراری ہوے لشکر روس سے قریب دو ہزار مرے اور تین ہزار زخمی ہوے اور
انگریز و فرانس کے لشکر مین سے چھ سو مرے اور دو ہزار مجروح ہوے دوسرے
روز لشکر متفقہ آگے بڑہا آلما ندی کے کنارے پر چلا شہر بلاک لاوا پر قبضہ کیا اور
بہت سے روسیون کے سردار قید کرکے قسطنطنیہ دار الخلافت سلطان روم کو بھجوادیا
وہان سے بھی آگے بڑہے ایک نامی مستحکم بڑا قلعہ روسیون کا سیاسٹوپل پر جاکر
محاصرہ کیا انگریزون نے دمدمے باندہنا شروع کیا راتون کو شبخون مارتے
دن کو روسیون سے صف جنگ کے مقابلے کرتے قلعے کی توپون کے گولے دور
دور تک آتے تھے اسکو بچاکر محاصرے کا کام ہوتا تھا مگر لشکر متفقہ مین جہازی توپین بھی
لندن سے منگوائین اور سترہوین اکتوبر ۱۸۵۴ع مذکور کو ادہر سے گولہ قلعے پر مارنا
شروع ہوا روس کا لشکر بہت کمک کو آیا اور فوج ترکیون کی جو بلاک لاوا کے
مقام پر تہی منہزم ہوئی انگریزون کی ہیلنڈر کی رجمنٹین اونکی مدد کو پہنچین اور نہایت
ہنرمندی سے اور آہستگی سے روس کی فوج کو شکست دی دوسرے روز سوارون
کے مقابل سوار پیادون کے مقابل پیادے اور توپخانے کے مقابل توپخانے
چلنے لگے منت بہشت کی نوبت پہنچی اوس روز حق تعالے نے سلطان کو مظفر اور
منصور کیا سپاہیون نے اسطرح اپنی مردانگی کی داد دی کہ روس اپنی سپاہگری
بھول گیا اتنے مین ایک دوسرا لشکر تازہ دم روس کا آن پہنچا بلاک لاوا اور سیاسٹوپل
کے درمیان حایل ہوگیا اور بازار جنگ گرم ہوا اودہر دن بھر دمدمون پر سے
گولے مار کر جتنی دیوار قلعے کی گراتے تھے پھر رات بہر مین اہل قلعہ اوسی مستحکم تعمیر

تھے اہل فرنگستان کے کئی امرا ڈاکتر اہل علم اس محاربے کی سیر و تماشے کے لیے لشکر انگریزی و فرانس مین آن کر شامل ہوے ایک عاقلہ عورت میس نیٹ انگل نام سات سو مڈمین دایگی آش پزی اور زخمی سپاہیون کی خدمت گذاری کے لیے ہمراہ لیکر سپاسٹول کے میدان جنگ مین آنکر شامل ہوئی اور تونگر و تاجرون نے وہان اسباب خوراک و پوشاک مرہم ادویات مہیا کر دیا اور کئی ڈاکٹر نوجوان امتحان جراحی و علوم تشریحات کے لیے میدان جنگ مین مردون کے جگر دل گردے نکال کر رگون کے پیچ پاچ اور استخوان بندی کے کیل کانٹے دیکھتے اور لکھتے پھرتے تھے پانچوین نومبر ۱۸۵۴ عیسوی کو انکرمان کے مقام پر روس کے لشکر نے انگریزون کے لشکر پر سخت حملہ کیا ایسا چھیکرلی پر سے اوتر آئے کہ کچھ معلوم نہوا جب اطراف کے محافظین کی چوکیون پر لڑائی پڑی تب لشکر مین خبر ہوئی انگریزی سپاہ کو سُدھ ہر نے نہ دیا دوسرا گروہ روس کی فوج کا انگریزی چھاونی کے سیدہے بازو پر پیادون کی فوج پر حملہ آور ہوا تیسرا گروہ بائین طرف سوارون کے رسالون پر آپڑا غرض لڑائی مٹھ بھیٹ کی شروع ہوگئی گویا بیس ٹھکانون پر ایک دم مقاتلہ آغاز ہوگیا تھا اسمین انگریزی فوج کی سردار نے روس کے لشکر کی کمرگاہ ماری وہان سے دو کوس کے فاصلے پر فرانس کا لشکر مہیا تھا اونہون نے یہ شور و غل سن جھٹ پٹ قریب چھہ ہزار آدمی مسلح ہوکر روس کے پس پشت سخت حملہ کیا یہانتک کہ ہیئت مجموعی مین تفاوت ہوگیا اور جدی جدی ٹولی ہوگئی بارہ گھنٹہ تک بازار محاربہ گرم رہا آخرش فوج روس ہلاک لا واکی طرف بھاگ گئی اوس طرف توپخانہ فرانس کا تھا اونہون نے توپین سیدہی کر کے دشمن پر گراب شارٹ چلانا شروع کیا غرض روس کا ساٹھہ ہزار آدمی تھا آدہے سلامت

بجگر گئے اور انگریزون کے لشکر مین پانسو مارے گیے منجملہ آٹھ ہزار کے اور قریب
دو ہزار کے مجروح ہوے اس لڑائی کے بعد فوج متفقہ ہتیار بند سوتی تھی دوسری
مارچ ۱۸۵۵ عیسوی کو نکولاس شاہ روس کا انتقال ہوا اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا پہلے
اوسنے کریمیا کیطرف پچاس ہزار فوج کمک بھیجنے کا حکم دیا اتنے عرصے مین دریا کے
کنارے سے بلاک لاوا سے ہوتے ہوئے معسکر انگریزی تک آگ گاڑی کی
سڑک اور کریمیا تک تار برقی تیار ہو گیا تھا اور فرانس اور انگلنڈ سے بھی اسباب جنگ
اور افواج تازہ آن پونہچی قریب ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی سپاسٹوپل کے گرد جمع گیا
اور نقب کا کام بھی قلعے کے دروازہ تک انجینرون نے پونہچا دیا ۱۸ جون ۱۸۵۵ عیسوی
کو سپہ سالار انگریزی لارڈ رگلان اور سپہ سالار فرانس بلاکاف پر باہم حملہ آور ہونے
کی مشورت کی سپاسٹوپل کے گرد پہاڑیون پر برج اور مورچے روسیون کے تھے وہانسے
ایسا گولہ برستا تھا کہ قلعے کی جانب کسیکو بڑہنے نہین دیتے تھے اور جب تک یہ دونون
قلعے ہاتھ نہ آوین وہان تک قلعہ کشائی کی تدبیر ہو نہین سکتی اسیے متفق ہو کر لشکر انگریزی
نے ریدان کے مورچے پر حملہ کیا ہرچند انکے سر پر آتش برستی تھی مگر قدم بڑہائے
ہوے پہاڑ کے چڑہان تک پونہچے مگر روسیون نے بڑی سعی و کوشش کر کے
حملے پھیر دیے سپاہ انگریزی کے اس حملے مین پانسو آدمی کھیت رہے اور دو ہزار
زخمی ہوے اور لارڈ رگلان نے ایسی زخم کاری اوٹھائے کہ چند روز مین گذر گیا
اسکی جگہ پر جنرل سیمسن سپہ سالار فوج مقرر ہوا پندرہ ہزار فوج بلاد سارڈانیا
سے انگریزون کی کمک کو پونہچی انھون کے سپہ سالار جنرل مارمورا نے انگریزی
لشکر کے قریب اپنی چھاونی ڈالی روسیہ کو اس بات سے برا لگا کہ چھوٹے سے

ملک والا بھی ہمارے مقابلے مین چڑھ دوڑا ہے اسلیے رات کو ایک بڑا لشکر
تیار کرکے پچھلی شب کو اونپر شبخون مارنے کے لیے چلے آئے قضارا جب ایک
ٹیکڑی پر چڑھ کے نیچے اوترے تو میمنہ فوج فرانس کا درپیش آیا گولی چلنے لگی
جب بازو پر بڑھے تو کیچڑ کے دلدل مین سیکڑون پھنس کر مر گئے ایک ٹکڑی اسی
فوج روس کی ٹیکڑی کے بازو سے جنوب کیطرف پریشان حالت مین ندی کے
پل کی جانب چلی تو قضارا وہان سارڈینیا کا توپخانہ جما ہوا تھا اونھون نے بتی دینا
شروع کی اس حالت مین ایک چالاک گولہ اندازون کے سردار نے دو توپون کے
پھر پھیر کر کشتیون کے پل پر دس بیس گولے ایسے لگائے کہ پل ٹوٹ گیا اور
دشمنون کو توپون کے آگے دھر لیا دو گھڑی مین ایسا جھونڈالا کہ مطلع صاف ہو گیا
دشمنون کی فوج بھاگ گئی تین ہزار دو سو لاشین پڑی رہین مگر زخمی اس سے دو چند
شمار ہوئے انگریزون نے اس محاربہ مین چار سو قیدی زندہ پکڑ لیے پانچوین ستمبر روز
چہار شنبہ کو قلعے پر حملہ شروع ہوا غبارے کے گولے قلعے مین اوتارنے لگے
نقب مین بھی آگ دیدی وہ سرنگ ایسی اوڑی کہ ہزارون اہل قلعہ کی جان گئی پھر
جمعرات اور جمعے کو رات دن گولہ یکسان چلتا تھا بعضے قلعے کے گولے باہر کے گولے
سے ٹکر کھا کر میدان جنگ مین گر پڑتے تھے کئی جگہ پر آگ لگ گئی اسکو کون بجھاتا
ہے سبکو اپنی جان کی فکر پڑی تھی جمعے کے روز تیسرے پہر کو قلعے کے اندر بارود
خانے کے مخزن مین ایک غبارے کا گولہ جا پڑا وہ سُلگ اوٹھی اور پھٹی اوسکے
صدمے سے قلعے کی فصیل مشرقی جڑ سے اوکھڑ کر ہوا پر چلی گئی بڑے بڑے پتھر
چھوٹے پرندون کے مانند اوڑتے تھے نیچے گرتے جب وہ نیچے گرتے قوم ثمود وعاد کا

حال اہل قلعہ کو یاد دلاتے تھے ہر روز غبارے کے گولون سے اہل قلعہ کے ہزار آدمی ہلاک ہوتے تھے مگر اوس روز باروت کا بھنڈارخانہ پھوٹنے سے دس ہزار آدمی کی ہلاکت کی نوبت پونہچی تاریخ آٹھوین روز شنبہ کو لشکر متفقہ کے حلے ملاکاف کے مورسچے پر چڑھ ہے اہل مورچال نے بہت روکا کچہ سود نہ ہوا دلاوران لشکر فرانس مورسچے پر چڑھ گئے اور فتح کا نشان گاڑ دیا کہتے ہین لشکر روس سبب اوڑجانے میگزین کے نہایت لاچار ہوا اور دہر وینوب کی ندی مین انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز آ کھڑے ہوے اور قلعہ پر گولے برسانے لگے غرضکہ اہل روس نے اپنے ہاتہ سے قلعے اور شہر کی عمارتون مین آگ لگادی اور خود چلدیے دوسرے روز صبح کو لشکر متفقہ فتح کا نشان کھولے ہوے قلعہ سباسٹوپل مین داخل ہوے اس قلعے پر بارہ مہینے محاصرہ رہا تھا پانچ لڑائیان زبردست ہوئین طرفین کے ایک لاکھ آدمی مقتول ہوے تب قلعہ مفتوح ہوا شہر پاریز دارالسلطنت فرانس مین روس اور سلطان روم کے وکلا جمع ہوے فرانس اور انگریز کے بھی وکلا موجود تھے صلحنامہ لکھا گیا جنگ موقوف ہوئی قیدی اور ملک طرفین نے واپس کیے لندن مین اس مصالحت کی بابت ۱۸۵۶ عیسوی کو بڑا جشن روشنی اور آتشبازی کا تماشا ہوا اور جو صلحنامہ لکھا گیا اوسکا ترجمہ اخبار جو انتب سے یہان لکھا جاتا ہے +

ترجمہ عہدنامہ شہر پاریز در ۱۸۵۶ع

عام عہدنامہ درمیان حضور ملکہ معظمہ و شہنشاہ اسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ پرشیا و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و سلطان روم جسپر ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی کو

دستخط ہوے اور ۲۷ اپریل ۱۸۵۶ عیسوی کو تصدیق ہوئی *

بنام خدائے عزوجل

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن وایرلنڈ و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و بادشاہ سارڈینیا و سلطنت عثمانیہ نے اس خواہش سے کہ لڑائی کی مصیبتون کا خاتمہ ہو جاوے اور جن جھگڑون کے باعث سے وہ پیدا ہوئی تھین وہ پھر آیندہ پیدا نہ ہوین حضور شہنشاہ اسٹریا کے ساتھ اون اصول کی نسبت معاہدہ کرنا چاہا جنپر امن و امان پھر قایم کیا جاوے اور اسطرح پر اسکو استحکام دیا جاوے کہ موثر اور طرفینی ذمہ داریون کے ذریعے سے سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور سلامتی کی نسبت اطمینان حاصل ہو چنانچہ اس مقصد کے واسطے شاہان ممدوح نے لپنے لپنے وکیل مقرر فرماے اور یہ وکیل ایک کانگریس مین بمقام پیرس جمع ہوئے چونکہ ان بادشاہون کے درمیان خوش قسمتی سے اتفاق ہو گیا اسوجہ سے حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن وایرلنڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و شہنشاہ سلطنت عثمانیہ نے اس خیال سے کہ یورپ کی بہبودی کے خاطر حضور شاہ پرشیا سے بھی جو ۱۳ جولائی ۱۸۴۱ عیسوی کے عہدنامہ پر دستخط کرنے مین شریک تھے اس انتظام جدید مین جواب کیا جاوے گا شریک ہونے کی استدعا کرنی چاہیے اور عام امن و امان کے اس کام کی جو قدر و منزلت شاہ ممدوح کے اتفاق سے زیادہ ہو جاویگی اوسکو سمجھکر شاہ ممدوح سے یہ استدعا کی کہ وہ بھی اپنے وکیل اس کانگریس مین بھیجدین چنانچہ حضور شاہ پرشیا یعنے جرمنی نے بھی اپنے وکیل مقرر کرکے کانگریس مین بھیجے تمام وکیلون نے اپنے کامل اختیارات کے بتادئے کے بعد جو صحیح اور مناسب

صورت مین پائے گیے شرایط مندرجہ ذیل قرار دیے ہین **پہلی شرط** عہدنامہ حال کی تصدیق کی تاریخ کے بعد اوسکے حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ اور حضور شہنشاہ فرانس اور حضور بادشاہ سارڈینیا اور حضور سلطان روم اور اوسکے شہنشاہ روس کے درمیان اور نیز اونکے وارثون اور جانشینون اور اونکے ملکون اور رعایا کے درمیان ہمیشہ صلح اور دوستی رہیگی **دوسری شرط** چونکہ اب شاہان ممدوح کے درمیان خوش قسمتی سے صلح ہوگئی ہے اسوجہ سے جو ممالک زمانہ جنگ مین اونکی فوجون نے فتح کیے تھے یا جنپر اونہون نے قبضہ کیا تھا وہ طرفین کیجانب سے خالی کر دیے جاوینگے اون مقامات کے خالی کر دینے کے واسطے خاص انتظام کیا جاویگا اور وہ حتی الامکان بہت جلد خالی کر دیے جاوینگے **تیسری شرط** حضور شہنشاہ روس یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ حضور سلطان روم کو شہر کرس اور اوسکا قلعہ اور نیز اور مقامات سلطنت عثمانیہ کے واپس کر دینگے جو روسی فوج قبضے مین ہین **چوتھی شرط** حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و سلطان روم اپنی اون رعایا کو پوری پوری معافی بخشتے ہین جو واقعات جنگ مین کسیطرح شریک ہوکر دشمن کے طرفدار ہوے ہین یہ بات خاصکر سمجھی گئی ہے کہ اس قسم کی معافی کو ہر ایک لڑنے والے فریق کی اون رعایا تک وسعت ہوگی جو زمانہ جنگ مین دوسرے لڑنے والون مین سے کسی ایک کی ملازمت مین برابر رہے ہون **چھٹی شرط** اسیران جنگ فوراً حوالہ کر دیے جاوینگے **ساتوین شرط** حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ و حضور شہنشاہ اسٹریا و حضور شہنشاہ فرانس و حضور شہنشاہ پرشیا و حضور شہنشاہ روس و حضور شاہ

سارڈینیا اس بات کا اعلان کرتے ہین کہ سلطنت روم یورپ کی عام قانون اور نظم
مین داخل کیے گیے شاہان ممدوح ہر ایک اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہین
کہ سلطنت روم یورپ کی عام قانون اور نظم مین داخل کیئے گیے شاہان ممدوح ہر ایک
اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور ملکی سلامتی
کا لحاظ کرین گی اور باتفاق اسبات کی ذمہ واری کرتے ہین کہ وہ اس عہد کی پابندی
کرین گے اور اسی وجہ سے ہر ایک فعل کو جو اس عہد کے ٹوٹنے کا باعث ہو ہر ایک ایسا
معاملہ تصور کرین گے جس سے سب کی غرض متعلق ہے **آٹھوین شرط** اگر سلطنت
روم اور اور سلطنتون مین سے جنہون نے اس عہد نامہ پر دستخط کیے ہین کسی ایک
یا زیادہ سلطنتون کے درمیان اس قسم کی کوئی نا اتفاقی پیدا ہو جو اونکے تعلقات کے
جاری رہنے کی حق مین خطرہ کا باعث ہو تو سلطنت روم کو اور اون سلطنتون مین سے
ہر ایک سلطنت کو اپنی قوت استعمال مین لانے کی جانب رجوع کرنے سے پہلے باقی اور
معاہدہ کرنے والی سلطنتون کو اسبات کا موقع دین گے کہ وہ اپنے بیچ بچاو سے
اس قسم کی نوبت نہ پہونچنے دین **نوین شرط** حضور سلطان روم نے اپنی رعایا کی بہبودی
کی دوامی فکر کی وجہ سے ایک ایسا فرمان جاری فرماکر جسکے ذریعہ سے اونکی حالت کو
بلا امتیاز مذہب یا قوم کے ترقی ہوگی اپنی سلطنت کے عیسائی باشندون کی نسبت
اپنے فیاضانہ ارادے اوسمین ظاہر فرمائے ہین اور اس باب مین اپنے خیالات کا ایک
زاید ثبوت دینے کی خواہش سے فرمان مذکور سے جو خاص اونکی شاہانہ مرضی کا نتیجہ ہے
معاہدہ کرنے والی سلطنتون کو مطلع کرنے کی تجویز کی ہے معاہدہ کرنے والی سلطنتیں
اس فرمان کی بڑی قدر و منزلت کو تسلیم کرتے ہین یہ امر صاف سمجھا جاتا ہے کہ فرمان مذکور

کے روسے کسی صورت مین مذکورہ بالا سلطنتون کو نہ بہیئت مجموعی اور نہ جداگانہ اون تعلقات مین جو سلطان ممدوح کو اپنی رعایا کے ساتہ ہین اور نہ اونکی سلطنت کے اندرونی انتظام مین دست اندازی کرنے کا حق حاصل ہوسکتا ہے **دسوین شرط** ۱۳ جولائی ۱۸۴۱ عیسوی کے معاہدے مین جسمین سلطنت عثمانیہ کا قدیمی قاعدہ آبنای باسفرس اور ڈارڈنیلز کے بند کیے جانے کی نسبت بحال کہا گیا ہے بالاتفاق سب کی مرضی سے ترمیم کیا گیا ہے پس جو قانون اس مقصد کے واسطے اور اس قاعدے کے موافق معاہدہ کرنے والی سلطنتہاے اعلے کے درمیان قرار دیا ہے وہ عہدنامہ حال سے متعلق ہے اور رہیگا اور اسی طرح پر جایز و نافذ ہوگا کہ گویا وہ اوسکا ایک جزو اصلی ہے **گیارہوین شرط** بحر اسود پر کسی خاص سلطنت کا قبضہ قرار نہین دیا گیا ہے اور اوسکے پانی اور بندرگاہون مین جو ہر قوم کی تجارتی جہازون کے لیے کہلے ہوئے ہین ہمیشہ کے واسطے لڑائی کے جہنڈے کی ممانعت ہے خواہ وہ اون سلطنتون کا ہو جو اوسکے ساحلون پر قابض ہین یا اور کسی سلطنت کا لیکن اون مستثنیات کے ساتہ جو اس عہدنامے کے چودہوین اور انیسوین شرطون مین بیان کیے گیے ہین **بارہوین شرط** بحر اسود کے بندرگاہون اور پانی مین تجارت ہر ایک قسم کی مزاحمت سے بری ہوگی مگر وہ صرف حفظ صحت اور پرمٹ اور پولیس کے قواعد کے تابع ہوگی جو ایک ایسے طریقے مین بنائے جاوینگے جو تجارت کے کاروبار کی ترقی کے حق مین مفید ہوگا ہر ایک قوم کے تجارتی اور بحری مطالب کو اوس قسم کی حفاظت دینے کی غرض سے جو کہ مقصود ہے روس اور سلطنت روم اپنے اون بندرگاہون مین جو بحر اسود کے ساحل پر واقع ہین قومی قانون کے اصول کے مطابق کانسلون کو رہنے کی اجازت دیگی **تیرہوین شرط**

چونکہ بحر اسود حسب شرایط دفعہ ۱۱ کسی خاص سلطنت کا قبضہ نہین قرار پایا لہذا اسکے ساحلون پر جنگی بحری سلح خانون کا قایم رکھنا یا قایم کرنا فضول اور بیفایدہ ہے اسوجہ سے حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ساحل مذکور پر کوئی بحری جنگی سلح خانہ قایم نہین کرین گے یا قایم نہین رکھین گے

چودھوین شرط

چونکہ حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم کے درمیان اس فوج اور اون ہلکے جہازون کی تعداد کے طے کرنے کی غرض سے ایک معاہدہ ہوگیا ہے جو اونکے ساحلون پر کام دینے کے واسطے ضرور ہون اور جنکو بحر اسود مین رکھنے کا اختیار اونکو حاصل ہے اسوجہ سے معاہدہ مذکور اس عہدنامے کے ساتھ شامل ہے اور وہ اسطرح سے نافذ اور جایز ہوگا کہ گویا وہ عہدنامہ مذکور کا ایک اصلی جزو ہے اور وہ ان سلطنتون کی رضامندی بغیر جنہون نے اس معاہدے پر دستخط کیے ہین نہ تو منسوخ ہوسکتا ہے اور نہ اوسمین کوئی ترمیم ہوسکتی ہے

پندرھوین شرط

چونکہ وینا کی کانگرس کے قانون مین وہ اصول قرار پاچکے ہین جو اون دریاؤن مین جہاز رانی کے انتظام کے لیے مقصود ہین جو مختلف سلطنتون کو علیحدہ کرتے ہین یا اونمین ہوکر گذرتے ہین اسوجہ سے معاہدہ کرنے والی سلطنتین باہم یہ عہد کرتی ہین کہ یہ اصول دریاے ڈینوب اور اوسکے دہانون سے بھی اسی طرح متعلق ہونگے اور وہ یہ اعلان کرتے ہین کہ آیندہ سے یہ انتظام یورپ کے عام قانون کا ایک جزو ہوگا اور وہ اوسکو اپنی ذمہ داری مین لیتی ہین دریاے ڈینوب مین جہاز رانی ایسی مزاحمت یا محصول کے تابع نہین ہوسکتی جسکا اون معاہدون مین کوئی خاص ذکر نہو جو شرایط مندرجہ ذیل مین شامل ہین اور اسوجہ سے کوئی اس قسم کا محصول نہین لیا جاویگا

جو جہازون پر موجود ہو پولیس اور گوارنٹاین کے قاعدے جو اون سلطنتون کی حفاظت کے
واسطے قایم کیا جاوے جو اوس دریا سے علیحدہ ہوتے ہون یا جنمین ہو کر وہ گذرتا
ہو اسیطرح پر وہ بنائے جاوینگے کہ جہازون کی آمدورفت مین حتے الامکان سہولت ہو۔
اس قسم کے قاعدون کے سوا اور قسم کی مزاحمت آزادانہ جہازرانی کی نسبت نہین کیجاویگی۔
سولھوین شرط انتظام مجوزہ شرط مندرجہ صدر کے تعمیل کے نظر سے ایک کمیشن
جسمین گریٹ برٹن اور اسٹریا اور فرانس اور پروشیا اور روس اور ترکی ہر ایک کی جانب سے
ایک ایک وکیل ہوگا اون کامون کی تجویز کرنے اور اونکے سرانجام کے واسطے
متعین کیجاویگی جو مقام اسچا کے نیچے دریاے ڈنیوب کے دہانون اور نیز سمندر کے
قرب وجوار کے مقامات کو اسطرح پر صاف کرنے کے واسطے ضروری ہین کہ وہ حتی الامکان
جہازرانی کے واسطے نہایت درست ہوجاوین اس قسم کے کامون اور نیز اون
عملون کے اخراجات کی حاصل کرنے کی غرض سے جو دریاے ڈنیوب کے دہانون پر
جہازرانی کی حفاظت اور سہولت کی واسطے مطلوب ہون معین محصولات مناسب شرح
کے ساتھ جنکو کمیشن کثرت رای سے قرار دے اس خاص شرط پر لیے جاوینگے کہ
اسباب مین اور نیز ہر ایک معاملے مین تمام قومون کے جھنڈون کی مراعات کامل برابری
کے اصول پر کیجاوے **سترھوین شرط** ایک کمیشن مقرر کیجاویگی اور اوسمین اسٹریا
اور بویریا اور سلطنت روم اور رٹمبرگ کا ایک ایک وکیل شامل ہوگا اور اونمین ڈنیوب کی
تین ریاستون کیجانب سے کمشنر زیادہ کیے جاوینگے جنکے تقرر کو سلطان روم منظور
کرلین یہ کمیٹی دوامی ہوگی اور وہ مندرجہ ذیل کام کریگی **اول** وہ جہازرانی اور دریا کے
پولیس کے قواعد مرتب کریگی **دوم** وہ اون مزاحمتون کو رفع کریگی (گو وہ کسی قسم کے

کیون

کیون ہون) جو اتبک دریاے ڈنیوب سے عہدنامہ وینیا کے انتظام کے
متعلق ہونے کے مانع ہین سوم جن کامون کی دریا کی تمام راستے درست رکھنے کی
ضرورت ہو اونکا حکم دیگی اور اونکی تعمیل کرائیگی چہارم یورپین کمیشن کے برخاست
ہونیکے بعد اس بات کی نگرانی کریگی کہ دریاے ڈنیوب کے دہانے اور سمندر کے
قرب وجوار کے مقامات جہاز رانی کے لایق رہین اٹھارہوین شرط یہ خیال
کیا گیا ہے کہ یورپین کمیشن اپنے کام کو اور دریا کی کمیشن اون کامون کو جو شرط مندرجہ
صدر مین نمبر اول و دوم پر بیان کیے گئے ہین دو برس کے اندر ختم کرلیگی اور جبکہ وہ
دستخط کرنے والی سلطنتین جو کانفرنس مین جمع ہوئی ہین اس امر سے مطلع ہونگے تو
وہ اس بات کو قلمبند کرکے یورپین کمیشن کی برخاستگی کا اعلان کرینگے اور اوسوقت
سے دریا کی کمیشن کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو اوسوقت تک یورپین کو حاصل تھے
اونیسوین شرط جو قواعد عام رضامندی سے اصول مندکرہ بالا کے بموجب
قرار دیے جاوینگے اونکی تعمیل کی نسبت بہروسہ حاصل کرنے کی غرض سے ہر ایک
معاہدہ کرنے والی سلطنت کو اختیار ہوگا کہ وہ تمام اوقات پر دریاے ڈنیوب کے
دہانون پر دو ہلکے جہاز متعین کرے بیسوین شرط اون شہرون اور بندرگاہون
اور ملکون کے عوض مین جو اس معاہدے کی شرط چہارم مین بیان کیے گئے ہین اور دریا
ڈنیوب مین جہاز رانی کی آزادی حاصل کرنے کی غرض سے حضور شہنشاہ روس ملک
بیسیریا مین اپنی سرحد کی اصلاح پر راضی ہین نئی سرحد بحر اسود سے جہیل بورنا والاسی
نایک کلاسٹر مشرق کیجانب شروع ہوگی اور بخط مستقیم سڑک اکرمان تک اور وہان سے
اوس سڑک کے برابر بمقام وال ڈی ٹریجن تک اور پھر بالگریڈ کے جنوب کیجانب اور

وہان سے دریاے ییلپک کے بہاو کے برابر سرتشکا کے پہاڑی تک جاویگی
اور دریاسے پرتہ پرمقام کٹاموری مین ختم ہوگی اور اوس مقام سے آگے جو قدیمی
سرحد دونون سلطنتون کے درمیان ہے اوسمین کسی قسم کی تبدیلی نہوگی معاہدہ کرنیوالی
سلطنتون کے وکیل نئی سرحد کی لین کو تفصیل وار قایم کرین گے **اکیسوین شرط**
جو ملک روس نے حوالہ کیا ہے وہ سلطان روم کے زیر حکومت ریاست مالڈیویا
مین شامل کیا جاویگا اس ملک کے باشندون کو وہ حق حقوق حاصل ہونگے جو اور ریاستونکو
حاصل ہین اور تین برس کے اندر وہ اسبات کی مجاز ہونگے کہ وہ اپنے مکانات کو اور
کسی جگہ منتقل کرین اور جسطرح چاہین اپنی ملکیت کو فروخت کرین **بائیسوین شرط**
مالڈیویا اور ولیشیا کی ریاستون کو سلطان روم کی حکومت مین اور معاہدہ کرنیوالی سلطنتون
کی ذمہ داری سے وہی حقوق اور آزادی حاصل رہیگی جو اونکو بالفعل حاصل ہے اور
ضامن سلطنتین اس سے علاوہ اونکی حفاظت نہین کرین گے اور نہ اونکو اونکی ملک مین
اندرونی معاملات مین دست اندازی کرنے کا کوئی علیحدہ حق حاصل ہوگا **تیئیسوین
شرط** سلطان روم یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ مذکورہ بالا دیاستون مین ایک خودمختار
اور قومی انتظام اور پرستش اور قانون بنانے اور تجارت اور جہازرانی کے باب مین
پوری پوری آزادی کو محفوظ رکہین گے جو قوانین اور آئین بالفعل جاری ہین اونکی ترمیم
کیجاویگی اور اس قسم کی ترمیم کی نسبت ایک کامل رضامندی حاصل کرنے کی غرض سے
ایک سپیشل کمیشن (جسکی بناوٹ کی نسبت معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کا اتفاق ہو جاے)
مقام بخارست مین فوراً جمع ہوگی اور سلطان روم کیجانب سے ایک کمشنر اوسمین شریک
ہوگا اس کمیشن کا کام یہ ہوگا کہ وہ ریاستہاے مذکورۂ بالا کی حالت موجودہ کی نسبت

تحقیقات

تحقیقات کرینگی اور اونکے انتظام آیندہ کے واسطے اصول تجویز کرینگی **چوبیسوین شرط** حضور سلطان روم یہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ان دونون صوبون مین سے ہر ایک مین ایک دیوان قایم کرینگے جو اسطرحپر مرکب ہوگا کہ تمام فرقون کے مطالب اوسمین نہایت ٹھیک ٹھیک تائید کیجاویگی اور اونسے ریاستون کے قطعی انتظام کی نسبت لوگون کی رای لیجاویگی جو تعلقات مذکورۂ بالا دیوان اور کمیشن کے درمیان ہونگے اونکی ترتیب کانگریس کی ہدایت کے بموجب کیجاویگی **پچیسوین شرط** جو رای یہ دونون دیوان ظاہر کرینگے اوسپر غور کرکے کمیشن اپنی خاص محنتون کے نتیجہ کو بلا توقف کانفرنس کے موجودہ مقام روانہ کریگی جو بات اخیر پر حاکم اعلی کے ساتہ قرار پاوے وہ ایک معاہدے کے اندر درج کیجاویگی جو معاہدہ کرنیوالی سلطنتہای اعلے کے درمیان بمقام پیرس عمل مین آویگا اور ایک خط شریف کے ذریعہ سے معاہدہ مذکور کی قرارداد کے بموجب اون صوبون کے انتظام کے قطعی ترتیب کیجاویگی اور وہ آیندہ سے تمام ضامن سلطنتون کی ذمہ داری مین ہوگا **چھبیسوین شرط** یہ بات قرار پائی ہے کہ ان ریاستون مین ایک قومی مسلح فوج رہا کریگی جو اس نظر سے مرتب کیجاویگی کہ ملک کے اندر اور اوسکے حدود پر امن و امان قایم رکھے اور جو غیر معمولی تدبیرین حفاظت کی اونکو سلطان روم کی رضامندی سے کسی بیرونی حملے کے دفعیہ کے واسطے کرنی پڑین اونکی نسبت کسیطرح کی مزاحمت نہ کیجاویگی **ستائیسوین شرط** اگر ریاستون کے اندرونی امن و امان مین کوئی خلل واقع ہو تو جلد تدبیرین قانونی انتظام کو جاری رکہنے یا اوسکو از سر نو قایم کرنے کے واسطے کیجاوین اونکی نسبت سلطان روم اور معاہدہ کرنے والی سلطنتون کے ساتہ مشورہ

کرین گے اور جبتک اون سلطنتون کے درمیان پہلے سے اتفاق نہو جاوے اوسوقت تک
بذریعہ فوج کے دست اندازی نہین ہوسکتی ہے **اٹھائیسوین شرط** صوبا
سرویا اون شاہی خطوط کے بموجب جنکے روسے اوسکے حقوق اور آزادی قرار دیگئی ہے
سلطان روم کا تابع رہیگا اور وہ آیندہ سے تمام معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کی ذمہ داری
مین ہوگا اسوجہ سے صوبہ مذکور کا آزادانہ اور قومی انتظام اور نیز مذہبی پرستش
اور قانون بنانے اور تجارت اور جہازرانی کے باب مین اوسکی کامل آزادی قایم رہیگی
اونتیسوین شرط سلطنت روم کا حق نسبت رکہنے فوج کے جیساکہ قوانین سابقہ
کے روسے قرار پایا ہے بحال رکھا گیا مگر جبتک کہ معاہدہ کرنیوالی سلطنتہاے اعلے
کی رضامندی پیشتر سے حاصل نہو جاوے اوسوقت تک سرویا مین بذریعہ فوج کے
دست اندازی نہین ہوسکتی ہے **تیسوین شرط** حضور شہنشاہ روس اور سلطان روم
نے اپنی ممالک واقع ایشیا کی حالت کو جیسے کہ وہ نااتفاقی سے پہلے قانوناً تھی بدستور
قایم رکھا ہے ایک قسم کی مختص المقام تنازع کے انسداد کی غرض سے سرحد کی لین کی
تصدیق کیجاویگی اور بشرط ضرورت اوسکی اصلاح اسطرح کیجاویگی کہ کسی فریق کو
بلحاظ ملک کے کچہ نقصان نہ پہونچے اس مقصد کے واسطے ایک مرکب کمیشن جسمین
دو کمشنر روس کیجانب سے اور دو کمشنر سلطنت عثمانیہ کی جانب سے اور ایک کمشنر
سلطنت انگلستان کیطرف سے اور ایک کمشنر فرانس کیجانب سے شامل ہوگا۔
روس اور سلطنت روم کے درمیان تعلقات سفارت کے ازسرنو قایم ہونے کے
بعد فوراً موقع پر بہیجی جاویگی اور عہدنامہ حال کی تصدیق کے بعد کمیشن مذکور کی
کارروائی آٹھ مہینے کے اندر ختم ہوجاویگی **اکتیسوین شرط** جن ملکون پر زمانہ جنگ مین

حضور

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آیرلنڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شاہ
سارڈینیا کی فوجون نے اون معاہدون کی شرائط کے بموجب جو بمقام قسطنطنیہ ۱۲ مارچ
۱۸۵۴ء کو سلطنت برطانیہ اور فرانس اور سلطنت روم کے درمیان اور ۱۴ جون
سنہ الیہ کو آسٹریا اور سلطنت روم کے درمیان اور ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ء کو سارڈینیا
اور سلطنت روم کے درمیان عمل مین آئے تھے قبضہ کرلیا ہے وہ عہدنامہ حال کی
تصدیق کے بعد حتے الامکان بہت جلد خالی کر دیے جاوینگے سلطنت روم اور
اون سلطنتون کے مشورے سے قرار پاویگی جنگی فوجون نے سلطنت مذکور
کے ملک پر قبضہ کرلیا ہے **بتیسوین شرط** جبتک اون معاہدون یا عہدنامون
کی جو لڑائی سے پہلے لڑنیوالی سلطنتون کے درمیان جاری تھے تجدید نہو یا اونکی
جگہ اور نئے قانون جاری نہو جائین اوسوقت تک مال و اسباب کی امداد و روانگے
کی تجارت طرفین سے اونہین قوانین کی بنا پر ہوگی جو لڑائی سے پیشتر جاری تھے
اور تمام معاملات مین اونکی رعایا کے ساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کیا جاویگا
تینتیسوین شرط جو معاہدہ آج کی تاریخ اودہر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ
گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور شہنشاہ فرانس اور اودہر شہنشاہ روس کے درمیان
نسبت جزیرہ الینڈ کے ہوا ہے وہ عہدنامہ حال سے متعلق ہے اور متعلق رہیگا
اور وہ اوسی طرح نافذ اور جایز ہوگا کہ گویا وہ اوسکا ایک جزو ہے **چوتیسوین
شرط** عہدنامہ حال کی تصدیق کیجاویگی اور باہمی تصدیق چار ہفتے کے اندر یا اگر
ممکن ہوگا تو اس سے جلد بمقام پیرس مین عمل مین آویگی بطور شہادت اس امر کے
تمام وکیلون نے اس عہدنامے پر اپنے اپنے دستخط کر دیے اور اوسپر اپنی اپنی

مہرین لگا دین مقام پیرس ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی کو لکھا گیا (دستخط) کلیرینڈ
کوولی شوالشٹن تبول ہنیر ای ڈبلیو سکی بین ٹیوفل تور کوئی سی ایم
ڈی ہزفلیٹ ارل آف برنو سی کیور ڈی ولا میرنیا علی محمد جمیل

خلاصہ شرایط معاہدہ متذکرہ دفعہ ۱۰ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو حضور شہنشاہ آسٹریا اور شہنشاہ فرانس اور شاہ پرشیا اور شاہ سارڈینیا
ایک طرف اور سلطان روم طرف ثانی کے درمیان نسبت آبنای
ڈارونیلز و باسفورس کے ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ع کو عمل مین آیا فقط

پہلی شرط حضور سلطان روم اسبات کا اعلان فرماتے ہین کہ وہ آیندہ اوس اصول کے قایم رکہنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہین جو ہمیشہ سے اونکی سلطنت کا ایک اصول مسلمہ ہے اور جسکے بموجب ہمیشہ سے غیر سلطنتون کے جنگی جہازون کو آبنای ڈارڈنیلز اور باس فورس مین آنے کی ممانعت رہی ہے اور نیز یہ کہ جبتک سلطنت روم بر سر صلح رہیگی اوسوقت تک سلطان ممدوح آبنای مذکورۂ بالا مین کسی غیر قوم کے جنگی جہاز کو داخل ہونے دین گے اور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور شاہنشاہ آسٹریا و شاہنشاہ فرانس و شاہ پرشیا و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ سلطان روم کے اس ارادہ کا پاس کرین گے اور اصول مذکورۂ بالا کے بموجب کاربند ہونگے **دوسری شرط** سلطان روم مثل زمانہ گذشتہ کے اس بات کا اختیار اپنے قبضے مین رکھتے ہین کہ اون ملکی جہازون کو جنپر لڑائی کا جھنڈا لگا ہو اور حسب معمول غیر ملکون کے سفیرون کی خدمت مین مامور ہون فرمان راہداری حوالہ کرین

تیسری شرط یہی استثنا اون ملکی جہازون سے بہی متعلق ہے جنکو ہر ایک معاہدہ کرنیوالی سلطنت دریاے ڈینوب کے دہانون پر اس غرض سے معین کرنے کی مجاز ہے کہ جو قوانین دریاے مذکور کی آزادی سے متعلق ہین اونکی تعمیل کرائے اور جنکی تعداد ہر ایک سلطنت کی طرف سے دو سے زیادہ نہوگی چوتھی شرط اس معاہدہ کی تصدیق جو کہ اوس عہدنامہ سے متعلق ہے جسپر آجکی تاریخ پیرس مین دستخط ہوئے ہین چار ہفتے کے اندر اور اگر ممکن ہوگا تو اس سے جلد کیجائیگی

خلاصہ شرائط معاہدہ متذکرہ دفعہ ۱۴ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء عیسوی کو شاہنشاہ روس او سلطان روم کے درمیان بحر اسود مین اونکی بحری فوجون کے محدود کرنے کے باب مین عملمین آیا۔

پہلی شرط معاہدہ کرنیوالی سلطنتین باہم یہ عہد و پیمان کرتے ہین کہ وہ بحر اسود مین سوا اون جنگی جہازون کے اور کوئی جہاز نرکھین گے جنکی تعداد اور قوت اور عرض و طول آیندہ قرار دیا گیا ہے دوسری شرط معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ہر ایک سمندر مذکور مین چھہ چھہ دخانی جہاز جنکا طول پچاس میتر ہو (میتر ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو ۳۹ انگریزی انچہ سے کچہ زیادہ ہوتا ہے) اور جنمین مدرجہ غایت آٹھہ سو ٹن وزن آسکتا ہو اور چار ہلکے دخانی یا بادبانی جہاز رکھے جنمین سے ہر ایک مین دو سو ٹن سے زیادہ وزن نہ آوے تیسری شرط اس معاہدے کی تصدیق جو کہ اوس عام عہدنامے سے متعلق ہے جسپر آج کی تاریخ مقام پیرس مین دستخط کیے گیے ہین

چار ہفتے کے اندر اور اگر ممکن ہوگا تو اس سے جلد کیجاویگی ۔........

خلاصہ معاہدہ متذکرہ دفعہ ۲۳ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو حضور ملکہ معظمہ اور شہنشاہ فرانس اور شہنشاہ
روس کے درمیان ۳ مارچ ۱۸۵۶ء کو عمل مین آیا

پہلی شرط حضور شہنشاہ روس اوس خواہش کے پورا کرنے کی غرض سے جو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ و شاہنشاہ فرانس نے اونسے ظاہر کی ہے یہ اعلان فرماتے ہین کہ جزیرہ الینڈ محصور نہین کیا جاویگا اور وہان کوئی بحری عملہ نہین رکھا جاویگا ۔

بیان تعمیر مسجد نبوی علیہ الصلوۃ والسلام

اور دوسرا امر عظیم اور کار باقیات الصالحات سے سلطان عبد المجید خان نے یہ کیا کہ مسجد نبوی مدینہ منورہ کی علی صاحبہا الف التحیۃ والثنا ۱۲۶۷ ہجری مین آغاز تعمیر کر کے ۱۲۷۷ ہجری مین انجام کو پہنچائی ایک کڑوڑ دینار سے زیادہ وہان خرچ فرمایا اور ہمیشہ سے چار دروازے مسجد شریف نبویہ کے تھے اب ایک پانچوان دروازہ بنام مجیدی بنا ہوا ہے مورخین لکھتے ہین کہ حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے تیرہوین سال مدینہ مشرفہ کے سمت مکۂ معظمہ سے ہجرت فرمائی روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری مین اپنے آفتاب جمال جہان آرا سے اوس مقام کو روشن کیا اور مکان قبا مین ٹھہر کر وہان مسجد شریف کی پہلی بنا ڈالی اور جماعت سے علانیہ نماز پڑہی ہر ایک شخص نے انصار سے آرزو کی کہ جب تک

اقامت کے لیے محل تیار ہوگا وہان تک حضرت ہمارے مکانین سکونت فرماوین
آپ اونٹنی پر سوار ہوے اور فرمایا کہ جہان یہ ناقہ بیٹھہ جاوے وہی میرا مقام
ہوگا اور مہار ناقہ کی چہوڑ دی وہ شہر مدینہ مین پھرتی ہوئی مالک بن نجار کے
گھرون کے مقابل اس موقع سے بیٹھہ گئی کہ جہان اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے اور
وہ خالی جای مربد یعنی خرما جمع کرنے کی تھی مالک اس زمین کا سہل بن رافع تھا آپ نے
انکو قیمت دیکر وہ زمین خریدفرمائی اور جو خرمے کے چند درخت اور چند کفارون
کی قبرین تھین کھدواکر پھنکوادین اور پھر زمین کو ہموار کرکے اینٹ تیار کی تمام
صحابہ اسکی تعمیر کا کام کرتے اور حضرت سرور دین و دنیا بھی خشت سب کے ساتھ
اوٹھاتے تھے جب دیوارین تیار ہوگئین تو خرمے کے درختون کو کاٹ کر تنہ
کے ستون اور شاخون پتون سے سقف بنائی مسجد کا پایہ تین گز کا اور بلندی سات
گز کی تھی قبلہ بیت المقدس کی طرف کیا تھا جب کعبۃ اللہ کی طرف قبلہ کرنے کا
حکم ہوا تب اسکی بنا مین تبدیل کرکے کعبے کی طرف جہۃ قبلہ پھرادیا خارجہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنی مسجد تعمیر فرمائی تھی طول مین ستر
ہاتہ اور عرض مین ساٹھہ ہاتھہ تھی علماے محدثین لکھتے ہین کہ یہ پہلی بنا تھی بعد بار
دویم کی بنا مین حضرت نے طول بھی سو ہاتھہ اور عرض بھی سو ہاتھہ رکھا تھا سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین کچہ تغیر و تبدل نہین ہوا مگر سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ
عنہ کے زمانے مین بہت بڑہائی گئی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جیسے کہ خرمے کے
ستون اور سقف بنائی گئی تہی اس دفعہ بھی ویسا ہی ہوا سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ
عنہ کے زمانے مین بڑی ترقی و تبدیل بنا مین ہوئی اسکی دیوارین نقشی پتھر اور گچ سے

بنوائین ستون بھی نقشی پتھر کے اور چھت چوب ساج سے مستحکم اور عمدہ بنائی گئی طول اسکا ایکسو ساٹھہ اور عرض ایک سو پچاس ہاتھہ کا کیا اور دروازے جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین چھہ تھے ویسے ہی چھہ رکھے یہ تعمیر ماہ محرم ۳۰ھ ہجری مین ظہور پائی بعدہ خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے اپنے عہد مین مسجد مذکور کا طول دوسو ہاتھہ کا اور عرض ایکسو ساٹھہ ہاتھہ کا بنوایا دیوارون پر طلاکاری کروائی اور محراب و مینار بنوائے اور یہ کام عمر بن عبد العزیز عامل مدینہ منورہ کے اہتمام سے ۹۱ھ ہجریہ مین جلوہ افروز ہوا تھا خلافت بنی امیہ مین کچھ افزونی نہین ہوئی بعدہ ابو جعفر المنصور خلیفہ بنی عباسیہ نے مسجد نبوی کو علے صاحبہا الف التحیۃ والثنا بہت وسیع کیا صحن اور عمارات مدرسہ کتاب خانہ رباط وغیرہ بنوائے پھر ۱۶۱ھ ہجریہ مین ابو عبد اللہ المہدی خلیفہ بغداد نے مسجد شریف کو وسیع کرنے کا حکم کیا اور پچیس ہاتھہ بڑہا کر سقف عمدہ مضبوط بنوائی ۶۵۲ھ ہجریہ مین وہان کے فراش ابو بکر بن اوحد کے غفلت سے کہ چراغدانون کے روشن رکھنے مین ہوئی تھی اسلیے سقف چوبی وغیرہ مین آگ لگی بڑا نقصان ہوا تھا پھر معتصم باللہ خلیفہ بغداد نے ۶۵۵ھ ہجریہ مین تعمیر از سر نو شروع کی بعد ملک منصور نے ملک مصر سے بہت اسباب تعمیر روانہ کیا اور ملک مظفر شمس الدین والی یمن نے باب الاسلام کی چھت بہت عمدہ بنوائی اسی عرصے مین ملک منصور معزول ہوگیا اور سیف الدین والی مصر نے بہت اسباب اور معمار بھجوائے اور چاہا کہ عمارت وسیع کرے اسی مدت مین ۶۵۸ھ ہجریہ کو وہ مقتول ہوا بعد ازان ملک ظاہر رکن الدین مصر کا حاکم ہوا اسنے عمارت مسجد نبوی مین بڑا اہتمام کیا صناعون کو مصر سے روانہ کیا لاکھون دینار خرچ کرکے باب الرحمۃ سے باب النسا تک تمام سقف پختہ سنگین

بنوائی

ہوائی مگر مسجد اوسی حال پر رہی ۷۰۵ھ ہجری مین ملک ناصر الدین قلادون الصالحی نے
مشرقی و مغربی جانب سے سقف کی تجدید تعمیر کی ۷۲۹ھ ہجریہ مین قبلہ رویہ سقف مین
دو رواق زیادہ کیے گیے ۸۳۱ھ مین ملک اشرف نے سقف شامی وغیرہ عمارات
کے خلل کو مرمت کروادی ۸۵۳ھ مین ملک ظاہر جقمق کی حکومت کے اندر بہت سا تغیر
و تبدل ہوا ۸۸۱ھ مین حجرہ شریفہ کی ترمیم از سر نو ہوئی اور مسجد نبوی کی دیوارین وغیرہ
نئی بنوائی گئین ۸۸۶ھ سیزدہم رمضان کو آتش کا بار ثانی صدمہ ہوا کہ شمس الدین رئیس الخطیب
منارہ شرقیہ یمانیہ پر فانوس لیکر ذکر و ترحیم کے لیے چڑہا اور دوسرے منارون پر بھی موذن
چڑہے اسوقت ابر کی بڑی گھٹا اور چمک تھی یکایک منارۂ رئیسہ پر بجلی گری اور منارہ کو
شق کر کے سمت مشرق نکل گئی رئیس کا دم تو اوسیوقت بند ہو گیا اور زبانہ برق سے مسجد
کی سقف مین آگ لگ اوٹھی لوگون نے اگرچہ بجھانے مین کوشش کی مگر کچھ سود نہوا ساکنین
امکنہ اطراف مسجد گھبرا کر گھرون کو چھوڑ نکل گیے مگر کوئی گھر نہین جلا باوجودیکہ بعض گھرونکا
سقف خرمے کے پتون کا تھا اور چنگاریان و شعلے اسپر جاتے تھے مگر کچھ نقصان نہوا
تحقیق روایت مین آیا ہے کہ مسجد کے جلتے وقت سفید پرندے بشکل قاز آتش کے
گرد پھرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پرندے گھرون کو آگ سے بچا رہے تھے
غرضکہ دس گھڑی کے اندر تمام مسجد کی چھت و منبر و کتب خانہ وغیرہ اسباب جل گیا مگر چند
کتب جو شروع مین نکالکر صحن مین رکھی تھین بچ گئین امیر مدینہ اس امر مین سلطان روم کے حکم کا
منتظر رہا اثنائے ماہ شوال مین شمس الدین سخاوی قاضی مالکیہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب مین
دیکھا کہ کوئی کہتا ہے حجرۂ شریف کی آگ بجھاؤ صبح کو اسکی تفتیش ہوئی تو آٹھ جای مین آگ
باقی تھی غرض وہ بھی بجھائی گئی بعدہ تجویز ٹھہری کہ وہان کا ڈہیر خاکستر جبتک نہ اوٹھایا جاوے

آتش خفیہ رہنے کا اندیشہ ہے پھر سبھون نے متفق ہو کر چند اعتمادی آدمی اسکے
نکالنے کے لیے مقرر کیے جب ڈھیر دور ہوا تو جواہر کے صندوق غلاف شریف
قنادیل یہ سب سالم نکلے جب ملک اشرف سلطان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو لاکھون ریال
اور اسباب و معار بھیجکر ۸۸۸ہجریہ مین تعمیر سقف مسجد شریف اور اسکے چار دروازون
کے اطراف کی عمارت بنا دی اپنا کئی سال کا خزینہ اس کار خیر مین صرف کیا بعد سلطان سلیمان نے
روضۂ منورہ کا فرش سنگ مرمر کا بنوا دیا ۱۲۶۵ہجریہ مین ایک دیوار پختہ کھینچی گئی تا حد
زیارت عثمانیہ کے اصل قدیم عمارت سے ممتاز رہے بعد سلطان عبد المجید خان نے
مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبد خالداو کے پختہ بنوائے
اونمین صدہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشانی کے ہر ستون پانچ گز طول
مربع ایک ڈال پتھر کے ہین کسی معدن مین تیار تر لشتے ہوے مادور شمن نکل آئے
اونپر خوشنما سنگین گنبد بنوائے ہر گنبد کے حلقے مین آیات قرانی مختلف خطون مین لکھی
ہوئی ہین اور عجب نقش و نگار مطلا بنے ہین ہر ہر ستون کے حلقہا سے پائین اور بالا ہر
بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑھا ہوا ہے مسجد نبوی کے اندر کی پشت پر
کام مینا کاری کا بمقدار دو گز کے چوڑائی مین سرخ و سبز و سفید بیل بوٹا اوسمین سنہری
حروف آیات قرانی بخط نستعلیق اور اسماے رسول پاک لکھے ہوے ہین بعض عبارت
ایک اچھے جلی قلم سے لکھا ہوا ہے غرضکہ اس خوبی کے ساتھ یہ تعمیر جدید ہوئی ہے کہ
دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خداوندا ہمین اور ہر ایک مسلمان کو اوسکی زیارت نصیب کری
اس بادشاہ کے زمانے مین فیمابین نصارے اور اہل اسلام کے دو بار شام مین بڑی
خونریزی ہوئی اور مسلمان ہمیشہ کافرون پر غالب ہوتے رہے یہ سلطان پندرہون فرمچہ

سنہ ۱۲۷۷ ہجری کو انتقال کیا اور یہی سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہے

ذکر سلطان عبدالعزیز خان

بعد وفات پانے اپنے بھائی سلطان عبدالمجید خان کے ۲۹ جولائی مطابق ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجریہ کو تخت نشین ہوا یہ سلطان نوین جولائی سنہ ۱۸۳۰ عیسوی کو تولد ہوا جب اس بادشاہ نے تاج قیصری سر پر رکھا عربون کو قید سے رہا کیا اور خبر اپنے جلوس کی تمام ملکو نمین مشتہر کردی اور بہت سے اپنی سلطنت کے عملدارون کو جو نہایت سست اور خاین تھے معزول کیا اور قابل لوگون کو جو بڑے کارگذار سلیقہ شعار تھے اونکی جگہ پر مقرر کیا اور بنادر کا اجارہ دینا نصارے سے موقوف کیا اور امور مالی وملکی مین نہایت انتظام دیتا رہا اور افواج جنگی وجہازات جنگی واسباب وآلات جنگ مین نہایت ترتیب اور انتظام کیا اور تار برقی اور آگ گاڑی وغیرہ عجیب عجیب صنایع کو اپنے ملک مین رواج دیا اور شاہ ایران ناصر الدین شاہ قاچار کے ساتھ نہایت اتحاد بڑھایا اور سیر وسفر اپنے ملک مین کرنے لگا بلکہ مصر واسکندریہ ولندن وغیرہ کی بھی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبدالمجید خان کی عورتون کو بعد ایام عدت کے مطلق العنان کیا اور اونکو اجازت دی کہ جس سے چاہین نکاح پڑھالین اور خود بھی سوائے اپنی عورت کے دوسرے سے کبھی التفات نہ کیا تخت نشینی کے بعد اس بادشاہ نے بڑا انتظام و بندوبست کی طرف اپنی تئین متوجہ کیا بڑی اور بحری فوج کو جو اوس وقت نہایت تباہی وخرابی مین تھی آراستہ کیا اور اپنے زرخاص سے جو کہ تخت نشینی کے پہلے

جمع کیا تھا فوج کے زر بقیہ کے ایک حصے کو بیباق کیا اور اخراجات مین بہت تخفیف
کی جو کوئی اسکے زمانے مین استنبول کو گیا اوسنے انتظام مملکت کی تعریف کرتا تھا اوٗ
اس سلطان کے زمانے مین ایک بھاری کام یہ ہوا کہ نہر سویز اور اوسکے دایرو سایر
کی زمین اہالیان فرانس کے قبض و تصرف سے بچی نہین نہین بلکہ تمام مصر بچا اہالیان
فرانس نہر تیار کرانے کے حیلے اور بہانے سے بحیثیت حکام کے اہل مصر سے پیش آتے
تہے اور بالجبر لوگون سے نہر کا کام لیتے تھے جناب سلطان نے ان برائیون کو
دور کروایا اور فرانس کی امید کو بالکل زایل کردیا حاصل کلام اس بادشاہ نے بہت سے
عمدہ اور اچھے کام اپنے زمانہ مین کیے اور کشتی سلطنت کو خوفناک ورطہ ہلاکت سے
بچاکر کنارہ سلامتی پر لایا اگرچہ کہ سلطان موصوف کے زمانے مین سرکار عثمانیہ کو قرض
تازہ لینے کی ضرورت پڑی لیکن وہ روپیہ جنگی جہازون کی خرید اور فوج کی آراستگی
اور تیاری آہنی سڑکون وغیرہ مین اور عمارات کی تعمیر و آرایش مین صرف ہوا مگر
جن یوروپین لوگون کو سلطان نے امانت دار سمجھکر متفرق کامون کا ٹھیکہ دیا تھا سو انہین
بد ذاتون نے دغا اور دہوکے سے کروڑہا روپیہ کا خرچ بتلاکر بہت روپیہ
ہیٹ کر گئے علاوہ اسکے سلطنت عثمانیہ قبل اس سلطان کی تخت نشینی کے مقروض
تہی اور جنگ کریمیا کے سبب اور سلطان عبد المجید خان کی فضولی کے باعث ملک
نادار اور خزانہ خالی ہوگیا تھا اگرچہ سلاطین یورپ نے جو کہ جنگ مذکور مین اپنے ذاتی
فواید بچانے کے لیئے اور خود غرضی کے سبب آپ ہوکر سلطان عبد المجید خان کو مدد
دی سو اگر از روی انصاف کے روسیون سے جنگ کی اخراجات دلا دیتے تو سرکار
عثمانیہ نادار نہوتی اور قوم ترک کو بے اعتبار نہ کہا جاتا لیکن یہ نہ ملنے کے باعث سرکار

عثمانی کو قرض پر قرض لینے کی ضرورت پڑی اور سود و رسود کی ترقی پانے سے اصل
اور سود ملکر کروڑون کے درجے سے بہی رقم زیادہ ہوگئی اور تمام علما و امرا نے
جب سلطنت ٹرکی مین یہ خرابیان دیکھین چنانچہ کئی دفعہ اخبار جوائب مطبوعہ مصر
مین اسکا بیان کیا ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان کو کچہ پرواہ نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے
بلکہ سلطان مرحوم یون سمجھتے تھے کہ جو چاہتا ہون وہ کرتا ہون کوئی پوچھنے والا
نہین بلکہ یون سمجھتے کہ میرے ہر قول و فعل سے سب مسلمان خوش ہین اور عزل
ونصب مین یہ ید طولی تہا کہ بے سوچے سمجھے جسکو چاہتے تھے موقوف کر دیتے
اور نا اہلون کو بڑے منصب دیتے تھے خصوصاً ان دنون مین امرا اور وزرا کی خلاف مرضی
سب کام کرتے تھے حالانکہ بار بار اپنے فرمانون مین یہ لکھتے تھے کہ ہمپر واجب ہے
جو چاہین کرین جسکو چاہین لائق منصب کے دیکھین اوسکو منصب دین ان باتون سے
تمام وزرا اور امرا تنگ آگئے ناچار ہوکر وزرا امرا نے یہی سمجھا کہ سلطان کو معزول
کرین چنانچہ روز سہ شنبہ جمادی الاولے ۱۲۹۳ ہجری مین شب کو ایک بجے بعض وزرا
خدمت مین سلطان مراد کے گئے اور یہ التماس کی کہ آپ چہاونی مین تشریف
لے چلیے سلطان مراد وہان سے سوار ہوکر چہاونی مین آئے فوج ہتیار بند نے
اونکو گھیر لیا چہہ بجے سب وزرا و امرا جریدہ و ربیہ اور علما کو چہاونی مین بلایا اور مقام
مجرہ رحیبہ مین سب اراکین دولت جمع ہوئے چار شخص اراکین مین سے اون لوگون
کے پاس آئے اور بیان کیا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا
تو یہ ارادہ کیا ہے کہ سلطان کو معزول کرین بموجب شریعت مطہرہ کے اور سلطان
مراد خان کے ہاتھ پر بیعت کرین اور سلطان بناوین یہ سنتے ہی جتنے حضار مجلس تھے

سب آمین آمین کہنے لگے کہ ہم سب راضی ہین اور یہان سے اوٹھکر سب لوگون
نے سلطان مراد کی خدمت مین پہونچکر بیعت کی اور مبارکباد دی پھر چار روز وزیر
محل کشلطاش کی طرف گیے اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی
سلطان مرحوم اوسوقت سوتے تھے یا دو گھنٹے تک انتظار کیا پھر محل کے اندر بغیر
اجازت کے داخل ہو گیے اور سلطان سے کہا کہ قوم عثمانیہ نے آپ کو معزول
کیا اسلیے کہ مصلحت وقت یہی ہے سلطان نے یہ فرمایا کہ تم لوگ کیا میرے
عزل کو سہل جانتے ہو اونہون نے یہ کہا کہ آپ ملاحظہ تو فرماوین یہ محل کو کسنے
گھیر رکھا ہے اور یہ فوج سب کی مرضی کے موافق بلکہ بھیجی ہوئی ہے سلطان نے
پوچھا میرا خلیفہ تمنے کسکو کیا اونہون نے کہا سلطان مراد کو جو کہ از روے شرع
شریف کے وارث سلطنت ہین اب آپ محل طوپقیو مین تشریف لیجا ئیے اور وہان
اقامت فرمایے سلطان اس محل سے نکلکر ایک کشتی مین سوار ہوے اور اونکی والدہ
ماجدہ دوسری کشتی مین سوار ہوئین اولاد سلطان مرحوم کی تیسری کشتی مین سوار ہوئین
اور محل مذکور کو نو بجے صبح کے روانہ ہوے سلطنت عثمانیہ مین یہ سانحہ بھی قابل
ارقام گذرا ہے کہ جب سلطان مرحوم معزول ہوے اور محل طوپقیو مین تشریف
لیگیے خیالات فاسدہ لنکے دماغ مین جمع ہوے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی
آنکھہ نہ لگی نہایت بیقرار رہے صبحکو حمام مین موافق عادت کے گیے پھر وہان سے
باغ کی سیر کو چلے گیے پہر وہان سے گھر واپس آئے پہر دوبارہ باغ کو گیے
الغرض عالم باوجود اتنی وسعت کے اونپر تنگ ہوگیا تھا کسیطرح چین نہین پڑتی
تھی کبھی دل آسمان بالا پر جاتا تھا کبھی زمین کے مدارج کو طے کرتا تھا غرض اسی

خیال مین ایک لونڈی سے قینچی مانگی ڈاڑہی کے بال برابر کرنے کے لیے
موافق عادت کے وہ لونڈی اونکی والدہ کے پاس گئی اور کہا سلطان قینچی مانگتے
ہین اونہون نے قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے
پیچھے سے سلطان کو دیکھ رہی تہین سلطان نے دیکھہ لیا اور کہا جاؤ یہان کیون
کہڑی ہو پھر گاو تکیہ لگایا اور خدمتگار کو بلایا اور اوس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے
لگے کہ دشمن سے یون لڑنا چاہیے پھر قینچی ہاتھہ مین لی اور رگ داہنے ہاتھہ کی کاٹ
ڈالی خدمتگار نے چاہا کہ قینچی پکڑ لون لیکن سلطان نے جھڑک دیا وہ وہان سے چینختا ہوا
سلطان کی والدہ کے پاس گیا پھر سلطان گاو تکیہ سے لگ کر بیٹھے اور بائین ہاتھہ کی
رگ بالکل کاٹ ڈالی اتنے مین سلطان کی والدہ اور لونڈیان چیختی ہوئی اور رگ کی
پیٹتی آئین پولیس والے اور سترہ ڈاکٹر اعلے درجے کے دوڑے آئے لیکن اونکے
آنے سے پہلے سلطان مرحوم اپنا کام تمام کر چکے تہے پس اوسی حالت مین ۱۱ جمادی الاولے
۱۲۹۳ ہجری مطابق چوتہی جون ۱۸۷۶ عیسوی کو انتقال کیا جنازے کے ساتھہ
بہت سے وزرا و امرا اور مشایخ و علما اور بہت خلقت تھی اس سلطان نے سولہ برس
سلطنت کی اس سلطان عبد العزیز خان کے حین حیات بوسینیا و ہرزگو بنیا
جسکو اہل ترک نقشے مین ہرسک لکھتے ہین قوم روسیہ کے ورغلانے سے
فتنہ و فساد و تیاری جنگ شروع ہو گئی تھی +

ذکر سلطان مراد خان خامس

جب تمام وزرا اور امراے سلطنت عثمانیہ نے سلطان عبد العزیز خان کو معزول کیا

سلطان مراد حقیقی بھائی کو بتاریخ ہفتم جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۳ ہجری کو تخت سلطنت پر
بٹھلایا یہ بادشاہ نوجوان تھا اس سلطان نے بیٹھتے ہی فرامین ملک مین جاری کر دیے
چنانچہ منجملہ اون فرامین کے ایک کا مضمون یہان مختصر لکھا جاتا ہے - جبکہ اسوقت
بارادۂ مالک الملک ازلی اور باتفاق تمام رعایا کے تخت نشین ہونا ہمارا اپنے اجداد کے
تخت پر واقع ہوا تو ہمنے تمکو بھی تمہارے عہدہ ون پر قایم رکھا اور سب لوگ جانتے
ہین کہ بعض امور آج کل ایسے واقع ہوے ہین کہ عوام کو ایک قسم کی بے اطمینانی
ہے اسلیے ہمپر واجب ہے کہ فوراً وہ طریقہ سوچین کہ جس سے سب امور اصلاح
پذیر ہو جائین اور رعایا خوش ہو جائے اور یہ تدبیر اس بات پر موقوف ہے کہ قواعد
صحیحہ سلطنت پر عملدرآمد کیا جائے اسیواسطے جو امر کہ بہت قابل اہتمام ہے وہ یہ ہے
کہ احکام شرعی نافذ من کل الوجوہ ہون اور سلطنت مین قواعد راسخہ جاری کیے جاوین
پس اسلیے سب امرا و وزرا کو لازم ہے کہ اس امر مین بحث کرین کہ کونسی بنیاد ثابت
و مستحکم ہے کہ جسپر بار خلایق لادا جاوے اور اوسکو جنبش نہ ہو اور انواع کی ترقی ہو
اور ہر فرد بشر اتحاد کیطرف مایل ہو اور آپس مین یکدل ہو کر محافظہ وطن اور مملکت اور
مذاہب انواع کی کرین اور جب رائے سب کی ایک ہو جاوے تو ہماری اجازت
لیجاوے اور اوسکو ہمارے یہان پیش کیا جاوے دوسرے ہمپر یہ بھی لازم ہے
کہ جتنے انتظامات ہین یا جو مجلسین مثل معارف عمومیہ وغیرہ کے اونمین اصلاح کیجاوے
تیسرے ہم یہ کہتے ہین کہ آمدنی و خرچ کا انتظام بوجہ احسن کیا جاوے خزانے مین
بدانتظامی سے بہت خلل پیدا ہوتا ہے اسباب مین ایک قاعدہ نیا بنانا چاہیے اس
تدبیر کی اعانت کے لیے ہمنے اپنے خزانے مین سے ۳۰۰۰۰۰ لیرہ یعنی اشرفی

کم کردی اور اوسکو خزانہ سلطنت مین داخل کیا اور اسیطرح پتھر کے کوئلے کی کہان جو ارکلی مین ہے اور اور کہانون کی آمدنی سب ہمنے خزانہ سلطنت مین دی اور جو جو فضول خرچ ہون اونکی کمی کردیجاوے جو تھے یہ امر ہے ضرور ہے کہ دولت اجنبیہ کے ساتھ عہد و پیمان کا لحاظ رکھا جاوے اور الفت اور اتحاد پیدا ہو اور جو مفسدین ہرزگونیا اور بوسینا و بلگیریا مین روس یہ پادریون کے بہکانے سے فتنہ و فساد کرتے ہین ایک مہینے کے اندر تابعدار ہو جاوین تو اونکی جان بخشی کیجاویگی غرض اس سلطان نے بڑی بڑی عمدہ ترکیبین انتظام سلطنت کے لیے سوچی تہین اسکی سلطنت مین یہ بڑا حادثہ عجیب گذرا کہ پرنس میلان والی سرویہ اور شاہزادہ والی مانٹی نگرو جنکی ریاستین ایک عرصہ دراز سے سلطان کے مطیع و فرمان بردار ہین سلطان کے مخالف ہو گئے بعض اخبارات ہند اس بات پر راے دیتے ہین کہ انتشار فتنہ و فساد کا باعث سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے عزل کا ہوا وہ بڑی نیک نیت آدمی ستے اونکا دلی منشا یہ نہین تھا کہ وہ رعایا کو مسلمان ہون یا نصرانی کسی نوع کی تکلیف دین چنانچہ اونکی فرامین واشتہارات سے اونکی نیت کا خلوص ثابت ہوتا ہے مگر ضلاع کے گورنر اور کارپرداز اونکے حکم کی تعمیل مین حد سے زیادہ تساہل کرتے تھے نصارے پر ظلم و جبر کرنے سے کبھی نہین رُکتے تے اگر سلطان کا انتظام ٹہیک ہوتا اور گورنرون کا رعب وداب کامل ہوتا تو یہ بغاوت کیون پیدا ہوتی اور یہ فتنہ سلطان کی حکومت مین نیا نہین اوٹھا بلکہ پہلے بہی ایسا ہوچکا ہے اس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان کی حکومت ہر دل عزیز نہی سرویہ و مانٹی نگرو نے باشتغالک روس موقع پاکر فتنہ و فساد برپا کیا اور جنگ

کا اشتہار دیا ادہر سے بھی لشکر سلطانی واسطے تنبیہ و تادیب باغیان شقاوت شعار کے روانہ ہوا ۹ جولائی ۱۸۷۶ عیسوی کو مارشل احمد مختار پاشا کی فوج ظفر موج پر باغیان سرویہ نے حملہ کیا اوسوقت باغیون کے نوسو آدمی کہیت پڑے اور چار سو مجروح ہوئے اور بہت سے اپنی جان بچا کر میدان جنگ سے بہاگ گیئے اور اونکے ہتیار و سامان سب اہل اسلام کے ہاتھ لگے اور لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت نوش فرمایا دس جولائی کو جنرل محمد علی پاشا نے خود کی چار ہزار فوج سے سرویہ کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا سرویہ کے جنرل نے بموجب قواعد جنگ کے نصف لشکر کو مقابل کیا اور نصف کو گہات مین چہپا رکہا اور اس جنگ کا موقع پہاڑ و زمین تہا اور سرویہ کی فوج کچہ تہوڑی بلندی پر تہی یہ لڑائی رات کے نو بجے شروع ہوئی لشکر اسلام نے اس جنگ مین وہ بہادری و شجاعت دکہائی کہ دنیا کی عمدہ فوج جو زمین لڑائی مثل اسکے کرنا ممکن نہین شب کے تین بجے تک متواتر لڑائی رہی آخرش سرویہ کی فوج میدان جنگ سے فرار ہوئی اور قلعون مین جا کے پناہ لی اس لڑائی مین تین ہزار سپاہی سرویہ کے مارے گیئے اور قریب چہہ ہزار کے زخمی ہوئے ۲۱ جولائی کو ملک سرویہ مین کسی جگہ بہت سا باغی لشکر سرویہ کا جمع تہا اوسکو جنرل عثمان پاشا نے پراگندہ کر ڈالا اور کئی سو باغی مارے گیئے اس تاریخ کو والی مانٹی نگرو پر اہل اسلام نے فتح پائی اور ہزارون کو تہ تیغ کیا ۸ گہنٹہ کے عثمان پاشا نے سر عسکریہ مین تار برقی بہیجا کہ آج صبح کو کرنیل حسن پاشا نے تین حصہ پیدل اور ایک کمپنی توپچے اور دو عدد توپ اور کچہ والنٹیر سے شوقہ پر حملہ کیا سرویہ والے گرال کے شہر

مین جو ٹیمک ندی پر مشہور ہے اور اوسکے قریب دوسرا قصبہ تھا وہان دو چار ہوے اور لڑائی شروع ہوگئی مگر تھوڑی دیر کے بعد باغیان سرویہ نے وہان سے گریز کیا اور لشکر اسلام نے ٹیمک ندی کے پار ہوکر ان دونون شہرون پر قبضہ کیا لیکن دونون شہر گولہ باری کے سبب جلکر خاک سیاہ ہو گیے تھے ۹ اگست کو سرعسکریہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ یکشنبہ کے روز تاریخ مذکور کو لشکر سلطانی نے شہر گرکوسیوتس پر حملہ کیا وہان باغیان سرویہ نے نہایت قوت وہمت سے لشکر بہت سا جمع کر رکھا تھا لشکر سلطانی نے ایکبارگی گولہ زنی شروع کردی باغیون کو شدہ مرنے نہ دیا لشکر سرویہ بعض بعض جا دمدمون اور مورچون پر ایستادہ تھے یہ حال دیکھکر دم بند ہوگئے یکایک آگ برسنے لگی اور بھی گھبراکر بھاگ نکلے لشکر سلطانی بکمال جرأت شہر گرکوسیوٹس پر قبضہ کیا لیکن شہر بکثرت گولہ زنی کے جل گیا تہا اور اوسکے اطراف کے قریات بھی ویران وتباہ ہوگیے تھے باغیان سرویہ شہر ذاتی کی طرف فرار ہوے لشکر سلطانی اونکا تعاقب کرتا چلا شہر ذاتی چار مین جنرل جرنائف روسی مع فوج باغی موجود تھا جب لشکر اسلام کے آنے کی خبر سنی وہان سے فرار ہوا شہر ذاتی چار پر مسلمانون نے قبضہ کیا ۸ اگست کو درویش پاشا نے حرب گاہ سے تار برقی بھیجا کہ گذشتہ شنبہ کو ہم حدود سرویہ مین داخل ہوئے اور فوج مفصلہ ۲ رجمنٹ فوج مصری اور ۵ رجمنٹ فوج سلطانی اور کچہ والنٹیر ہمراہ ہین فوج سرویہ نے مورچے اور دمدمے بہت مضبوط بنا رکھے تھے اور یہ مورچے پہاڑ کے ٹیلون پر اور جھاڑیون مین تھے جسوقت فوج سلطانی وہان پونہچی دشمن سے لڑائی شروع ہوگئی اور دلاوران اسلام نے ایسا قدم جمایا اور

وہ داد شجاعت دی کہ تھوڑی دیر مین شقاوت شعار لشکر روسیہ اپنی چوکڑی بھول گئے باغیان بزدل لومڑی کی طرح اپنی دُم دباکر بھاگنے لگے اور کئی مورچے غازیان اسلام کے ہاتھ آئے دوسرے روز محمد علی پاشا فوج یمین کے سردار اور اسماعیل پاشا مصری اپنی فوج لیکر آگے بڑھے دن کے گیارہ بجے سے لڑائی شروع ہوئی شام تک وہ دھوم مچی رہی کہ سوا توپ اور بندوق کے آواز کے کچھ سنائی نہ دیا اور لشکر سلطانی نے اوسی روز تمام باغیون کے مورچون پر جو پہاڑون اور پہاڑیون مین تھے قبضہ کیا اوسوقت مخالفون کے پاس ۳۹ توپین اور ۲۶ رجمنٹ اور دس ہزار والنٹیر تھے جسمین سے ایک ہزار سے زیادہ باغی مارے گیے اور قریب دو ہزار کے زخمی ہوے اور قریب دو سو مورچون کے فوج سلطانی نے چھین لیے اور اس لڑائی مین لشکر سلطانی سے بعض مواضعات پر گولے پڑے جس سے . . ے مکانات جلکر خاکستر ہوے اور لشکر سلطانی سے دو سو جوانون نے شربت شہادت نوش فرمایا اس لڑائی مین لشکر سلطانی بڑی بہادری سے فوج دشمن پر حملہ کرتا تھا اور مورچون کو چھین لیتا تھا پھر تیسرے روز راشد پاشا مصری اور رضا بک لشکر سلطانی لیکر آگے بڑھے اور محمد علی پاشا مقابل سے اور جمیل پاشا بائین طرف دشمن کے اور حسین آغا سیدھی جانب دشمن کے چلے اور یکایک لڑنا شروع کیا اہل سرویہ تاب مقابلہ نہ لاکر پسپا ہوے فوج سلطانی شہرپاروین کے قریب شام کے وقت پونہچی وہان رات بھر آرام کیا اہل سرویہ کے دلونمین خوف پیدا ہوا رات کو شہر چھوڑ بھاگ گیے اور اطراف کے مورچے مع سامان واسباب جنگ اہل اسلام کے ہاتھ آئے پھر لشکر سلطانی نے زاتیشار شہر پر قبضہ کیا

اہل سرویہ وہان سے گھر بار چھوڑ اسٹریا ورومانیا کی طرف نکل گئے ۲۱ گست کو
تموزسے بابِ سرعسکری مین اسطرح تار برقی پر خبر آئی کہ مصطفے صفوت پاشا
جو ولغراد مین ہے وہ تاریخ مذکور کو نواحی بانیا و نووی پازوس کیطرف گیا اور اوسکے
ساتھ چند ملیٹ اور کچہ والنٹیر تھے تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے سرویہ والونکا
تین ہزار لشکر دکھائی دیا کہ اون کے پاس دو توپین بہی تہین صفوت پاشا نے لشکر
ہمراہی کو مطابق قواعد لشکری کے تین حصے کیے اور اونپر حملہ آور ہوا پانچ کلاک
تک لڑائی ہوتی رہی آخرش سرویہ والے پہاڑ پر سے اوتر بھاگ گیے اور لشکر سلطانی
اونکا تعاقب کرتا ہوا مقام تھروانہ تک پونہچا وہان سے ایسی بندوقون کی شلاک
ماری کہ تین سو باغی مرے اور تین سو نہر مین ڈوب کر مر گیے اور باغیون کے لشکر کا نشان
بھی چھین لیا گیا اور سو بندوقین مع اسباب وسامان حرب اور تیس صندوق بارود
سے بھرے ہوے لشکر اسلام کے ہاتھہ آئے ۲۶ گست کو باغیون کے ساتھ
شہر جوکا پر قریب دریاے ٹیمک کے عثمان پاشا نے مقابلہ کیا لشکر سلطانی کے
دو ملیٹ اور ایک سو سوار ترک اور دو سو سوار چرکس ہمراہ تھے اور سرویہ کے
چار ہزار آدمی ستھے دو کلاک بازار جنگ گرم رہا سرویہ والے ہزیمت کھا کر بھاگ گیے
اور ڈیڑہ سو آدمی سرویہ کے مارے گیے اور تین سو زخمی ہوے ۲۹ گست کو
عبد الکریم پاشا کی طرف سے صدر اعظم کو یون تار برقی آیا کہ ۲۹ تاریخ ماہ مذکور
کو باغیان سرویہ قلعہ الکسیناج سے لشکر سلطانی پر حملہ کرنے کے ارادہ سے
نکلے لشکر سلطانی سے اونکا مقابلہ ہوا اس مین ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار سے
زیادہ باغیان سرویہ واصل جہنم ہوے اور باقی شکست فاش کھا کر قلعے مین جا چھپے

غرض اسی لڑائیون کے درمیان سلطان مراد خان کی طبیعت مرض خفقان سے ناساز ہوئی ناچار امیرون وزیرون نے شیخ الاسلام سے متفق ہو کر سلطان مراد کو تخت سے اتارا اور تاریخ ۳۱ ماہ اگست کو سلطان عبد الحمید ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھلایا۔ واضح ہووے جب سلطان عبد العزیز خان کے انتقال کا تار برقی اول شہر بمبئی کو پونہچا اوسی روز یہان کے اہل اسلام نے مساجدون مین روشنی اور مجالس مولود خوانی وغیرہ مراسم تعزیت سلطان مرحوم کے اور مراتب تہنیت سلطان مراد کے تخت نشینی بجالائے خصوصاً مسجد نواب ایاز کے دروازہ گمبذ پر ایسی روشنی ہوئی تہی اور اژدحام عام کہ نہ کبہی دیکہا نہ سنا تھا بعد اسکے تمام بلاد ہندوستان مین یہ مراسم تعزیت وتہنیت وہمدردی واتفاق خادم الحرمین الشریفین کے باب مین عمل کیا گیا بعد ازان انجمن اسلامیہ بمبئی جناب معلے القاب ناخدا محمد علی صاحب روگہی دام اقبالہ کے مکان مین منعقد ہوئی اراکین انجمن کی صلاح سے جامع مسجد مین تمام اہل اسلام خاص وعام کو مدعو کر کے قیصر ہند ملکہ معظمہ انگلستان کو ایک عریضہ لکہا گیا اوسپر سب اہل اسلام کے دستخط قریب دس ہزار کے ہوے چنانچہ نقل اوس عرضی کی ذیل مین لکہی جاتی ہے

نقل عرضی اہل اسلام بمبئی

بخدمت قوی شوکت جلالت شاہنشاہی ملکہ معظمہ انگلستان وشہنشاہ ہندوستان

کوین وکٹوریا دام اجلالہا ودام اقبالہا

بامید آنکہ مراحم شاہنشاہی کے پسندیدہ خاطر انور ہو

دفعہ اول ہم دستخط کنندگان حسب ذیل آن ملکہ معظمہ کی مسلمان رعایا ساکن ممالک محروسہ ہند اس اپنی غریب اور مودب عرضداشت کو جو کل مذاہب اسلام کی ایک عام اجلاس سے جو شہر بمبئی مین منعقد ہوئی تھی بالاتفاق قرار پائی ہے آن ملکہ معظمہ کے تخت شاہنشاہی کے پیش کرنے کی اجازت اور درخواست چاہتے ہین **دفعہ دوم** عرضداران ملکہ معظمہ پہلے ہی پہل آن ملکہ معظمہ پر اس (امر) کے ظاہر کرنے کے ملتجی ہین کہ آن ملکہ معظمہ کے وزرا نے دربارۂ دولت عثمانیہ آجتک حسن دوستانہ برتاو کو برقرار رکھتے اور نباہتے چلے آئے ہین اس سے ہم ہندوستان کے مسلمان رعایا کو ایک غایت درجے کی خاطر جمعی حاصل ہے اور نیز جو امداد و مہربانی آن ملکہ معظمہ نے مطابق رواج قدیمہ سرکار انگلشیہ کے گذشتہ سالہاے سال سے خود کی ریاستون کے متعلق مفید و عمدہ تر مناسب جان کر سلطنت سنیہ عثمانیہ کے ساتھ (جاری) فرماتی ہے لہذا عرضداران ملکہ معظمہ اپنا عاجزانہ مگر تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کا یہ قابو ہاتھ سے جانے نہین دے سکتے **دفعہ سوم** لیکن نہایت غمگینی کے ساتھ تابعداران عرضدار ملکہ معظمہ کے سماعت مین آیا ہے کہ چند خود غرضی ریاستون نے بارادۂ خلل اندازی دولت عثمانیہ اوس دولت عالی کے عیبون کو ایک نہایت مبالغے کے ساتھ ظاہر کر کے اور نیز جاہلانہ و ظالمانہ افعال کو اوس (دولت عثمانیہ) سے منسوب کر کے جو جو بجد انہ کوششین کی ہین اون سے یونائیٹیڈ کنگڈم مین آن ملکہ معظمہ کے چند عیسوی رعایا کے دلون مین رفتہ رفتہ اثر ہوتا چلا ہے اور آن ملکہ معظمہ کے وزرا نے جو (برتاو) حکمت عملی کا

(آجتک) سلطنت ترک کے ساتھہ جاری رکھا ہے اوسمین تغیر و تبدیل ہونے
کی غرض سے انگلستان مین بڑی بڑی کوششین ہو رہی ہین دفعہ چہارم یس
اس معاملے کے متعلق عرضدار آن ملکہ معظمہ نہایت عاجزانہ طور سے گذارش کرتے
ہین کہ ہندوستان کی مسلمان رعایا کو ان سب معاملات کا کہ جنکو سلطنت روم سے
تعلق ہے نہایت درجے کا خیال رہا ہے اور ہمیشہ رہتا آیا ہے اور نیز وزراے
آن ملکہ معظمہ نے جو حکمت عملی درباب سلطنت مذکورہ کے جاری رکھی ہے اوسکو
وے عرضداران بنظر تفکر و تپاک دیکھا کرتے ہین اور نیز عرضداران آن ملکہ معظمہ
گذارش کرتے ہین کہ اونہون نے تا این دم اگر اپنے خیالات و ارادون کو اس معاملے
کی بابت عام طور پر ظاہر نہین کیے ہین تو اسی لحاظ سے آن ملکہ معظمہ کے کل باشندون کی
کل رعایاے اقوام مختلفہ کے ظاہری اعانت اور خوشنودی سے جس حکمت عملی پر آن
ملکۂ معظمہ کے وزرا کا آجتک عملدرآمد رہا ہے طرح آیندہ رہنے کے باب مین عرضداران
آن ملکہ معظمہ کو ہمیشہ اطمینان رہا اور کوئی سبب (اوسمین) شک و شبہ کا نہین پایا گیا
دفعہ پنجم مگر چونکہ فی الحال انگلستان مین جو گفتگو و کارروائیان ہوئین اور بڑے
جلسے وہان منعقد ہوے ظاہراً اس امر کے لیے کہ انکے ذریعون سے وہ ظلم و بیرحمی
جو درباب بلگریا باشندون کیطرف عاید کی گئی ہے ظاہر کیا جاوے مگر عرضداران
ملکہ معظمہ یون خیال کرتے کہ حقیقتاً او نکار روایون کو آن ملکہ معظمہ کے موجودہ جماعت
وزرا کے معزول کرنے اور بایننمط حکومت اہل اسلام کو یورپ سے علیحدہ کرنے
سے تعلق ہے لہذا عرضداران آن ملکہ معظمہ یون سمجھتے ہین کہ اونکی سکوت زیادہ خموشی
سے مبادا یہ سمجھا جاوے کہ مسلمانان ہند اس امر سے نہایت بے پروا ہین اور باین

لحاظ اپنے پر واجب بلکہ فرض جانتے ہین کہ بعجز و انکساری اپنے خیالات
ومنصوبون کو جو درج عرضداشت ہذا ہوے ہین آن ملکہ معظمہ کے پیش کرین
(اس غرض سے) کہ آن ملکہ معظمہ اپنی نظر کرم گستری ملاحظہ فرماوین دفعہ ششم
تابعداران عرضگذاران ملکہ معظمہ جب جب دیکھتے ہین اور ضرور ساتہ ایک مخرو
اطمینان کے دیکھتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ نے فیاضانہ طور سے خطاب شاہنشاہے
کے اختیار کرنے سے جو سبب مطابق مرضی رعایاے ہند اور رواج قدیمہ کے
ہے رعایاے ہند کو ایک بڑی عزت بخشی اور انسے زیادہ تر تعلق بڑہایا ہے
تب تب عرضداران ملکہ معظمہ کی نزدیکی حاصل کرنے اور خدمت مین عرض گذرانے
مین دلیری حاصل ہوئی ہے اور زیادہ تر خاطر جمعی یہ ہوئی ہے کہ انکی عرضداشت
کی طرف آن ملکہ معظمہ فیاضانہ توجہ فرماوینگے دفعہ ہفتم لہذا عرضداران ملکہ
معظمہ نہایت عاجزانہ ومودبانہ (طور سے) اُمید کرتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ اوس
حکمت عملی کو جائز نہ رکھین کہ جس کے اثر سے سلطنت سنیہ عثمانیہ جُدے جُدے
حصون مین منقسم ہو جائے یا اسی طرحکا ضعف پر اثر آئے اول اس لحاظ سے
کہ آن ملکہ معظمہ کی سرکار اور سلطنت ترک کے مابین ایک مدت کثیر سے رشتۂ اتحاد
جاری ہے ثانیا اسوجہ سے کہ کئی کروڑ مسلمان رعایاے ہند اور جستی خلقت
مسلمانون کی اس جہان مین بستی ہے اوسمین سے ایک بہت ہی بڑا حصہ کہ جسمین
چار کروڑ سے زیادہ آن ملکہ معظمہ کی رعایا ہے وے سب (اہل اسلام) سلطان
روم (خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ) کو اپنا پیشوا جانتے ہین ثالثا اس جہت سے کہ حال
ضلاع روم مین جو آتش جنگ سُلگی ہوئی ہے وہ ایک سلطنت ترک کے خراج

گذار رعیت کی بلا سبب معقول بھڑکائی ہوئی ہے اور جسکو ابتداءً وخفیہ طور سے
روسیون نے برپا کیا اور اب وے اسکی (لڑائی) ظاہرا معاونت کرتے ہین
اس مطلب سے کہ روسی) اپنے طمع آلود ارادون کو پیش لیجاوین اور دافعًا
اس لحاظ سے کہ جو خبرین علانیہ بی رحمی وظلم کی درباب بلگریا کے پھیلی ہوئی
ہین وے بالکل ایک طرفہ اور نہایت درجے مبالغہ آمیز ہین اور جسمین سلطنت
ترک کسی وجہ سے شامل نہین ہے دفعہ ہشتم عرضداران آن ملکہ معظمہ کو
بخوبی یقین ہے کہ جن خیالات وارادون کو انہون نے بذریعۂ عرضداشت ہذا
آن ملکہ معظمہ کے پیش کرنے کی نہایت غریبانہ طور سے جرأت کی ہے (اون
خیالات وارادون) مین کُل مسلمان رعایاے ہند شریک ہین لہذا (عرضداران
خود اپنی اور کُل مسلمان باشندگان ہند کی طرف سے نہایت عاجزانہ ومؤدبانہ
گذارش کرتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ از روے کرم گستری سلطنت روم سے وہی
دوست پروری اور (ان معاملات مین) کنارہ کشی کا برتاو اجرا کرین کہ جسپر
آن ملکۂ معظمہ کے وزرا کا آجتک عملدرآمد رہا ہے اور نیز (گذارش کرتے ہین)
کہ بسبب مبالغہ آمیز خبرون اور آن ملکۂ معظمہ کے انگلستان کے چند عیسوی
رعایا کے صلاح دینے سے جو کہ زمرۂ وزراے موجودہ سے مخالف ہین
آن ملکہ معظمہ حکمت عملی مندرجۂ بالا مین تبدیل وتغیر نہ فرماوین اور ۱۸۵۶ء عیسوی
کے عہدنامے مین مطابق دیگر ریاستون یورپ کے سلطنت ترک کے استقلال کی
ذمہ واری داخل ہے اوس (عہدنامے) کے صاف وصریح شرائط کے برخلاف
سلطنت سنیہ عثمانیہ کو ضعف پوہنچانے یا اوسکو جُدے جُدے حصون مین

منقسم

منقسم کرنے کے لیے روس کے شامل ہووین اور یہ عرضداران آن ملکہ معظمہ
مانند غریب و وفادار رعایا کے بطور خاو مانہ ہمیشہ دست بدعا رہین گے
آفتاب دولت و اقبال ہمیشہ تابان و رخشان ہی

بعد اسکے مجروحان و یتیمان و بیوگان عساکر مجاہدین اسلام کے واسطے اعانت
بطریق زر چندہ کرکے بھوانے کی تجویز ہوئی قریب ایک لاکھہ روپیہ ضلع مبئی
مین جمع ہوا اسمین سے بطور اقساط کے تیس چالیس ہزار روپیہ پہونچ گیا اور ماہ
بماہ جستنا وصول ہوتا ہے انجمن اسلامیہ کی معرفت سے اور محمد حسین افندی
شاہ بندر سلطان روم مقیم مبئی کے ذریعہ سے بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح شہر
مدراس و شہر کلکتہ مین بھی انجمن اسلامیہ نے اس امر خیرات و مبرات مین سعی فرماکر
باتفاق ہر ضلع سے لاکھہ دو لاکھہ روپیہ جمع کرکے بھیجنے کی تجویز جاری کردی ہے
ملکہ لاہور و پنجاب و دہلی و حیدرآباد نظام و بڑودہ ملک گجرات وغیرہ علی العموم تمام
ہندوستان کے قصبون و شہرون مین بھی اس امور خیر کا انتظام و اہتمام
ہورہا ہے خصوصاً شہر کلکتہ کی انجمن اسلام نے بھی ایک لاکھہ روپیہ سے
زیادہ جمع کیا اور اہل کلکتہ نے جو عرضی لنڈن کو روانہ کی نقل اوسکی ذیل مین درج ہے

نقل عرضی اہل اسلام کلکتہ

حضور عالیہ ہم ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمان لوگ جو حضور عالیہ کی رعایاے
اطاعت گزین ہین (اور جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین) ہماری طرف سے اور ہمارے
اون ہم مذہب جماعہ کثیر کی طرف سے جنکی جانب سے ہم اکثر اوقات امور فلاح عام

نیا نیا عرض حال کیا کرتے ہین) تمامتر اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ہمارے خیالات
مختصر کو جو ایسے ایک امر سلطنت سے متعلق ہے جسکا اثر نہ صرف ملک ہند پر اور نہ
صرف ممالک ایشیا پر بلکہ تمام عالم پر ہے بارگاہ فلک پایگاہ حضور عالیہ مین پیش کرتی ہین
ہمکو یقین ہے کہ بحث و تکرار سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم (جوکہ اسی نام سے
ممالک فرنگستان مین مشہور و معروف ہے) ایسی بحث و تکرار ہے کہ اسکے سبب سے
اقوام ساکنین ممالک فرنگستان اور ساکنین اطراف بحر روم وقتاً فوقتاً تردد خاطر اور
پریشانیون مین مبتلا بلکہ چند قوم کے لوگ خونخوارانہ جنگ و جدل مین مشغول رہا کرتے
ہین اور اسکا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ سلطنت علیہ عثمانیہ کا خزانہ ایک ایک بار عرصہ دراز تک
صرف ہوتا جاتا ہے اور حسن سیاست ملک مین برابر فتور پڑتا جاتا ہے اصلاح احوال
نظم و نسق کی کوششین بے سود اور رایگان ہوتی جاتی ہین اور جن جن قومون کے لوگ
اوس سلطنت کی رعایا اور تابع ہین اونکی ترقی احوال کی تدبیرین عمل مین لاتے ہین حکام
سلطنت عثمانیہ کا جی چھوٹ جاتا ہے چنانچہ اوسی قسم کے جنگ و جدل جو چند عرصہ کے
بعد ایک ایک بار حادث ہوا کرتی ہے فی الحال یہہ مشرقی ممالک بیضان مین برپا ہے
سلطنت سنیہ عثمانیہ مین یہ خانہ جنگی اونہین خانہ جنگیون مین سے ہے جنکی آتش افروزی
بادشاہان ممالک غیر کی طمع ذاتی سے اور حاسدون کے حسد موروثی سے ہوتی ہے
خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانون کی میراث قدیمی (یعنی جزو سلطنت حضرت سلطان روم
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) فرنگستان مین ہے اوسپر یورش کرنے کے لیے حضرت
سلطان کے دشمنون نے (جس یورش کا معلوم ہوتا ہے اونہون نے عزم بالجزم
کرلیا ہے) اوس سلطنت کے انتظامات درونی کی مشکلون کو نہایت اچھا موقع اور

معتقم سمجھہ لیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی تخاذ
سلطنت پرپرورش اور اپنے مطلبون کے حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر موقع
نہین ملنے کا بہرکیف جای مسرت ہے کہ سلطنت مشرقی یعنے سلطنت عالیہ روم
نہایت قدرتمند اس بات پر ہے کہ اپنے ممالک محروسہ مین امن چین کو قایم و
برقرار رکہے اور جو کوئی اوسکے فرمان واجب الاذعان سے سر نیچے کرے
اوسکی تنبیہ و تادیب واجبی عمل مین لائے اور یہ بہی جای مسرت ہے کہ
ارکان دولت سلطنت عثمانیہ کے حسن تدبیر اور استقلال اور آزرم خوئیان اور
بادشاہان ممالک بیضان کی دانائی او نصفت شعاریان اور ممالک مغربی کے سچے
غیر متعصب مدبرون کی بلند نظرانہ سعی و کوششین در پے اسکے ہین کہ اس آتش جنگ
و جدال کو اون حدود کے باہر جہان وہ اب فروزان ہے پہیلنے ندین اور اسکی
خونریزانہ مضرتون کو اونہین لوگون مین اور اونہین صوبجات کے اندر ہی محدود کردین
جنمین وہ ہین مگر جای تاسف ہے کہ مثل اگلے بلوا ون کے اس بلوے مین
بہی (جسکی آتش فتنہ اقوام خارجی کے اشتعال سے ہے مشتعل ہوئی ہے)
وہی اقوام خارجی اسباب حرب وضرب اور صلاح و مشورہ اور جان و مال سے بلوائیون
کے معاون و مددگار رہین اور یہی باعث ہے کہ یہ بلوا اتبک جاری ہے اور جن طرفکش
اہل پیشہ اخبار نویسون نے صوبجات سرویہ (یعنی صرب) اور بلغاریہ مین قوم چرکس و
باشی بزوک کے ظلم و ستم کے احوال پر ملال کی تفصیل مبالغہ کے ساتہ لکہہ لکہہ کے
اقوام ساکنین ممالک بیضان کے شعلہ غیظ و غضب کو ترکیون پر بڑی بلند گرائی کے
ساتہ مشتعل کرکے اپنے مطلب کو قریب الحصول کرلیا ہے اور جن اخبار نویسون نے

اس امر کو کہ مدبران سلطنت عثمانیہ کو اوس سلطنت کے باجگزارون اور رعایا کے کس بے انتہا درجہ کے حرکات ناشایستہ او رغضب انگیز سے اشتعال خاطر اور برانگیختگی ہوئی ہے اور اون باجگزارون اور رعایا سے کیسے کیسے افعال پرنفرت ونفرین صادر ہوے ہین عمداً وقصداً قلم انداز کیا ہے) خود اونہین اخبارنویسون نے تصدیق اسبات کی کی ہے کہ بادشاہان ممالک خارجیہ بخلاف ورزی قانون مابین الاقوام اور مخالفت صلح وآشتی فیمابین سلاطین ممالک بیضان سے کے (جسکی مضبوطی بذریعہ عہد وپیمان قدیم کے ہے) اس جنگ مین سرگرمی کے ساتہ علانیہ شرکت رکہتے ہین بااینہمہ ہم مسلمانون کو اس امر کا دریافت ہونا خاصتاً باعث تسکین وتسلی ہے کہ ایسے ایسے واقعات وحادثات کی فروکرنے کے لیے اہل اسلام کی بہادری اور اسلام کی مدبری مین کچہ کمی نہین ہے اور اگرچہ اس اونیسوین صدی عیسوی کے زمانہ مین حال کے لوگون کے طریق معاشرت اور طور اطوار پرنظر کرکے اور اس اونیس صدی کے اواخر مین فرنگستانی لوگون مین جن جن ترقیون کی دہوم پڑی ہوئی ہے اونپر لحاظ کرکے اسبات کی امید جو مسلمانون سے تہی کہ اونمین بہی ویسے بادشاہان نامدار والا اقتدار جیسے حضرت سلطان بایزید وحضرت سلطان مراد وحضرت سلطان محمود انار اللہ برہانہم زمان سلف مین گزرے ہین پیدا ہونگے وہ حاصل نہین ہوتی ہے باوصف اسکے ترکیون نے جیسے وہ برابر ترقی کرگئے ہین بڑی بڑی مشکلون اور مخالفون کا سامنا کرکے میدان جنگ مین پے درپے ظفریابی وفیروزمندی قابل تحسین حاصل کی اور ممالک فرنگستان مین اپنے قدرت وجلادت اور شان وشوکت بادشاہانہ کی شہادت پوہنچائی ہے اور رعایاے باغی کا حال تو مسلم الثبوت ہے کہ اونہونے

اپنی سخیف حرکتون سے مددگارون کو بہی متفرق کرڈالا ہے اور یہ ثبوت کو پونہچا یا
ہے کہ اونکو اپنی قوت بازو سے تو فرمان سلطانی کی مزاحمت کرنے کی رغبت ہے
اور نہ سکوت اور نہ صف معرکہ مین مقابلے پر ثابت قدم رہنے کی طاقت ہے اور
نہ قدرت آسپر بہی بعض لوگ ایسے ہین جو اس جنگ کو از خود اختتام ہو پہنچنے اور
آتش فتنہ کو خود بخود منطفی ہوئے کیا دین گے بلکہ نائرہ تعصب و اختلاف مذہبی
اور عداوت قومی کو مشتعل کرکے یہی چاہتے ہین کہ ایک عام جنگ و جدال برپا
ہو جاوے جسکا مآل کیا ہوگا کسی فرد بشر کو پہلے سے معلوم نہین ہو سکتا اس پرانی
بحث و تکرار سلطنت مشرقی کو اختتام مین پونہچانے کے خیال سے متعصبان مذہبی
و ملکی کیا کیا نہ لاطائل منصوبے اپنے ذہنون مین لڑا رہے ہین الغرض اس
متبرک سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم کی بالفعل یہی کیفیت ہے جو مذکور ہوئی
اور اس سلطنت کے ساتہ تمام جہان کے تمام مسلمان بالطبع ہمدردی و دلسوزی کے
شریک ہین کیونکہ حضرت سلطان اعظم و شہنشاہ معظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو قاطبۂ
اہل اسلام خادم حرمین شریفین اور حامی دین اور عتبات عالیات کی محافظ و آئین
سمجھتے ہین جنکی قیام دولت اور بقاے سلطنت کے لیے جمہور اہل اسلام پر دعاے
خیر کرنی واجب و لازم ہے اور سب سے بڑہکے یہ بات ہے کہ مخالفت دین
اسلام مین عیسائی ملکون مین جو کچہہ جوش و خروش ہو رہے ہین اوس سے نہ صرف یہ کہ
اہل اسلام ہر متنفس کے اطمینان دلی مین خلل واقع ہوا ہے بلکہ تمام سلاطین اہل اسلام کو
اونکے اپنے اپنے حقوق و مقبوضات کے حفظ و سلامتی کے بارے مین اور
تمام رعایاے اہل اسلام کو (جس کسی جگہ کے باشندے ہون) اونکے دین و

مذہب کے باب مین عموماً اور اونکی شرع شریف کے احکام کی اتقا اور نفاذ کے باب مین خصوصاً (جہان جہان کہ اونکو اب یہ باتین بخوبی حاصل ہین) تشویش اور دہوکا پیدا ہونیوالا ہے ایسے نازک اور باریک وقت مین جب لامحالہ بڑے بڑے داناون کی دانائی کام نہین کرتے اور سلیم الفہم اور حلیم الطبع لوگون کو بہی جوش تعصب مذہبی جادۂ اعتدال سے منحرف کرسکتا ہے) امنائے دولت حضور عالیہ کی رفتار نصفت ہنجار ایسی پسندیدہ وسنجیدہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اوسکے منت پذیر اور شکرگزار ہین چونکہ ہندوستان کے مسلمانون کو بسبب اسکے کہ اونکو بذریعہ سفر حج وزیارت اور عموم سیر وسیاحت کے اور علی الخصوص حضور عالیہ کے مرحمت گستر اور دانش پرور مدبران سلطنت کی عطاکی ہوئی ڈاک اور تار برقی اور کاغذ اخبار کے ذریعے سے صحیح خبرین جلد جلد پہونچنے کی سہولت وآسانی حاصل ہے اسلیے اہل اسلام کی اور اور ریاستون کی رعایا کی نسبت یہ لوگ زیادہ تر رائے صحیح دینے قرار دینے کی حیثیت اور قابلیت رکہتے ہین پس وہ اسبات کو ہرگز بہول نہین سکتے کہ قوم انگلش کی صلاح ومشورت وحمایت واعانت کے سبب سے سالہاے دراز تک سلطنت سنیہ روم نے اپنے حقوق کو اطراف وجوانب کے ضیمون کی دست اندازی سے محفوظ ومصئون رکہا ہے پس باوجود مشکلات درپیش سلطنت روم کے (جو بلاشبہہ جلد دفع ہو جاینگے) ہمکو بہروسا ہے کہ سلطنت انگلشیہ جسطرح برابر عمل کرتی آئی ہے اپنے قدیم شیوہ ائتلاف مابین الاقوام کو مطمح نظر رکہکر اب بہی اسبات کی نہایت نگہداشت کریگی کہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ اور ممالک بیضان کے مسلمانون کے حق مین (اگر رعایت بہی نہو) تو کوئی امر خلاف

شیوۂ انصاف پرستی اور راستبازی ہونے پائے اس جنگ وجدال کا اخیر نتیجہ جو کچھ ہوا اور قوم ترک کی اپنی ذاتی قوت پر اور نیز اوس تقویت پر جو تمام سلطنت عثمانیہ سے اس قوم کو حسب الحکم اور حسب طلب اوسکی حاصل ہو سکتی ہے ہمارا بھروسا اور اعتماد جو کچھ ہوا اور خداے داناے مطلق پر جو بلا شبہہ وشک ہمیشہ اور ہر حال مین غالب کھنے والا حق کا ہے ہمارا توکل کامل اور اتکاے کلی جو کچھ ہوا اور خداے عزوجل نے ہمارے حضرت خاتم المرسلین صلعم پر اپنے بندون کے لیے جو دین متین اوتارا ہے اوسکی آخر انجام کے باب مین ہمارا محکم اور مضبوط عقیدہ اور ایمان جو کچھ ہو معہذا ہم رعایاے اطاعت گزین کو جادۂ راست بازی سے منحرف ہونا ہوگا اگر ہم حضور عالیہ اور حضور عالیہ کے امناے دولت اور عموماً حضور عالیہ کے رعاے برطانیہ کی رفتار وکردار سابق و حال نسبت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے اظہار احسانمندی دلی اور سپاسداری قلبی سے قاصر رہین نظر برین حالات ہم مسلمان رعایاے اطاعت گزین متمنی ہین کہ حضور عالیہ کی وفور عنایات رعایا پرورانہ سے حضور عالیہ کی بارگاہ سپہر پایگاہ مین ہمارا یہ محضر اظہار شکریہ قلبی ذروۂ اجابت کو پونہچے زیادہ آفتاب دولت واقبال فلک جاہ وجلال پر تابان و درخشان ہے +

جو عرضی کہ مسلمانان الہ آباد نے بحضور جناب ملکہ معظمہ روانہ فرمائی ہے نقل اوسکی بھی بجنسبہ درج ذیل کرتے ہین +

نقل عرضی اہل اسلام الہ آباد

ہم اہل اسلام رعایاے ملکہ عالیہ جو بود وباش اس ملک مین زیر حکومت جناب ملکہ ممدوحہ کے

رکہتے ہین عمدہ عمدہ اور لایق لایق اراکین سلطنت مذکور کی کارروائیون کا جو حکمت عملیون
سے دربارہ نفع سلطنت ترکی روم خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کے ہوئین ہین دلی شکریہ ادا
کرتے ہین اور ہم جانتے ہین کہ ایسے عمدہ طبایع و فضایل کے لوگ اکثر ہندوستان مین ہین
جو ہم رعایاے مسلمان ممدوح کی دل آزاری اور خاطر شکنی کو سراسر مذموم اور بڑا ظلم سمجھتے
ہین اگرچہ بعض وحشی درندہ و خونخوار مدنامی ملک و حکمت کے خواسگار ناعاقبت اندیش
بہی ہین حالانکہ ساری دنیا اس کیفیت سے خوب واقف ہے کہ سلطنت ترکی روم
ایک مذہبی سلطنت ہے اور سلطان تمام اون ملکون کے سلطان ہین جہان مسلمان
ہین یعنی تقریباً تمام ایشیا اور افریقہ اور اوس حصہ یورپ کے جہان کو وہ حکمران ہین
پس ساری دنیا کے مسلمان سلطان پر جان نثار ہین سلطان کی بدخواہی اور ضرر رسانی
مین سارے مسلمانون کی بدخواہی اور مخالفت و دشمنی ہے وہ لوگ جو سلطان کو امام
دین اور خلیفہ اور پیشوا جانتے ہین کیونکر اونکے نقصان اور ضرر پر تحمل و سکوت کرینگے
نہین ہرگز نہین سلطان کے ضرر و نقصان کی حالت مین ساری دنیا کے مسلمان کو مسلح ہونا
پڑیگا اور اونکے دشمنون سے دشمنی کرنی پڑیگی اسلیے ہم اپنی دانا گورنمنٹ جناب
ملکہ عالیہ کے اراکین سے التجا کرتے ہین کہ وحشی درندون ناعاقبت اندیشون کے
اصوات ناپسندیدہ کی سماعت نفرماوین اور ہم دل شکستون کی دل شکنی گوارا نکرین
اور اپنی قایم حکمت عملی پر قایم رہین خدا اونکو خوش و کامیاب رکہے غیر قومون مین سے
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ترکی روم کی سلطنت سراسر اسلامی ہوتی تو جنگ کریمیا
وغیرہ مین عام مسلمان کیون سکوت کرتے یہ خیالات اونکی بیہودہ و باطل ہین شاید آثار
حرکات زمانہ کے ادراک سے بے بہرہ ہین پہلے بہی تو سرویہ نے سر اوٹہایا اور اوسکی

سرکوبی ہوئی تھی فرنگستان نے کیون نہ مزاحمت و مداخلت کی وہان اب قومی پولٹیکل کی کارروائیان بڑہتی جاتی ہین اور یہ ہوا یورپ ہی سے چلی ہے جس سے اب ایشیا و افریقہ کے میدان مین طوفان و بہا ہے روسیون نے توقند و وسط ایشیا مین جو کچہ کیا اور کرتے ہین وہی ترکون نے شرقی یورپ و افریقہ مین کیا + سبحان اللہ بعض بیوہ عورتون نے محبت اسلام کے شوق سے مجاہدین لشکر اسلام کی معاونت مین سیکڑون روپے کے زیور جایداد فروخت کرکے بضاعت چندہ مین دیا یہانتک کہ خاکساران بمبئی نے ایکروز جو کچہ گدائی سے اونکو دستیاب ہوا اوسکا زرنقد حضرت سلطان روم کے سفیر مقیم بمبئی کو لیجاکر دیا حمیت اسلام اور حرارت دینی اسے کہتے ہین اگر ہر شخص ساکن ہندوستان کہ شمار مین چار کروڑ سے زیادہ ہین اپنے اپنے جان و مال درم و قلم سے حمیت اسلامی اور ہمدردی قومی کو کام مین لاوین تو داخل صواب جمیل و اجر جزیل مین شامل ہو وین در ہیولا جناب بو علی فطرت ارسطو حکمت معالج امراض ظاہر و باطن حکیم محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالے جو چالیس برس سے ساکن بمبئی ہین اور راقم آثم کے والد ماجد سے اتحاد برادرانہ رکہتے ہین اپنی دار الشفاے یونانی سے فی سبیل اللہ واسطے مجروحان غازیان اسلام کے مرہم عثمانی قریب چالیس من کے ترتیب دیکر دس صندوقون مین بطرف اسلام بول روانہ کیا اور جوابیات اون صندوقون پر لکہے گیے اونکی نقل واسطے ناظرین کے ذیل مین ہے

اشعار

بحمد اللہ بعد نعت از توفیق ربانی
خود از دار الشفاے وقف مرضای ساکین را
ز بہر غازیان جان فدای دین احمد را
برای زخم شمشیر و گلولہ نافع این مرہم
نگین اسم اعظم ہمت تو کرد در وست
بہر دم لا الہ الا الحمید و روشنا باد

حکیم بمبئی باقر ز مارستان یونانی
و ہد داروی پاک اوراکہ او دارد مسلمانی
بخون دل و آب چشم مرہم ساخت عثمانی
فرستادہ بدہ صندوق نزد ظل سبحانی
کہ مرہم ہر مہمات ست اسم اعظمت دانی
تصور نفی اعداہست در اثبات سلطانی

بتصور شیخ الاسلامست بکن در نفی و اثباتت	بتصور کن رسول اللہ را در ذات یزدانی
خداوندا بحق آل و اصحاب رسول اللہ	کہ سلطان باد تا محشر با ورنگ جہانبانی
قبول بارگہہ باد ا بحق آل پیغمبر	توئی شاہ و سلیمان تخت و مسند سلیمانی

اسی طرح شہر لنڈن مین ڈیوک آف سدرلیانڈ صاحب بہادر نے ایک کیا مٹی مجروحان سپاہ ترک کی اعانت کی مقرر کی ہے بعضون نے دس ہزار بعضون نے پانچ ہزار روپیہ اسمین دیے ہین لاکھون روپے جمع ہوتے جاتے ہین چنانچہ ماہ گذشتہ مین چھہ ہزار کمّل اور چار ہزار پشمینہ لحاف اور باقی لباس و موزہ وغیرہ زخمیون کے لیے اسلام بول کو بھجوا ے ہین الغرض عرب و عجم و مصر و عراق ہر ایک طرف سے اہل اسلام کی اعانت جاری ہے مگر یہود و نصارے جو سلطان سے اور سلطان کی رعایا اور ملک سے کچھ مطلب رکھتے ہین اس امر مین اسوقت اپنی محبت جتانے کے لیے امداد کرتے ہین ؛.

ملک روم و شام کی کیفیت اور نقشہ

سلطان روم کا آدہا ملک ایشیا مین داخل ہے اور آدہا یورپ مین شامل ہے جسطرح کہ روس کا ہے ملکہ افریقہ مین بھی سلطان کی عملداری مین بڑا ملک ہے اول یوروپ ترکیہ کا بیان ہوتا ہے ملک یورپ ترکی یعنے روم اوسکے اوتر و پچھم کی جانب بلاد اسٹریا و کہن کیطرف ملک یونان یعنے گریس اور بحیرہ مارمورا اور یورپ کے سمت بحرالاسود و بلاد روس واقع ہے طول چھہ سو میل اور عرض چار سو میل مربع میل تین لاکھ باشندے ایک کڑوڑ پنچاون لاکھ دار السلطنت کا شہر قسطنطنیہ جسکو اسلام بول یا استنبول بھی کہتے ہین اس ملک کو ساحل دریا خوب ہے اکثر خلیج تو ناک کھاڑیان جزیرے اسکی ملحق مین

سرحد شمالی کا ایک حصہ کوہ کارپہٹین سے بنتا ہے اور کوہ ہمیس او ربالکن اس ملک مین
شرق سے غرب تک گذرتا ہے اور مختلف سمتون مین جابجا ٹیکریان دکھائی دیتا ہی
دریاے ڈینوب مین اکثر یہان کی ندیان ملتی ہین آب وہوا معتدل فرحت افزا ہی
معدنیات کئی قسم کی یہان ہین مگر لوہا خوب کثرت سے نکلتا ہے زمین زراعت کی لائق
مواشی بہت پاے جاتے ہین ریشم شہد موم افراط سے یہان پیدا
ہوتا ہے باغات میوجات افراط سے خصوص گلاب اور اوسکا عطر سب جا مین
یہان سے جاتا ہے باشندے دیانت دار دلاور مدبّغ ہوتے ہین ویسا لاکھ
قوم فوج ترکی یہان ہے سلطان البر بن وخاقان البحر بن سلطان عبد الحمید خان قیصر
روم خود مختار فرمان رواے سلطنت ہین اسکو شہنشاہ پورٹ کہتے ہین قوم سکلیونیا
والیشیا ارمینیا تمام یہان کے قدیم باشندے ہین اس ملک کے تمام بڑے
علاقے اور ضلعے گیارہ ہین اور ایک سو تعلقے ہین بڑے ضلعون اور علاقون کے
نام رومیلیا تھیلی البینیا بلگیریا سرویا بوسینیا کروشیا
مالدیویا ولیشیا وغیرہ خبکو الباٹ کہتے ہین خلیج سلونی کے کنارے پر شہر
سلونیکی بڑا بندر اور تجارت مین بڑا مقام مشہور ہے بحر الاسود کے کنارے پر
دآرنا بڑا بندر ہے علاقہ بلگیریا کے دکن جانب شملا بڑا قلعہ بند شہر ہے دریای
ڈینوب پر سالسٹریا بڑا شہر اور قلعہ محکم ہے اور شہر اوڈریانوپل اس سلطنت مین دوسرے درجے
کا شہر ہے قبل فتح قسطنطنیہ کے ترکون کا پایہ تخت تھا تاسیودارکے کئی زمیدار
امیر ولیشیا اور زار کے علاقہ کے سب امرا سلطان کے خراج گذار ہین اگرچہ روس کی
سرحد مین رہتے ہین بوکارلیٹ والیشیا کا قدیم دارالحکومت ہے سواے انکی شہر سوفیا

گستاری فلیپوشہر باسنسری بالیس رود وستو گالانیس یا منبار سچوک وغیرہ آباد ہین
تجارت اور صنعت گری کا کام خوب چلتا ہے اب ملک شام ترکیہ کی حقیقت
سنیئے یہ ملک حصہ ایشیا مین داخل ہے اوسکے اوتر کیجانب بحرالاسود بجیم کی جانب
خلیج دریاے شور دکن کی جانب ملک عرب اور پورب کی جانب ملک ایران ہے
طول مین سات سو ساٹھ میل اور عرض مین سات سو پچاس میل ہے یہان کے باشندے
ایک کرو ڑ بیس لاکھ ہین اس ملک مین سات ضلعے ہین مثل ایشیا میزا ور سیریا یعنی
شام ارمینیہ بوٹمیا فلسطین بیت المقدس کوہ طور ولادتگاہ حضرت مسیح علیہ السلام
اور اسی کو بلاد شام کہتے ہین یہان کوہ تاراس آرارات لُبنان مشہور ہین دجلہ اور فرات
وغیرہ نامی ندیان اس ملک مین بہتی ہین اور بغداد و بصرے کے تلے ہوکر خلیج فارس
دریاے شور مین گرتی ہین وان اور دیہ سی بڑے تالاب ہین قوم عرب ترک وغیرہ
یہود و نصارے قدیم باشندے اس ملک کے ہین نامی شہر سمرنا انتولیا انغورہ
یوروشلیم یعنی بیت المقدس بصرہ طرابلس بغداد شریف حلب کنعان موصل ارض روم
دیاربکر وغیرہ بڑے شہر ہین قدیم شہر یونان اور نینوا اسی ملک مین تھا اسکے ملحقات
بہت سے جزیرے ہین اونمین جزیرہ سیپرس نہایت آباد اور خوشنما جگہ ہے یہان تمام
ترکستان اور جزایر مین سلطان البرین وخاقان البحرین سلطان عبدالحمید خان کا عمل ہے
اس ملک مین اکثر قوم بادیہ نشین ہین اور ہر قسم کی تجارت کرتے ہین یہان چاول مکا
شکر روئی اور کئی قسم کا میوہ بہت پیدا ہوتا ہے اور دنبے باریک اون والے
جنکی شال بنتی ہے بکثرت ہوتے ہین بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ بلاد روم جسکو
ترکی یوروپ کہتے ہین اہالیان رعایاے سلطان دو کروڑ مینسٹھ لاکھ اور بلاد افریقیہ

سلطان کی عملداری کے اندر تین لاکھ اسّی ہزار رعایا ہے نقشہ روم و شام کا آخر کتاب مین موجود ہے ؎

دار الخلافت شہر استنبول کا بیان

اس شہر کو قسطنطنیہ اور اسلام بول بھی کہتے ہین زمانہ سابق مین بیزنسیہ اسکا نام تھا اس شہر کا بانی اول بیزنس بادشاہ تھا جو حضرت عیسے علیہ السلام کے بارہ سال پیشتر حکمرانی کرتا تھا اس شہر کو شمال کیجانب تین فصیل قدیم جا بجا شکستہ مین ہوا اس شہر کی کثیر الاختلاف فصل شتا مین اکثر یہان بارش ہوتی ہے اور یہ موسم مدت تک رہتا ہے اور موسم خریف مین سمت جنوبی سے سخت سرد ہوا چلتی ہے یہان موسم ربیع و صیف اعتدال پر رہتا ہے بارہا یہ شہر بادشاہون کی جدال وقتال مین تباہ ہوا جب قسطنطنین اکبر روم کا بادشاہ ہوا سنہ ۳۳۰ عیسوی مین اوسکو اپنا تختگاہ بنایا اور اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا پھر سنہ ۴۵۱ عیسوی مین زلزلے سے خراب و تباہ ہوا دوسری بار پھر وہین بسا اور کئی مرتبہ اعجام اور اہل بلغار وغیرہ نے اس شہر پر لڑائیان کین پھر سنہ ۸۵۷ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۳ عیسوی مین سلطان محمد نے اسکو فتح کیا اور دار السلطنت اسلام بنایا جب سے اسلام بول مشہور ہوا یہ شہر آبنائے باسفرس پر دونون کنارون کی جانب بستا ہے طول بیس کوس اور عرض مین دس کوس ہے اس شہر کی تقسیم چار قسم پر ہے جسکا مجموع نام قسطنطنیہ ہے پہلا حصہ خاص اسلام بول اسمین بڑے بڑے مکانات اور قسلا قہاے وسیع اور بڑے بڑے بازار اور مساجد کلان اور بڑے مینارے جنپر تانبے کے پتر

طلائی اور ذہبی کام کے جڑے ہوے ہین اور اوپر دوراس قسم کے ایک قسم کا
برج بنایا ہے اس حصے مین سب سے بڑی مسجد جامع اباصوفیا ہے جو زمانۂ
سلف مین نصارے کا دیول تھا کہتے ہین کہ معلّم انتیموس نے آٹھ برس کے
درمیان شاہ قسطنطنین کبیر کے لیے بناکیا اوسپر ایک قبہ عظیم الشان تھا جو زلزلہ
سے گر پڑا بار دیگر اوسکی چھت جدید طیار ہوئی ہے لیکن اوسکی بلندی کو نہین پہونچتا
کسواسطے کہ پہلے ایک گنبد تھا اب اوسکی جگہہ پر دو گنبد کلان اور چھہ گنبد خورد
بنائے ہین اور اوسمین چوبیس شبکے روشنی کے لیے رکھے ہین اور نیچے گنبد کے
کئی سنگین ستون اور بہت لطیف سنگ سماق و رخام کے واسطے استحکام عمارت کے
لگائے ہین اور ہر ستون پر تاج کی تصویر کھودی ہے رواق نہ باب مین تانبے
سے منقوش نہایت زیبا اور منبر پر نشان سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ ہے اور تمام اس
عمارت کی در و دیوار طلا سے منقش ہے جو سلطان محمد فاتح نے چونے سے بند
کروا دیا تھا سلطان عبد المجید خان مرحوم کے زمانے مین وہ چونہ نکالا گیا اور اوسکی
مرمت اور تعمیر ہونے سے نہایت آراستہ ہوگئی زمانہ قدیم مین اباصوفیا کے درمیان
ایک ہیکل بزرگ تھا جسوقت وہ کنیسہ مسلمانون کے قبضے مین آیا انھون نے
اوسکو مسجد بنایا اور اوس ہیکل کو توڑ ڈالا اور قریب اس جامع مسجد کے آت میدان کے
نزدیک سلطان احمد کی مسجد جامع ہے اوسکے چھہ منارے بہت بلند ہین
اور جامع مسجد سلیمانیہ سب مسجدون سے بڑی ہے اوسکے ستون تیس گز بلند
ہین اور اسپر چار منار بہت بلند ہین اور روبرو اس مسجد کے شیخ الاسلام کے محل کا
دروازہ ہے اور جامع مسجد عثمانیہ اور جامع مسجد سلطان بایزید اور جامع مسجد شہزادہ

اور جامع مسجد سلطان محمد فاتح اور جامع مسجد سلطان سلیم یہ بہت بڑی مسجدین شہر کی
شمار کیجاتی ہین اور اس حصے مین کل مسجدین تین سو چوالیس ہین اور پانسو اٹھارہ مدرسے
اور سو محلون سے زیادہ خانہ شماری نوسے ہزار کی ہے اور اسی حصے مین مقبری
سلطان عبد المجید خان مرحوم و سلطان بایزید خان مرحوم و سلطان محمود خان مرحوم کے
ہین وسنے بھی قابل دید ہین اور تین سو حمام ہین اونمین بڑے حمام ایا صوفیہ اور حمام
محمود خان اور حمام بایزید اور حمام متصل قلعہ مشہور و معروف ہین اور مسافر خانے کئی ہین
چنانچہ بڑا مسافر خانہ خان سنبل خان وغیرہ کا ہے یہ خاص مصر اور شام کے لوگون کے
اوترنے کے لیے جگہہ ہے اور یلدرم کا مسافر خانہ جہان اہل مغرب ٹھہرتے ہین
اور سواے اسکے کئی مسافر خانے ہین جہان ہر ملک کے لوگ اوترتے ہین اور آرام
پاتے ہین اور شفا خانے کئی جگہ پر ہین اور کئی جگہ میدان وسیع دلفزا ہین وہان اکثر
لشکر کی قواعد ہوتی ہے اور تمام میدان سے بڑہ کے آت کا میدان ہے جو بڑا
کشادہ ہے اس میدان مین ایک ستون قدیم ہے ایک ڈال پتہر کا بنا ہوا بہت بلند
استادہ ہے اور دو سرے ستون بہی ہین وہ تانبے سے بنے ہوے ہین
اوسپر دو سانپ کی تصویرین کندہ ہین وہ سانپ باہم لڑتے ہین جب اہل اسلام نے
قبضہ کیا سانپون کے سرون کو توڑ ڈالا اور جسم اونکا ابتک موجود ہے کہتے ہین
کہ حکماے یونان نے اس طلسم کو واسطے دفع کرنے سانپون کے بنایا تھا اور
عمود ثالث اسطوانی الشکل شیرلی تاش نام اوسی میدان مین قایم ہے اس میدان
کے نزدیک ایک بڑا تہ خانہ قدیم بنا ہوا ہے اوس تہ خانے مین ایک ہزار اور
ایک ستون ایک ایک پتہر کا تراشا ہوا بی جوڑ لگا ہوا ہے اور اسی حصے مین ایک

مکان بہت بڑا بلند طرف مشرق کی نمود ہے وہ مکان مجلس صدر اعظم ہے اور ایک
مخصوص واسطے نشست سلطان کے بنا ہے اور قریب اس مکان کے ایک محلسرا
سلطان محمد فاتح کی ہے جسپر بڑی فصیل محکم اور مضبوط ہے اس محلسرا کے آٹھ دروازے
شہر کی طرف ہین اور دریا کی طرف اس مکان کی درازی چھہ ہزار گز ہے اور اس مکان مین
ایک باغ دلکشا سیر کرنے کے لیے اور بعض عجیب و غریب جانور قسم وحشی سے ہین
اور دریا کی جانب ایک محل بنام گلخانہ ہے وہ بہت مکلف اور آراستہ رہتا ہے اور
متصل اوس مکان کے باب ہمایون ہے اور روبرو باب مذکور کے میدان وسیع
اور اوسمین ایک قبۂ بزرگ قسطنطنین کبیر کے زمانے کا بنا کیا ہوا ہے اور اوسمین
سلاح خانہ قدیم وغیرہ اسباب رکھا ہوا ہے اسمین ایک دیوانخانہ بہت بڑا ہے
اس دیوانخانے کی دیوار سنگ سخت سے بنی ہے اور اسپر عجیب و غریب نقشہ کندہ
اور سونے کے پتریان اوسپر جڑی ہین اور اس عمارت کے نزدیک ایک بڑی بلند
عمارت ہے جسمین سلطان کا تخت مرصع رکھا ہے اور اوسکا نہایت ہی عمدہ کام ہے
بڑے تزک اور حشمت کا مکان دکھائی دیتا ہے اور اس عمارت کے متصل شبستان
شاہی اور حمام سلطان سلیم ثانی جسمین بتیس حجرے ہین موجود ہین اور اس مکان سے
کچھ فاصلے پر خزانہ سلطانی المشہور بہ بیت کبیر اور عمارت دار الضرب و کتب خانہ
و مال خانہ وقف وغیرہ عمارات کارخانجات سلطانی عمدہ عمدہ ہین اس شہر مین بڑا بازار
بازستان نام کا ہے عمارت اس بازار کی سنگین اور نہایت خوش ترکیب ہے دروازے
اس بازار کے وقت معین پر کھلتے اور بند ہوتے ہین اس بازار مین بڑے مالدار
تاجر و سوداگر رہتے ہین اور قیمتی ہتیار اور عمدہ لباس و پوشاک یہان فروخت ہوتی ہے

دوسرا بازار قلیچی کا مشہور ہے یہ بازار بہت خوب اور مرغوب ہے اسمین ڈیڑھ سو دوکانین نہایت آراستہ و پیراستہ ہین اس بازار مین ایک کرسی نہایت خوب ایک چبوترہ سنگین پر رکھی ہوئی ہے اکثر سلطان وہان آکر جلوس فرماتی ہین اور بازار کی سیر و تماشا کرتے ہین اور اس بازار کے قریب ایک دوسرا بازار ہے کہ وہان سپاہیون کا لباس بکتا ہے اور اسکے بعد جواہر فروشون کا بازار ہے پھر بازار جوچی خان ہے جہان جوہری رہتے ہین پھر ایک بازار پرانے ہتیار بیچنے کا ہی اور ایک بازار مین موزے چرمی سوتی وغیرہ کئی اقسام کے ملتے ہین اسکے بعد ایک بازار چارسو یعنی چوک کا آتا ہے کہ وہان انواع و اقسام کی اشیا چین و فرنگ وہند و سندہ وغیرہ دنیا کی موجود ہین اور اس بازار مین نان بائی اور قنادان اپنی اپنی دوکانون کو بڑی عمدہ طور سے مصفا بنا رکہی ہین اکثر راستے و کوچے تنگ مگر نہایت پاک وصاف و مکانات خوش قطع و خوش منظر اور بعض مکانات مین خانہ باغ اور جابجا مساجد۔ اور حمام خانے اور بڑے بڑے مکانون مین پانی کی نھر جاری ہے اس نھر کا پانی نہایت شیرین اور ہاضم طعام ہے اور اس نہر کا خزانہ شہر سے بارہ کوس پر ہے دوسرا حصہ شمال کی جانب اس حصے کو غلطہ کہتے ہین دوسرے حصے سے تہوڑے فاصلے پر درمیان سے دریا جاری ہے طول اسکا دو میل اور عرض آدہ میل اور جہازات سلطانی اور بڑے بڑے تاجرون کے کھڑے رہنے کی لنگرگاہ ہے اور دریا پر دو پل چوبی لوگون کی آمدورفت کے لیے بنائے گئے ہین اور اسی حصے مین مخازن مال تاجران اور مکانات بلند و کلاے فرنگ و روس وغیرہ کے موجود ہین اور ارمنی اور فرنگ کے دیول اور کرایہ کے مکانات مسافرون کے لیے یہان

میسر آتے ہین بعض بعض کرایہ کا مکان دس قرش سے اسی قرش یومیہ تک ملتا ہے
اور اس حصے کے راستے اور کوچے بہت صاف اور کشادہ ہین تیسرا حصہ اس حصے کا
نام بوغاز ہے بحر اسود اور بحر ابیض دونون دریا کے منہ یہان ملگیے ہین طول اسکا ۲۰
میل اور عرض اسکا ایک میل دونون کنارون پر مکانات پختہ و عمارات عمدہ ہین اور بڑے
بڑے محل عالی شان لطیف اور آراستہ اور مسافرخانہ نہایت پیراستہ ہین بازار بڑے
کشادہ اہل حرفہ سے بہرے ہوے اور صناعت اور اسباب تجارت رکہے ہوے
موجود ہین اس حصے مین عمدہ مکانات توپخانہ سلطانی و جامع مسجد سلطان محمود و محلہ بکتاشیہ
و چراغان سرا وغیرہ قابل دید ہے آب و ہوا اس حصے کی نہایت پاکیزہ اور لطیف
زیادہ ہے چوتہا حصہ اس حصے کو اسکودار کہتے ہین اسلامبول کے روبرو ہے
اور اوسمین بہی کئی مساجد اور مکانات عالیہ و باغات و بازار ہین غرض شہر مین تمامئیر
شاہان ولایت کے وکیل رہتے ہین اس شہر مین مسجدین ۲۷۶۹ مدرسے ۳۸۵۶
خانقاہ ۷۰ ۱۵ دریا کی نہرین ۱۴۰ قدیم محلے ۲۸۷ ۴۴ حمام خانے ۴۰۸ قہوہ خانے
۹۹۱ عیسائیون کے محلے ۳۶۸۷ یہودیون کے محلے ۲۳۹۰ عیسائیون کے دیول
۱۵۰ یہودیون کے دیول ۱۳۰۵ اور ہمیشہ بارہ ہزار کشتی و جہاز لنگرگاہ مین رہتا ہے

فوج ترک بری و بحری

اس سلطنت ترکی کے سپاہی بڑے دلاور و جرار فوج دشمن پر خونخوار ہوتے ہین ہمیشہ
بڑے بڑے معرکے مین انہون نے وہ دشمن کو ہاتہ دکھائے کہ شمشیر و بندوق و
توپ کو اونکے چہین لائے یہ فوج ترک یورپ کی تمام افواج سے قواعد دانی مین

بڑہکر بلکہ تمام دنیا کی فوجون مین بہتر ہے ترک کی جیوٹ وبہادری مشہور ہے دشمنون
کی زبان پر مذکور ہے اور ملک دنیا کی عمدہ سے عمدہ اگر توپخانہ ہے تو ترکیون کا ہے
سلطان عبد العزیز خان کی پندرہ سال عملداری نے اور کوئی جدید فائدہ نہ دیا
مگر کل قوم جوانمرد ترک و سرکیشیہ و چراکسہ و عرب و بازی بوزق وغیرہ کو اوس وضع
کی نئی قواعد جنگ سکہلا دیے جو یوروپ کے بڑے عقلمند بادشاہون کے حاشیہ
خیال مین نہ تھی اور اون قاعدہ دان قوم کی ردیف کا لشکر اسقدر ملک مین بہر دیا ہے
کہ کیا ہے قاعدہ دان کتنا ہی لشکر غنیم مقابلے پر لاوے تو تتر بتر کر دے اسوقت
ترک جو قواعد جنگ استعمال مین لاتے ہین سو وہ پروشیہ کے قواعد جنگ کے ساتہ
نسبت نہین رکہتے قوانین جرمنی مین سپاہ وقت دہاوے کے بیشمار چہپ جاتی ہے
اور ضابطہ جدید ترک مین سو ہزار سپاہ اعدا کے مقابل پندرہوان حصہ سے کم سپاہی
رکہتے ہین یہ قاعدہ دشمن کی مار سے بچنے کا ترکیون نے بہت شایستگی سے ایجاد کیا ہے
ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ترکیون کی نئی وضع کی قواعد کی آزمایش ور اسمین کی قباحتون کو
دفع کرنے مین حسین عونی پاشا مرحوم نے بڑی محنتین اوٹھائین آخر ایک ایسی قواعد نکالی
کہ وہ یوروپ کی تمامی رجمنٹون کے اعلے درجے کی کرنیلون اور کپتانون کے تجربہ سے
الگ تھی افسوس اس قواعد کے اصلی نتایج (جو اب سرویہ کے باغیون کی جنگ سے
حاصل ہوئین) دیکہنے سے تیس پینتیس روز آگے حسین عونی پاشا نے وفات پائی
عمر پاشا فاتح کریمیا وسباسٹوپل ۱۸۵۵ عیسوی و ۱۲۵۹ ہجری مین قاصد اس امر کے تہے
کہ صرب و جبل اسود کے وحشی عیسائی قوم کو مار کے سمجہاوے کہ روس اور مخالفان سلطنت
عثمانیہ کے فریب و فتور مین نہ آئین لیکن اس جہیڑے کے ذیل مین اور حاسد ریاستون کی

عام جنگ کا بند وبست آہستگی سے کرنا قرین مصلحت متصور تھا اب ترکی کے ارادے اور
مخفی منصوبے جرمنیون اور روسیون پر کھل گئے اور اون ہتیارون کے استعمال اور
جنگاہ پر سپاہ کے بچاؤ کے طریق سے معلوم ہوگیا کہ یوروپ اس جنگ سے چند منٹ
آگے تک ترک کو غافل سمجھتا تھا اور فی الحقیقت یوروپ غافل تھا اور ترک بہت ہوشیار تھے
ترک کی فوج کی پہرتی اور کمینگاہ و قلعجات کو خالی کرانے کی گھات بھی جدید ہین جو
ابتک جرمنیون کی طبیعت واقف نہ تھی ورنہ وہ قلعہ بیٹرن پر جو فرانس مین واقع ہے
نوّے روز سے زیادہ دن تک غبار سے مارے ہوتے اور جو سیدن مین سے
نپولین کو پکڑ لیا تھا سو وہ کثرت فوج وتوپخانہ پروشیہ کا سبب تھا جو سٹھ روز
مین ایک چہوٹے سے لشکر ترک نے اون سڑکون کو چہین لیا ہے جنسے باغیان سرویہ
مدد و کمک آنے کی بڑی بڑی امیدین تھین آج کل حقتعالے نے وہ قوت بری وبحری
سلطان کو عطا کی ہے کہ جسکے سامنے بڑا سا لشکر دشمن کا فوراً واصل جہنم ہوجاتا ہے
قوت لشکر بری جو کچہ سلطان کا لشکر اہی تیار رہے جملہ تیرہ ۱۳ لاکھ سینتالیس ہزار
پانسو آٹھ سوار و پیدل نظامیہ اور ردیف قواعد سمیت موجود ہے اخبار دار الخلافت
قسطنطنیہ مورخہ ۷ المحرم ۱۲۹۴ ہجریہ مین تختہ چہپا ہے ترجمہ اوسکا بجنسہ یہ ہے

شمار عساکر سلطانی	فوج نظامیہ قواعد	ردیف صنف ۱	ردیف صنف ۲	ردیف صنف ۳	عدد توپ	جملہ
درجہ اول	۳۵۴۸۳	۴۵۹۵۳	۴۲۰۴۵	۱۵۱۸۸۵	۱۸۲	۲۷۵۲۶۶
درجہ دوم	۲۰۹۳۴	۶۴۸۱۴	۵۲۹۷۲	۱۲۶۵۶۵	۱۳۲۹	۲۷۴۷۸۵
درجہ سوم	۴۴۳۳۲	۶۲۰۷۱	۵۳۷۲۸	۱۰۷۴۴۲	۸۴۹	۲۶۶۴۷۳

شمار عساکر سلطانی	فوج نظامیہ باقاعدہ	ردیف صنف ۱	ردیف صنف ۲	ردیف صنف ۳	عدد توپ	جملہ
درجہ چہارم	۲۸۵۹۶	۷۳۲۹۸	۵۱۱۲۳	۷۴۵۸۸	۶۷۰	۲۲۷۶۰۵
درجہ پنجم	۲۷۳۹۴	۳۶۶۱۱	۳۴۳۱۴	۳۹۹۱۱۵	۲۱۵	۱۴۷۷۶۳
درجہ ششم	۲۱۸۴۵	۱۶۰۶۰	۱۹۱۹	۶۹۵۳	۹۴	۵۶۷۷۷
درجہ ہفتم	۱۸۹۹۳					۱۸۹۹۳
بر سواحل بحر سیاہ	۰	۱۹۲۰۰	۲۴۰۰۰	۱۲۰۰۰	۰	۵۵۲۰۰
چوکیداران دریا	۱۷۱۰۲	۰	۰	۰	۰	۱۷۱۰۲
چوکیداران حدود	۷۰۴۴	۰	۰	۰	۰	۷۰۴۴
میزان کل	۲۳۰۶۲۳	۳۱۸۰۰۷	۲۸۰۴۳۰	۵۱۸۴۴۸	۳۳۳۹	۱۳۴۷۵۰۸

قوت بحری بھی ملک روم میں از حد زیادہ ہے کہ ۱۵ آگبوٹ آہنی جنگی سلطانی اس صورت سے تیار رہیں کہ جسوقت کام پڑے فوراً میدان جنگ میں مستعد ہوں ماسوا ازیں دریاے ڈینوب اور بحر سقوطرہ میں ۱۴ آگبوٹ جنگی پہلے آگبوٹوں سے ذرہ چھوٹے جو نو ایجاد ہیں موجود ہیں اور اونپر اتواپ قسم آرمسٹرانگ چڑھی ہوئی ہیں اور شمار اتواپ و قوت وغیرہ ذیل میں مرقوم ہے آگبوٹ موسوم مسعودیہ پر چودہ ضرب توپ کلان چڑھی ہیں اور یہ آگبوٹ ۷۰۰ گھوڑون کی قوت رکھتاہے اور چار آگبوٹون پر ۱۲ ضرب توب اور قوت ۲۰۵۰ گھوڑون کی رکھتے ہیں اور سات آگبوٹون پر ۸ ضرب توپ ۳۵۶۸ گھوڑون کی قوت رکھتے ہیں اور سات آگبوٹ آگبوٹ کلان کے سوا اور آگبوٹ چھوٹے ہیں اور آگبوٹ نصرت پر ۱۱ ضرب توپیں ہیں علاوہ اسکے اور

بیڑہ آگبوٹون پر ۱۴۲۰ ضرب توپ چڑہی ہین سوا اسکے سرکار عثمانیہ کے پاس بہت سے آگبوٹ ہین جنمین تین آگبوٹ بنادر مین جنگی افواج لانے لیجانے والے ہین اوران سب پر ۲۵۴ ضرب توپ ہین اور پانچ آگبوٹین قسم فرنگٹ مسلح با تواپ ہین اور سات چہوٹے آگبوٹون پر ۱۰۰ ضرب توپ رکہی ہوئی ہین اور چار اسکرو آگبوٹ ۱۶ ضرب توپ والے ہین اور آگبوٹ مجیدیہ پر ۵ ضرب توپ جوابہی نئی بنی ہے اور ہمیشہ کنارون پر نگہداشت کیلیے پہرتی رہتی ہین اور چار قسم بیٹلو پہل کے ہین ہر ایک پر ۱۶ ضرب توپ ہین اور تین آگبوٹ اور ہین جو وہ ہمیشہ دریا کی دیکہہ بہال کرتے ہین اگرچہ یہ بہی جنگی ہین مگر اونپر توپین نہین اور ماسوا انکے تاجرون کے آگبوٹ کلان پر بہی سرکار عثمانی کا حق ہے کہ جسوقت درکار ہو کام مین لاوے اور آگبوٹون تجار مین سے ایک آگبوٹ مسمی مدبری ٹیفوٹک ہے جو بہت بڑا ہے اور دو ہزار چار سو آدمی اوسپر سوار ہوسکتا ہے غرضکہ بوقت ضرورت دولت علیہ ۱۵۰۰۰۰ ایک لاکہہ پچاس ہزار فوج بحری جنگی میدان جنگ مین فوراً روانہ کرسکتی ہے

ذکر سلطان عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ شانہ

دسوین شعبان ۱۲۹۳ھ ہجری مطابق ۳۱ اگہست ۱۸۷۶ء عیسوی کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تولد انکا ۱۲۶۱ھ ہجریہ مین ہوا ہے یہ سلطان دینداری مین اور زہد و تقوے اور رحم دلی مین وحید زمانہ ہین باوجود کاروبار سلطنت کے جب نماز کا وقت آتا ہے فوراً مصلی بچہا نماز ادا کرتے ہین انکی والدہ نے آپکو نہایت صغر سنی مین چہوڑکر انتقال فرمایا تہا سوتیلی مان نے آپکی پرورش کیا اور اپنے چچا سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ہمراہ ملک

یوروپ کی بھی سیر کی ہے زبان فرنچ ترکی عربی فارسی انگریزی وغیرہ مین خوب
قابل ہین جب یہ سلطان تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوے کل رعایا نے بخوشی تمام مبارکباد
دی اور مولانا سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی قدیم رسم بموجب مسجد
ایوب مین جاکر نماز جمعہ کی ادا کی اور بعد نماز کے اوسی روز ساتوین ستمبر ۱۸۷۶ء عیسوی کو
سلطان کی کمر سے تلوار جواہر نگار باندہی گئی اس سلطان نے وہ نئے قوانین ایجاد کیے
کہ جس سے رعایا خوش وخورم رہے اور لشکر سلطانی کی ترکیب اور عمدگی اور چستی اور قواعد
دانی کی طرف سلطان کو زیادہ خیال ہے اس سلطان نے تخت نشینی کے بعد سلطان
عبد العزیز خان مرحوم کے متعلقین کو درماہہ مقرر فرمایا سلطان عبد العزیز خان مرحوم کی
والدہ کو ۵۰ ہزار قرش حضرت نجابت لو دولتلو یوسف عزیز الدین افندی فرزند اکبر
سلطان مرحوم کو ۳۰ ہزار قرش حضرت محمود جلال الدین افندی کو ۲۰ ہزار قرش
حضرت محمد شوکت افندی کو ۱۵ ہزار قرش حضرت سیف الدین افندی کو دس ہزار
قرش صاحبزادیان سلطان مرحوم یعنی فاطمہ سلطان واسما سلطان وآمنیہ سلطان
دس دس ہزار قرش اور سلطان مرحوم کی ہر ایک حرم ثانیہ اور ہر ایک حرم رابعہ کو
پندرہ پندرہ ہزار قرش حضرت مولانا السلطان مراد خان افندی کو ایک لاکہ ۲۵ ہزار
قرش اور والدہ محترمہ سلطان مراد موصوف کو ۲۵ ہزار قرش حضرت صلاح الدین
فرزند مراد خان کو ۲۰ ہزار قرش وخدیجہ سلطان وفہیمہ سلطان صاحبزادیان سلطان مراد خان
دس دس ہزار قرش اور چارون حرم سلطان مراد ۶۰ ہزار قرش غرض جتنے لوگ
سلطان کے لواحقین تھے سبکو راضی کردیا اور سلطان خلد اللہ ملکہ کی توجہ معاملات
سلطنت مین بدرجۂ وافر ہے اور دن بدن سلطان کی دخل دہی بڑہتی جاتی ہے اور

دولت سے خوب ماہر ہونے مین بڑی کوشش فرمایا کرتے اور تقیدات و لحاظات
جو اگلی زمانے مین فیما بین سلطان اور وزرا کے تہی سب برطرف کر دیے گئے اور
اب سلطان وزرا کو اپنے حضور مین بٹھلا کر اون سے مقدمات ملکی مین بحث کرواتی
ہین جبکہ روسی کے پادریون کے بہکانے سے جو فتنہ و فساد ملک بلگیریا و بوسینیا
و ہرزگوینیا مین جاری ہوا اور نصارے نے اکثر مسلمانون کو زندہ جلا دیا تھا جب
فوج ترک باشی بوزق وہان پونہچی اور فتح پائی اونہون نے بھی انتقام لینا
شروع کیا بلا وصرب یعنی سرویا بھی باغی ہوگیا اور پچاس ہزار روس ہتیار بند
انکی کمک کو آیا اور زر و مال سے امداد کی آتش جدال و قتال بھڑک گئی جرنیل اعنایتیف
روس کا یہان فوج سرویہ کا سپہ سالار بنا دوسری جانب مانٹی نگرو والی جبل اسود
نے کئی مسلمانون کے ناک کان کاٹ کر جور و ستم آغاز کر دیا ہر دو جانب لشکر سلطانی
واسطے انطفاے نائرہ فساد کے مع سنجق شریف روانہ ہوا اور وہ ایک برکت کا نشان ہے جسکا یہ عنوان ہے

سنجق شریف کا بیان

یہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہے اور چار لفافون بین تافتہ کے ملفوف ہے اور وہ
ملفوف ایک اور تافتہ کے خریطہ مین بحفاظت تمام دھرا ہوا ہے اور یہ نشان مطہر
چار گز بلندی کا ہے اور حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک خاص سے
طلائی حروف سے اسپر کامل قران شریف لکھا ہوا ہے کسکو یارا ہے کہ خوبی و برکت
و بزرگی اس نشان مقدس کی بیان کرے آثار شریف مین جہان یہ نشان رکھا ہوا ہے
اور بھی بہت سے تبرکات آثار شریف مین ہین مثال نعل اسپ شریف و دندان مبارک

آنحضرت و موے مبارک و کمان و شمشیر مقدس وغیرہ موجود ہین اور یہ نشان خاص
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا تیار کیا ہوا ہے اور
کپڑا اوس نشان مطہر کا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کا پردہ
ہے اور وقت جنگ کریمیا کے یہ نشان متبرک روانہ کیا گیا تھا جسکا ثمرہ و نتیجہ سب پر
ظاہر ہے جب یہ نشان دار الخلافت کو واپس آتا ہے اوسوقت سلطان اور وزیر
اعظم مع رؤسا و عمایدین شہر پانچ میل تک استقبال کرتے ہین اور سلطان یا وزیر اعظم
اپنے سر پر لیے ہوے مقام مذکورہ متبرک تک لاکر بعادت قدیم رکھہ دیتے ہین
چنانچہ سرویہ کی لڑائی مین یہ نشان باہر نکالا گیا تھا اوسکی برکت اور کرامت سے
اہل اسلام نے باغیون پر فتح پائی جب یہ نشان میدان جنگ مین استادہ ہوتا ہے
اسکے گرداگرد تمام سپاہیون کا پہرا رہتا ہے تمام سرداران فوج اسکے سامنے
باادب دست بستہ کھڑے ہوتے ہین اور بوسہ دیکر میدان جنگ مین قدم دہرتے
ہین ہرچند بدخواہان سلطنت اسلام تماشا دیکھتے تھے اور زمین یورپ سے سلطنت
اسلامیہ کا نام و نشان مٹانا چاہتے تھے اور تمام سلاطین یورپ کو سلطان کا مخالف
بناتے تھے مگر بادشاہ حقیقی نے اونہون کا فریب اونہین کے آگے کیا اور چاہ کنندہ را
چاہ درپیش رکھا چنانچہ یکم ستمبر کو عبد الکریم پاشا نے اپنے کل عساکر الکزناٹز کے روبرو
جمع کرکے سرویہ پر بڑے زور سے ہجوم کیا اور تمام مستحکمات اور قلعجات سرویہ کو
جو جنوب مشرق کی طرف واقع ہین سر کیئے اور الکزناٹز پر بھی غالب ہوے اور قریہ
جات اطراف کو تباہ کردیا یہ مجادلہ و مقاتلہ بہت سخت ہوا گیارہ گھنٹے تک یکسان لڑائی
رہی اہل سرویہ کو پوری شکست اور بڑا نقصان ہوا اس فتح نمایان سے ترکون کے

حملے قلعہ الکزناٹز شرنیف جنرل تہام نہ سکا اور وہان سے بہاگ کر لشکر ملکی کے
سات جو اس عرصہ مین بلغراد سے آگیا تھا قلعہ کو بلغراد کے جو درمیان کرو جواترو برائحن
کے واقع ہے امن لیکر مقابلے پر کہڑا ہوا ترکیون نے یہ دیکہہ بڑی جرات سے
اپنا قدم بڑہایا لشکر سرویہ کا انتظام کہیت پر اس طور سے تھا میمنہ کی انتہا مغربی طرف
قریہ سکواتز کے عقب اور شمال طرف اوس قریہ کے مقام برسیلو و ترنگ تہے اہل سرویہ
نے موراویہ کے کنارے جب مقام بلجہ کو جو بلند زمین پر ہے اپنے اختیار مین رکھا
تہا جسوقت مغربی رخ پر مقام بلچہ سے الکزناٹز تک لشکر سرویہ کا میسرہ تہا ترکی لشکر کا
میمنہ مقام سبکہ کے قریب سے لیکر اوسی راستے کے کنارے تک جو موصل اور
سنکوترا کو جاتا ہے جنوب کی طرف تھا اور وہان سے اونکے صفوف شمال و مغربی
رخ پر درینواط سے سبلیہ تک تہے اور میسرہ جاکوفنی کے قریب تہا تہوڑی دیر
جنگ توپون کے گولون سے ہوتی رہی اتنے مین تین باٹریان ترکیون کی دوینواتر سے
آگے بڑہ کر آتشباری شروع کردی اور سرویہ کی طرف سے بہی دو باٹریان
مقابل آکر آگ برسانے لگین غرض ایسی یہ دونون سمت کے لشکر مشغول تہے دوسرے
افواج شمالی اور شرقی سمت سے دبے پانون آگے بڑہین اور بڑی داو گہات سے
ڈیڑہ بجے کے وقت جنگ شروع کردی اور آتشی گولون اور دہوین کا طوفان
آنکہون کے سامنے چہا گیا آفتاب کی نظر یہ آتش دیکہکر خیرہ ہو گئی اوسنی بہی ابر سیاہ کا
برقعہ لے لیا میدان جنگ مین محشر کا نمونہ برپا ہو گیا ترکی لشکر کے گولے کے نشان گہرون
پر آتے تھے جنہ محلے تو ایسے خاکستر ہوے کہ اس واقعہ کا حال کوئی بیان کرنے والا
وہان نہ ملا پہر ترک باٹریون کے آسرے مین آگے بڑہنے لگے اور مقاتلہ کی صورت

حد سے زیادہ بڑھگئی اہل سرویہ یہ دیکھکر گھبرا گئے دو گھنٹے کے بعد سرویہ کی باڑیان
اپنا قدم جماکر بڑی شدت سے گولہ برسانے لگین مگر ترکون نے اوسکی کچھ پروانہ کی
دوسری طرف سے بندوقون کی بارش شروع ہوگئی اسی اثنا مین ایک بڑی آواز
ہیبت ناک ہوئی یکایک آبادی اور واٹر مین آگ لگ گئی توپون اور رفلون کی آوازین
گوش سامعین بہرے ہوے جاتی تھے قریہ سکواتر مین بھی گولے پڑرہے تھے لیکن
اب تک آگ نہ لگی تھی ترکون کی آمد اور استقلال کو دیکھکر لشکر سرویہ مین دہشت پڑگئی
اور تمام پلٹنین بہاگنے لگین ایک وسی کرنیل جسکے زیر حکم دو پلٹنین تھین آگے بڑہنے کیلیے
ہرچند پکارتا تھا لیکن کوئی سپاہی مارے وہشت کے آگے نہ بڑہا سرویہ کے لشکر مین
بیس جوان کے سوا سب بہاگ گئے اوسوقت تک چند رجمنٹ اور باڑیان اپنے
کام مین مشغول رہین اس عرصے مین تین پاشا کے گروہ آدہے میل بڑہ گئے عبدالکریم
پاشا نے میسرہ کو اچھے طور سے مقام کروتین کی طرف جو شمال پر اور واتر کے سے لایا
اور میمنہ کو ملچہ کے اطراف مین پھر تین گھنٹے شام کو بڑی شدت سے مقاتلہ شروع ہوگیا
رستون پر زخمیون کا ہجوم تھا اور تباہ حال خستہ وخراب زمین پر تڑپتے تھے شام کے
چھہ بجے تک تغیر نہ ہوا الا اسقدر کہ تھوڑی دیر تک متخاصمین کچھ دم لے لین اس عرصے
مین ترکی افواج اطراف کے دمدمے پار ہوکر مقام باگارد وترالنسان تک پونچی اور
جنوب طرف صبح کو ترک چلدیے اور جو مستحکمات شریف کے ہاتھ مین تھے اوسپر
قبضہ کیا الغرض جب شام ہوئی اہل سرویہ اور ساکنین الکزناٹیر نے پہاڑ پر آگ لگادی
اور اودہر ترکیون نے بھی روبرو ایسا ہی کر رکہا تھا غرض یہ شب بڑی خوف وہیبت سے
کٹی پھر تمام دن یکسان مار پیٹ زدوکوب بہاگڑ ہوئی اوس میدان مین دشمن کو دم لینے کی

بہی جگہہ نہ تہی پہر کیا دیکھتے ہین کہ ترکون کی باڑیون کی گرج سے جو ایک میل پر ہین
تمام شہر اور پہاڑ کانپنے لگے اور توپون کے آتشین شعلون سے جہاڑ و پہار سب
جلکر خاک سیاہ ہوگیئے پہر پہاڑ پر سے ترکی لشکر نے رفلون کی برسات فوج سرویہ
پر برسائی اور کہیت مین جسطرح بہٹا کاٹتے ہین اوسی طرح اہل سرویہ کے سر اوڑنے لگے
اور سرویہ کا توپخانہ سرد ہوگیا اور بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی مین ماری گئی اور
بعض اپنی جان بچاکر بہاگے اور ترکیون نے فتح پائی سلطانی کمانڈر انچیف نے الکسیناج
سینار سے خبر تاربرقی سلطان کے حضور مین اس مضمون کی بہیجی کہ اہل سرویہ نے
جسوقت جانا کہ فوج سلطانی قلعہ الکسیناج کے شمال جانب حملہ آور ہونے والی ہے
تو موضع روسیل کے روبرو جو مرادانذی کے قریب ہے چہہ رجمنٹ اور چوبیس توپین
رکھین تاکہ جو مدمے حسین پاشا کے ہین وہ لے لین ازانجملہ چہہ پلٹنین حافظ پاشا
کے لشکر پر حملہ کی ارادہ سے پہاڑون سے نمودار ہوئین اور اسی طرح چہہ رجمنٹ
معہ التواپ موضع اگرو ربہ سے سلامی پاشا کے لشکر کی طرف بارادۂ حملہ اوترآئے
اور لشکر سے مقابلہ شروع ہوا غرض سپاہ سلطانی نے وہ ہاتھ دکھائے کہ دوبارہ
رخ پہیر اپیچہے بہاگ گئے اس اثنا مین حسن پاشا کی فوج بہی خوب باغیون سے مقابلہ
کرتی تہی وہان سے بہی فوج سرویہ نے قدم کو پیچہے کیا اور بہاگے ۲۷ ستمبر کو ایک
لڑائی قلعہ الکسیناج مین ہوئی ساڑہی چہہ بجے صبح سے سرویہ کے ایک گروہ نے دو توپون
سے لشکر سلطانی پر آگ برسانا شروع کی اور بعد دو توپخانون سے سلیمان پاشا اور
حافظ پاشا اور عادل پاشا اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر گولے برسانے لگی اور
لشکر سلطانی نے دشمن کی بائین طرف بحالت مجموعی یورش کی بازار حرب وضرب

خوب گرم ہوا جسمین اکثر باغیان بدافعال شیران اسلام کی تیغ بیدریغ سے لقمۂ اجل ہوے اور شکست فاش پائی اور دُم دبا کر بھاگے میدان جنگ دشمنون کی لاشون سے بھر گیا تھا از انجملہ اس لڑائی مین اکثر سردار روسی مارے گیئے دشمن کی فوج قریب اونیس ہزار کے تھی اور ترکی کی فوج نہایت قلیل اوسوقت حافظ پاشا کے لشکر نے فوج سرویہ کا خوب مقابلہ کیا دونون طرف سے گولے چلنے لگے اگرچہ اہل سرویہ میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے مگر جہان موقع پاتے لڑتے تھے اور بڑی کوشش کرتے یہ حالت شب کے دس بجے تک رہی مگر تمام شب لڑائی رہی صبح کے چار بجے دشمن کے دو رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سوار حافظ پاشا کی فوج یمین پر حملہ آور ہوے پاشاء مذکور نے ایک رجمنٹ سوار اور ایک رجمنٹ پیدل اور بعض والنٹیر کو مقابلہ کا حکم دیا بمجرد مقابل آنے فوج ظفر موج کے بزدلان سرویہ کے ہوش اوڑ گیئے اور میدان سے فرار ہوے اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر الکیش بایئن فوج سرویہ نے حملہ کیا مگر لشکر ظفر پیکر نے ایسا جواب دیا کہ فوراً اہل سرویہ پشت دکھا کر میدان سے کافور ہوگیئے اور بڑی شکست فاش کھائی اور مردے اور زخمیون سے تمام میدان بھر گیا تھا مگر پھر سہ پہر کے فوج سرویہ نے سلطانی فوج کے قلب اور یمین پر حملہ کیا تاکہ راہ رسد افواج سلطانی پر مسدود کردین مگر دلاوران عساکر سلطانی نے وہان بھی ایسی شکست دی کہ اکثر کو واصل جہنم کیا الحاصل یہ لڑائی بارہ گھنٹے تک ہوتی رہی اور بہت فوج سرویہ کی سپاہی سپاہ ترکی کی قید مین آئی اور ترکون نے اس لڑائی مین بڑی جوانمردی دکھلائی سہ شنبہ کے روز الکسیناج پر ایک لڑائی ہولی موضع سیکوباد مین فوج سلطانی پر سپاہ سرویہ حملہ آور ہوئی جب فوج ترکی نے دیکھا فوراً آگ برسانی شروع کی سرویہ تاب مقابلہ نہ لاکر پسپا ہوا

اور قریب دو سو کے مارے گئے اور فوج سلطانی سے پانچ سپاہی شہید ہوئے اور
بہت سے اہل سرویہ گرفتار کیے گئے اور اس فوج دشمن مین اکثر روسی تھے عبدالکریم پاشا
نے یون باب عالی مین تار بھیجا کہ سرویہ کا لشکر سلطانی مورچون پر حملہ آور ہوا تھا وہ تمام
لقمۂ شمشیر اجل ہوے اس لڑائی مین یہانتک ترکیون نے تلوار بجائی کوئی دشمن میدان
سے زندہ نہ جا سکا سب سیاہ دشمن کے الف قامت پر ایک خط سرخی کا شمشیر آبدار سے
کھینچا اسی عرصے مین دو ہفتے کی مہلت کا قرار ہوا تھا چنانچہ روسیہ کے ایلچی نے کہا
کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر جنگ موقوف ہو اور کانفرانس یعنے مجلس شورا واسطے شروط
مصالحت کے بیٹھین لیکن اہل سرویہ نے چھ ہفتے مہلت کے درمیان پھر جنگ شروع
کردی اور اپنا عہد و قرار توڑ ۲۰ رجب سے لشکر سلطانی پر حملہ آور ہوے کہ فوج
سلطانی کو محاصرہ کرین اور راہ لشن کو مسدود کرین اور مقامات عمدہ افواج سلطانی پر
قبضہ کرین پندرہ گھنٹے تک بازار محاربہ و مجادلہ گرم رہا فوج ظفر موج سلطانی نے
ایسا مارا کہ شکست فاش کھائی اور بھاگ نکلے اور پانچ ہزار آدمی فوج سرویہ کے
لقمۂ اجل ہوے دوسرے روز بھی ایک لڑائی ہوئی تھوڑی دیر تک سرویہ لڑا کیے
جب شجاعان اسلام کی شمشیر خاموش نہ دیکھی میدان سے بھاگ گئے اور ایکہزار پانسو سرویہ
کی طرف مارے گئے ۲۹ اکتوبر کو حافظ پاشا کا لشکر مقام قرمزی ٹپہ پر حملہ آور ہوا
اور سرویہ والون نے جو ایک مورچہ بنا رکھا تھا اوسکو تھوڑی دیر مین فتح کیا اور
دس ضرب توپ وہان سے عساکر سلطانی کے ہاتھ آئین اور راستہ دشمن کا ویلگراد
اور جونس کا بند کردیا ۲۷ اکتوبر کو لشکر سلطانی نے حملہ کرکے پہاڑی کے مورچے
جو ویلگراد کے روبرو تھے فتح کر لیے بعد فتح کرنے پہاڑ مذکور الکسیناج اور

جوش پر حملہ کیا اور جنرل فضلی پاشا کو یہ کام سپرد تھا کہ وہ التواپ کلان سے
الکسیناج پر گولہ باری کیا کرین اور اس عرصے مین تیس جمبٹین سلطانی کو حکم ہوا کہ اوس
پل سے جو الکسیناج اور ویلگراڈ کے مابین ہے گذر جاوین اور دوسرے حصہ فوج کو
حکم ہوا کہ وہ الکسیناج پر حملہ آور ہون اور فضلی پاشا اپنے کام یعنے گولہ برسانی مین
مشغول تھے آخر تاب مار نلا کر دشمن بھاگ نکلے اور ۱۳ اکتوبر کو فوج ظفر موج
قلعہ الکسیناج مین داخل ہوئی اور قلعہ اور شہر پر قبضہ کیا اور اوسی روز حملہ کر کے
ویلگراڈ کو بھی فتح کیا **جنگ جبل اسود** دسوین ستمبر کو درویش پاشا نے
ہیڈکوارٹیر سے تار برقی پر یہ خبر استنبول کو بھیجی کہ بتاریخ مذکور اڑ بلائی پلٹنین سول اور
پالسو ولبٹیر بز تو مورسا سے نکلے اور بیرکی طرف کا راستہ لیا اس غرض سے
کہ جبل اسود کی افواج کا زور توڑین ادہر سے مخالف بھی خبر پا کر مقابلہ پر آئے
لڑائی شروع ہو گئی اثنائے محاربہ مین جبل کی امداد کو ۳ ہزار آدمی کوتس اور
دو ہزار آدمی ویلبون سے پونہچے اور سب نے ملکر فوج سلطانی پر حملہ کیا باجود
کہ فوج سلطانی سے طرف ثانی زاید تھے اوسوقت ایسے لڑے کہ باغیون کے
چھکے چھوٹ گئے اسی اثنا مین ایک پلٹن فوج سلطانی دوسری جانب سے آتی تھی
اونہین جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ آگے فوج دشمن کی پڑی ہے وہان سے پیچھے
پاؤن پھرے مگر جب یہ بات جبل اسود کے لوگون نے سنی تو اوس پلٹن کا تعاقب
کیا اول کی فوج سلطانی نے فوج دشمن کا پیچھا کیا جب دونون طرف سے مار پڑنا
شروع ہوئی تو اہل جبل اسود وہان سے فرار ہوئے کئی سو بندوقین اور اسباب وغیرہ
اہل اسلام کے ہاتھ آیا ۲۲ ستمبر کو فوج جبل اسود نے عساکر سلطانی پر مقام لون بیہ بیز

حملہ کیا مگر دلاوران سلطانی نے ایسا مارا کہ تمام سپاہیان بزدل پشت دکھا کر بھاگ گئے اور اکثر اونمین سے واصل جہنم ہوے ۱۰ اکتوبر کو درویش پاشا نے جبل اسود پر لشکر کشی کی اور اونکے مورچون اور استحکامات پر قبضہ کیا اور بہت سے باغیون کو تہ تیغ بیدریغ کیا اور باقی پسپا ہوے دوسرے روز دوبارہ لڑائی ہوئی بازار حرب وضرب و قتال وجدال خوب گرم رہا مگر فوج باغی تاب نہ لاکر وہان سے فرار ہوئی اور بڑے مستحکم مقام کو دشمنون کے لشکر اسلام نے چھین لیا اس لڑائی مین جنرل جلال الدین پاشا مجروح ہوے اور دوسرے روز جام شہادت نوش فرمایا دوسری لڑائی مقام کورش ملے پر سرویہ کے جنوبی کنارے ہوئی فوج سرویہ نے افواج سلطانی پر حملہ کیا لیکن تہوری دیر مین اپنی قدیم عادت کے موجب بہاگ گئے تیسری لڑائی مقام گراہوروش اور رہودو کے درمیان مقام قصلاب پر ہوئی احمد پاشا نے مقام مذکور مین اہل جبل اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچے چھین لیے اور دوسو سے زیادہ باغی مارے گئے چونکہ چھ ہفتے کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان یورپ نے مانگی تھی اور سلطان نے چھ مہینے کی مہلت دی تہی اسلیے جنگ موقوف رہی اور مجلس کانفرانس مین مصالحت کی گفتگو شروع ہوئی ....

مجلس مُصالحہ کانفرانس

روس اور فرانس و انگلش و اسٹریا و پروشیا و اطالیا نے جنکے نام عہدنامہ سلطانی مین موجود ہین جب نصارے نے دیکھا کہ سلطان نے سرویہ و جبل اسود پر فتح پائی اپنے مختار وزیرون کو بہیجکر جنگ کی مہلت اور مجلس کانفرانس مین مصالحت کروادینے

کی بنا ڈالی اور لارڈ سالسبری وزیر مختار لندن سے آیا گفتگو صلح کی اور شروط عہود
آغاز کیئے چنانچہ ملک بلگیریا مین انتظام کے لیے کسی پادشاہ نصارے کا لشکر رہے
اور ہماری پسند سے نصارا گورنر و حکام منصوب ہوین اور سلطان ضمانت دیوے
کہ آیندہ رعایاے نصارے پر ظلم و تعدی ہونے پاوے غرض اسطرح اونتیس شرطین
دو مہینے کے عرصے مین تیار کر کے پیش کین اور کہا کہ تین دن مین یہ سب شرطین قبول ہوجاوین
نہین تو ہم سب یوروپین بادشاہون کے وکیل یہان سے چلے جاوینگے سلطان نے
ایک مجلس اپنے دربار مین اکابران یہود و نصارے و ترک و عرب و عملدار و تجار وغیرہ
کی فراہم کی چارسو اشخاص دولتمند و صاحبان عہدہ بزرگ جمع ہوے درخواست مذکورہ
پر بحث ہوئی آخر سبھون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے وطن کی خودمختاری ان شروط کے
قبول کرنے مین قایم نرہیگی ہم سب سلطان کی طرف جان و مال سے حاضر ہین کہ مردن
بہ عزت بہ کہ زندگانی بہ مذلت ہم آپ اپنے ملک کا بندوبست کرینگے تب ادہم پاشا
وزیر سلطانی نے کہا کہ ہم چھہ سو آدمی ترک تھے جب یہ ملک فتح کیا اب چھہ لاکھ ہین جبتک
چھہ شخص بھی ہم مین سے باقی رہین اپنا ملک غیر کے قبضے مین نہ دینگے آخر شرایط کی
درخواستون کی پذیرائی سے انکار صریح کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر متعینہ
دارالسلطنۃ استنبول کو تاکید کی کہ سلطان روم کی کوئی ایک تجویز بھی خلاف تجاویز مجوزہ
شاہان یوروپ منظور نہ کیجاوے اور اصل تجاویز مین کچھ ترمیم بھی نہ ہونے پاوے مگر
برخلاف اسکے شاہان یوروپ کے وزیرون نے اور مدت مہلت کی بڑہادی چنانچہ
مارچ کی پہلی کو وہ بھی ختم ہوئی وزراے ستہ کے اخیر جلسون مین یہ تجویز پیش کی گئی
کہ اب شاہان یوروپ اپنی سب انتیس درخواستون سے جو نسبت سلطنت روم کے

رکھتے تھے سو سلطان کے افتخار و خود مختاری سے خلاف تھے دست بردار ہوے
اب فقط یہی دو درخواستین ہین کہ پانچ برس تک جو گورنران باغی صوبجات مین سلطان
کی طرف سے مقرر ہون وہ سلاطین ستہ کی پسند سے مقرر ہوا کرین جب یہ دونون
درخواستین بھی پیشگاہ سلطانی سے نامنظور ہوئین اور وزیران سلاطین ستہ کا بس کچھ نہ چلا
تب روس نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہین اور اپنی ابتداے منشا کا کوئی ثمرہ نپایا تو خیال
کیا کہ بعید از عقل ہے کہ ہتیارون پر صلح کیجاوے بہتر ہے کہ ترکون پر چھوڑ دیا جاوے
وہی اپنے ملک کا آپ انتظام کرین — غرض اہل یوروپ کو کمال تعجب ہوا کہ تجاویز جمیع
سلاطین یوروپ یک لخت سلطان روم نے نامنظور کردین یکایک یہ طاقت سلطان کو
کہان سے آگئی کوئی پوشیدہ سلطان کی مدد پر ہے یا فرانس وغیرہ ملے ہوے ہین
اونکی طاقت پر بھروسہ کرکے ایسا جواب صاف دیا مجلس کانفرانس کا انعقاد
بے ثمرہ ہوا مگر اتنا فایدہ ہوا کہ روس اپنے حیلہ و مکر سے باز آیا اور دوسرون کے بھی
جو روس کے ساتھ باطن مین ملے ہوے تھے پردے کھل گئے اور سبھون کو بدخواہون
کی دغابازیان ظاہر ہوگئین — جس روز کانفرانس کی گفتگو ختم ہوگئی تو کاغذات پر دستخط
کرنے کو جلسہ ہوا مگر اسمین سلطان کی طرف سے کوئی وکیل یا وزیر نہین آیا بلکہ یہانتک
نوبت پہونچی کہ نائبان دول یوروپ نے چاہا کہ حضرت سلطان خلداللہ ملکہ سے ملاقات
رخصتی کرین تو حضرت اعلی نے یہ بات بھی منظور نفرمائی اور کہلا بھیجا کہ اسوقت ملاقات
نہین کرسکتے طبیعت عالی نادرست ہے جسوقت کہ آخر مجلس ہوئی تو سبھون نے یہ فیصلہ
لکھا کہ سلطان کسی درخواست کو قبول نہین فرماتی ہین — حضرت سلطان المعظم نے بعد اختتام
کانفرانس کے یہ اشتہار مشتہر کیا اور اسمین درخواستین کانفرانس کی نامنظور کرنے کے

اسباب بیان کیے جنکا اصل اصول یہ ہے کہ کانفرنس کے قایم ہونے کے
قبل سرکار لنڈن نے جو شروط مجلس مذکورہ مین پیش کرنے کے واسطے مقرر
کین تہین اونپر نظر کرکے دولت عالیہ نے انعقاد مجلس کانفرنس کا اقبال کیا تہا مگر
آخر کو اصل شروط درخواست کو اغذات تو گویا ایسی تہین کہ ہرگز قابل قبول نہ تہین
بلکہ اس سے دولت عالیہ کے عز و شرف مین فرق آتا تھا اور سرکار سلطانی کو اپنا
عز و شرف قایم رکھنا ضرور تھا اسواسطے قبول نہ کیا اور کانفرنس کا کام بے ثمرہ
ہونے مین دولت علیہ کا ذمہ نہین اسی ہنگامے مین سلطان دام ملکہ نے وزیر اعظم
مدحت پاشا کو کسی مصلحت ملکی کے سبب معزول کیا اور ادہم پاشا کو جو بڑے
عقیل اور آزمودہ کار ہین وزیر اعظم مقرر کیا یہ صاحب نہایت خوبی کے ساتھ ملک کا
انتظام رعایا کے رفاہیت کے کام انجام دیتے رہتے ہین خبر ہے کہ پرنس میلان
والی سرویہ نے اپنا وکیل بارگاہ سلطانی مین بہجوا کر عفو تقصیرات چاہی اور سب طرح
سے اوسکو معافی ملی اور تاریخ ۲۶ فروری ۱۸۷۷ عیسوی کو صلح ہوگئی اسی طرح ماؤنٹی نگرو
والی جبل اسود نے بھی سلطان کی خدمت مین وکیل بہجوا کر صلح کی درخواست کی قید یان ہمدگر
واپس دیے جو ملک و قلاع سلطانی لشکر نے فتح کیئے تھے بغیر تاوان نقصان لینے
کے واپس کر دیے اور جنگ کے قبل جو خراج گذاری اور عہد و شروط تھے وہی
قایم اور برقرار رہے جنہون نے درمیان مین آتش افروزی کی تہی وہ روسیہ ہوے
اب لنڈن مین جو وکیل سلطانی ہے اوسکے مکان پر جوق جوق یہود و نصارا آتے ہین
اور مبارکبادی دیتے ہین کہ خوب ہوا جو سلطان نے کانفرنس کی درخواست قبول
نہ کی اور اپنی عزت و خود مختاری قایم رکھی اور روس کے فریبون سے بچ گئے اور

دشمنون کی غارت سے اپنی سلطنت اور رعایا کو محفوظ او رسلامت بالکرامت رکھا

قصیدہ در صنعت توشیح

بنام نامی سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین الخاقان ابن الخاقان سلطان الشرق والصین مستحق سلطنت روے زمین امیر المومنین مولانا المعظم سلطان عبد الحمید خان بہادر دام ملکہ وسلطنتہ

سر افاضل عالم بہ سپہر جہان
لبیب عادل و باذل شہنشہ دوران

طبیب زخم دل خستگان مظلومان
ادیب ناظم نظم امور شہرستان

نواخت لشکر جرار آنچنان غازی
عدو چو دید سر خود نہادہ بر فرمان

بہار غنچۂ فضلا ز چشمۂ جودش
دلیر و صاحب شمشیر و گرز و تیر و کمان

اسیر حلقۂ احسان او محب و عدو
لوای نصرت او سر بلند و فتح نشان

حدود مملکت او بسیط روز افزون
مدام ہست درین دہر تا قیام جہان

بہم جلالت او آبروی جوہر تیغ
دم نبرد بہ اعدا غضنفر غران

خدایگان خداوند شاہ عبد حمید
امام کافۂ اسلامیان جہان سلطان

نسیم فتح وزد بہر پر حمیت دایم
بصد شکوہ شوی چون سکندر دوران

ہمیشہ از ہمہ شاہان خراج گیر شوی
امور ملک تو محکم باتفاق زمان

دم نبرد ز شیران لشکر انداز د
روای خویش چو روبہ منش عدو ترسان

دوام مملکت دار داز عنایت خود
الٰہ ارض و سما در حصار امن و امان

منم کمینہ دعا گوے بندۂ درگاہ
محال عقل کہ گویم ثنائے شاہ شہان

لبالب ست چو دریای جود و همت تو | کفایت ست ازان موج بهر عالمیان

همیشه باد ترا فتح و نصرت و شادی
دعای سید مسکین ہمین ز ہندوستان

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ اندنون توفیقات ازلی ناظرین و قاریع روزگار کو شامل ہے اور تائید لم یزلی سامعین حوادث ہر شہر و دیار کو حاصل ہے کہ یہ نسخۂ عجیبہ و رسالہ غریبہ دافع غموم و آلام حالات سلاطین عثمانیہ کرام الموسوم بتاریخ روم و شام چھپکر تیار ہے حالات عجیب ماضیہ و واقعات غریب حال کا نامہ کارزار ہے سلاطین عثمانیہ کا بیان ہے شجاعان اسلامیہ کی داستان ہے افواج الفاظ صف بصف آراستہ اپنے موقع پر بڑے پر میدان صفحہ جنگ مین ایستادہ ہین کوئی الف کی برچھی لام کی کمند رے کی تلوار میم کی بندوق لیے ہوے آمادہ ہین کوئی دور دور توپون کے دمدمے باندہ رہا ہے کوئی سیاہ وردی پہن علم ہاتھہ مین لیے دکھا رہا ہے کوئی صلح کا بگل بجاتا ہے کوئی فتح کا نشان دکھاتا ہے شش شمشیر اسلام کا کاٹ دکھاتی ہے عین عبادتین دست بدعا ہوتی ہے نقطے گولی کی طرح دشمن کی جانب متوجہ ہین مد بسم اللہ اپنے پھر ہرے طوے ہوے ہین کوئی صیغۂ ضرب یضرب کا پڑہتے ہونے مارا جاتا ہے کوئی جام شہادت کا غزا مین نوش فرماتا ہے واو اپنی وزیری پر وجاہت دکھاتا ہے کفار کے دلون پر ہیبت ڈالتا ہے جو دشمن پیش تہا وہ زیر سے زیر ہوتا جاتا ہے ت. پدا اپنی شدت مین خاموش ہے دندان کو تیز کیے ہوے ساکن و فراموش ہے

سیکڑون ہزیمت کھائے ہین لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ہین دیکھیے فتح اسلام ہے
کفار کے لشکر پر کہرام ہے چارون طرف سے نشان اسلام کا ایستادہ قیمتمند ہے
نقارہ محمدی کا ہر طرف سے آوازہ بلند ہے چنانچہ درینولا بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۸۷۷ء
عیسویہ کو سلطان جوان بخت پیر تدبیر المؤید من اللہ القدیر سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان
عبد المجید خان خلد اللہ ملکہ نے مجلس شوری یعنے پارلیمنٹ تعین فرمائی اور اکابرین رعایا و
عقلاے بلاد ہر قوم وملت کے مطابق قواعد شاہان یورپ کے اس مجلس مین شامل و
داخل فرمائے قواعد ملک وانتظام اونکی راے سے جاری ہوگئے اور بندوبست
عدالت و پولیس وامر راہ ونظم ونسق محاصل واہتمام مخارج و مداخل بخوبی ہر بلاد وامصار مین
ظہور پاوینگے اور جو خوف واذیت قوافل حاج کو مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ کی منزلون مین
قوم بدو وقطاع الطریق کی طرف سے ہے سب رفع ہوجاویگا اور ان قواعد جدیدہ
کے سبب کسی طرح کی شکایت حاجیون اور مسافرون کی باقی نرہیگی ور زبان طاعنین علاانیہ
شریف مکہ کی شان مین بند ہوجاویگی اور مظلومان زایرین روضہ مطہرہ حضرت سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین جو غارتگرون کے ہاتھ سے انواع تکالیف اوٹھاتے
تھے اور جان ومال کے خسارے مین پڑتے تھے سب اپنی داد کو پونہچینگے اور ہر سال
حاجیون کی زبانی ایسے امورات کی شکایت سامع خراش اسلامیان قریب وبعید کے
ہوا کرتی تھی وہ تمام بے انتظامی اور ستم اس سلطان عدالت نشان کے فرمان سے دفع
ہوجاویگی بیت سزد گر بدورش بنازد جہان + کہ سید بدوران نوشیروان +

فایدہ

واضح رائے ناظرین باعز و تمکین ہووے کہ دفتر سلطانی مین اور اخبارات مین بہی
ماہ رومی شمسی کے نام اور سنہ عیسوی مروج ہین اور اس تاریخ مین بہی وہی
نام بعض بعض مقام مین لکہے گئے ہین اس لیے ترکی مہینی اور انگریزی و
ہندی مہینون کے نام برابر قاعدے کے ذیل ہین مرقوم ہین

ماہ ہندی	ماہ انگریزی	تعداد روز	نام ماہ ترکی	نمبر شمار
بیساکھ	اپریل	۳۰	نیسان	۱
جیٹھہ	می	۳۱	آبار	۲
اساڑہ	جون	۳۰	خزیران	۳
ساون	جولائی	۳۱	تموز	۴
بھادون	اگست	۳۱	آب	۵
آسوین	ستمبر	۳۰	ایلول	۶
کارتک	اکتوبر	۳۱	تشرین اول	۷
ماگسیر	نومبر	۳۰	تشرین دوم	۸
پوس	دسمبر	۳۱	کانون اول	۹
ماہو	جنوری	۳۱	کانون دوم	۱۰
پھاگن	فروری	۲۸	سباط	۱۱
چیت	مارچ	۳۱	اذار	۱۲

کلام بلاغت مشحون جناب منشی محمد منظور صاحب قریشی الیمنی

میر اشرف علی کو فضلا نے
صاحب فضل و خوش مقال لکھے

اور سب نامور مشایخ نے
صاحب قال و اہل حال لکھے

نسخ اکثر زمان ماضے سوا
کار آمد اونہون نے حال لکھے

چمن آرائے علم ہین تاریخ
کیون نہ پہر اوسکا نونہال لکھے

اونکے فرزند سید احمد نے
روم کے واقعات حال لکھے

اس تواریخ کے سنہ کہیے
کیون نہ مسلم شکر مقال لکھے

شقہ روم تحفہ سلطان ۱۲۹۴ھ
مین نے منظور اوسکے سال لکھے

منہ

خوشا مولوی میر اشرف علیست
کہ نور نگاہ خوش اقبال آن

خلیق ست و قابل رشید و لبیب
بعقل ست پیر و بصورت جوان

چو آن نامور سید احمد بغور
تواریخ سلطان ز اقبال آن

نوشتہ است اخبار شاہان روم
بتصحیح و تحقیق احوال آن

پے خاطر آن حبیب شریف
چو دیدیم منظور افضال آن

نمودیم فکر سنش عقل گفت
ظفر نامہ جیب ۱۲۹۴ھ است سال آن

کلام صاحب فہم و ذکا جناب قاضی سید مرتضی من اولاد حضرت شاہ وجیہ الدین گجراتی

ترک لوگون کا کیا قالب ہے
غازی دین ہند اگالب ہے

فکر کمتر نے کی تو ہاتف نے
کہا تاریخ روم غالب ہے ۱۲۹۴ھ

منہ

یہ کتاب نادرہ از بس عجیب
کی امام الدین نے مرقوم ہے

از رہ حسرت پڑھو تاریخ یہہ
اب چھپی تشریح ملک روم ہے
۱۲۹۴ھ

کلام رازدان باطنی و ظاہری حضرت محمد غوث صابری جھنجھونوی سلمہ اللہ الوہاب

حبذا مرد حسن ابتاع عمدہ کلام
ہین امام الدین احمد سید عالی مقام

خوش خلیق وقابل وموصوف از جملہ صفات
ہم شکیل و ہم جمیل و ہم وضیع خوش خرام

کیون نہون ہین خود کریم ابن الکریم ابن الکریم
نور چشم مرتضے آل شہ خیر الانام

شوق قلبی ذوق روحی سی سدا سرشار مست
رہتی ہین مسرور اپنے حال ہین وہ نیکنام

واہ کیا تصنیف کی ہی انہون نے اک کتاب
کہتے ہین اکثر اوسے تاریخ روم وشام نام

ماضی وحال اوسمین ہین حالات حربات وجدال
دولت سرکار عثمانیہ کا حال تمام

حق تو یہ ہی اس سے پہلے کب چھپی ایسی کتاب
جسکو پڑہکر ہوتے واقف حال سے ہر خاص وعام

دین ودنیا مین مصنف کی مرادین ہون حصول
غوث ہم یہ چاہتے ہین حقتعالی سے مدام

سال طبع کے لیے ناگہ سروش غیب نے
یون کہا لکھدی یہ اب تفصیل جنگ روم وشام
۱۲۹۴ھ

تاریخ نتیجہ فکر سید عبد الرسول مدرس مدرسہ گورنمنٹ قصبہ ارندول

امام الدین نے کرکے جانفشانے
کتاب روم کی تسطیر نے کے جب

تو کمتر نے سنے تاریخ بولا
کتاب بے بہا تالیف کی اب
۱۲۹۴ھ

تاریخ بقراط زمان حکیم فریاد جان اورنگ آبادی

تار برقی نے خوشی کا مژدہ لایا اندنون
روم کے ملکون مین فتح لشکر اسلام ہے

کاش سے طوبال وینسا کے سرون کو جلا اب
یون کہا ہاتف نے یہ تاریخ روم وشام ہے
۱۲۹۴ء

سنہ ۱۲۹۴ ہجریہ

قطعہ تاریخ از نتایج افکار بلند جناب مولوی نور محمد صاحب المتخلص بہ فارغ مصحح مطبع

کیا خوب اس کتاب مین مطلب ادا کیا — قاصر ہون وصف کرنے سے منصب ادا کیا
مضمون بی بدل ہین فصاحت مین بیمثال — تیغ زبان ہند کا جوہر دکھا دیا
فتح و ظفر کا حال لکھا جسنی سربسر — میدان حرب و ضرب کا نقشہ بتا دیا
عقدہ سنین طبع کا بے دو کی حل ہوا — تاریخ روم و شام نے شر کو مٹا دیا
٤ ٩ ٢ ١ ٥٠٠

قطعہ تاریخ لمؤلف کتاب

روشنی ہے ترک کی شاہان یورپ پر تمام — کھل گیا پردہ مثال ماہ و ہالہ دیکھکر
سال ہاتف نے کہا تاریخ جنگی طبع سے — جنگ روم و شام کا نادر عجالہ دیکھکر
١٢٩٤
روس او سرویہ میدان سی ہوی ویوتس آج — دور سے تاریخ ترکی کا رسالہ دیکھکر
١٢٩٤ھ

تاریخ از طبع زاد جناب محمد اسماعیل صاحب تخلص بہ سما

یہہ کتاب خوب نیک انجام کی — جب ہوئی مطبوع فیض عام کی
سر بجیب انداختہ تھا فکر مین — ہاتف غیبی نے یہہ الہام کی

عیسوی تاریخ لکھدے اے سما
چھپ چکی تاریخ روم و شام کی

١٨٧٧ ع

تمام شد

ع۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اہل ہند اور فرنگ قبل اسکی کہ قوم پرتگیس جانب مشرق کیپ گڈ ہوپ کی پہنچی آپسمین تجارت بحر
اور بحر عمان سی کیا کرتی تہی یہہ تجارت زمانہ سابق مین معرفت اہل فنیشیا اور یہی چند روز
لئی معرفت یہودیون کی ہوا کرتی تہی محل تجارت اجناس مشرقی اور مغربی کی ساتہدن اتوپیے
تائرا اور بعد ایک مدت کی سکندریہ تہی + غلبہ اہل اسلام کا مصر اور ملک سیریا پر باعث ہوا اسکا کہ تجارت رواج
اجناس مشرقی کی کبہی معرفت اہل وینشیا اور کبہی معرفت جنوس کی ہونی لگی سنہ یک ہزار چار سو
ستانوی مین واسکوڈی گاما معہ ایک فوج بحری قوم پرتگیس کیلی کٹ مین جو ساحل مالابار ہی وارد ہوئے
اوران ایام مین تجارت اس ملک مین اہل وینشیا کیا کرتے تہی + ایام حکومت اس سردار
عظیم الشان اور اوسکی جانشین البوکرک پر کچہہ بہت زمانہ نگذرا تہا کہ قوم پرتگیس باوصف
مقابلہ اپنی حریفون اہل وینشیا اور راجاون ہند سی جو کبہی کبہی اس طور پیش آجاتی تہی
بنائی کوٹہیون ساحل مغربی ہندوستان اور اجارہ لینی اس تجارت کو جسکو دیار
ہند مین اکثر پیتل انگا وشیشا باہر سی آیا کرتی تہی مصالح عطریات سنگ بیش قیمت
موتی ابریشم پارچہ کرپاس نیل ولاکہہ اس ولایت سی باہر جایا کرتی تہی + + لو

جو شادی کی رات اوسی لاحق ہوئی تہی اچہا کیا اور شہنشاہ سی مضمون درخواست
کمپنی کا بتکرار عرض کیا اور شہنشاہ نی اقرار کیا کہ جو بات تمہین مطلوب ہی مجہی منظور ہی
انگریزون نی اگرچہ کتنی بار عرایض واسطے حصول فرمان کی جسکا شہنشاہ نی دینی کا
اقرار کیا تہا بہیجین جواب انکا دو برس تک نہ ملا خیر وانکی گورنر صاحب سورت نبئی کی جب
ارکین سلطنت کو معلوم ہوئی وہ معاملہ کرنی پر بلحاظ اسبات کی کہ مبادا جہاز انگریزی
جہازون مغلیہ او رحاجیون کو سدراہ ہون راضی ہوئی مرہٹون نی ۱۷۴۲ء مین بنگالہ پر
حملہ کیا اور جو تہہ مانگی لیکن نواب علی وردی خان نی اونہین ہٹا دیا کاروبار کوٹہیون
تجارت اہل فرنگ کا بیچ بنگالہ کی اسکی ایام حکومت مین بہت رونق اور خوبی سی
چلتا تہا ایک لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی اور اس لڑائی مین برباد ہوئین
انگریزون کی جو کنارہ کرومنڈل پر بستی تہی مقصود تہی فرانسیسون نی جو صعوبتین
انگریزون کی بہ نسبت اہل ڈچ اور پرتگیس کی تہی ہی تتبع دوسری قومون اہل فرنگ کا کیا
تہا اور اپنی کوٹہیان ہندوستان مین بنا لین تہین تا کہ وہ بہی فوائد تجارت ہندوستان
سی حاصل کرین کوٹہیان فرانسیسون کی پونڈچری اور چندرنگر مین تہین ڈیپلکس
صاحب جو ایک بڑا مرد ذی ہوش اور صاحب تدبیر تہا پونڈچری مین گورنر تہا
ایک فوج بحری فرانسیسون کی بسرداری لبی صاحب کی جو ایک مرد قابل اور
شجاع تہا مقابل مدراس کی جس مین بڑی کوٹہی انگریزون کی تہی
آئی اور اس شہر کو تسخیر کر کر فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا اگر فرانسیس
اس مین فتحیاب ہوجاتی تو یہہ ظاہر تہا کہ کوئی برابر انکے اسطرف
نرہتا انگریزون نی نواب ارکٹ سی اعانت چاہی اس نی ایک فوج دس ہزار
آدمیونکی بہیجی فرانسیس انسی مقابلہ نکر سکی وہٹ گئی دو برس بعد کچہہ فوج انگلستان سی انگریزونکی مدد

کی لئی آئی اور سینٹ ڈیوڈ سی آگی بڑہی اور پوندچری کو محاصرہ کرلیا لیکن اوسپر
فتحیاب نہوئی سنہ ۱۷۴۸ سترہ سو اٹہتالیس کی انجام مین یہہ خبر آئی کہ ولایت مین فرانسیسون
اور انگریزون مین صلح ہوگئی ہی اس سبب سے فرانسیسون نی مدراس کو چہوڑدیا اور اوس شہر مین
انگریزونکا پہر دخل ہوگیا یہہ صلح تہوڑی دنون تک ہی + تخت نشین ہونی سلطنت کارناٹک پر
جہگڑا ہوا اور ایک دوسرے کی لڑائی شروع ہوئے + بعد مرگ نظام الملک کی چندا صاحب نی نوابی
کارناٹک کا بحمایت مظفرجنگ کی دعوی کیا + مظفرجنگ پوتی نظام مرحوم صوبہ دکہن ناظرجنگ کی مخالفت
مین جو بجای باپ اپنی کی مسند نشین ہوا اٹہا مظفرجنگ نی اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر
جنگ کی قید مین پڑا چند روز بعد اسکے خلاف مین اوسنی ہنگامہ برپا کیا اور ناظرجنگ
اسمین مارا گیا معین مظفرجنگ اور چندا صاحب کی فرانسیس تہی + مظفرجنگ صوبہ دار دکہن
کا ہوا اور چندا صاحب نواب ارکٹ کا + مظفرجنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز محمد علیخان بیٹی
آلہ وردی خان نواب سابق ارکٹ کی موید ہوئے + بسی صاحب نی صلابت جنگ کو
جسنی اقرار کیا کہ مین قبضہ فرانسیسون کو جو نوابون سابق نی اونہین دیا تہا بدستور قدیم بحال
رکہونگا مقرر کیا سنہ ۱۷۵۱ مین محمد علی جو متوسلین انگریزون سی بہاگ گیا اور کہا کہ مجہی
کچہہ دعوی نہین ہی + لیکن وہ پہر سنہ ۱۷۵۲ مین انگریزون کی کمک لیکر چندا صاحب اور فرانسیسون
سی مستعد جنگ ہوا چندا صاحب انجام کار ناچار ہوکر آپ اوس پاس آیا اور وہان
مارا گیا سنہ ۱۷۵۴ مین فرانسیسون اور انگریزون کی صلح ہوگئی اور محمد علی مسند پر ثابت قایم
رہا سنہ ۱۷۵۸ مین ایک دوسری لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی لیکن سنہ ۱۷۶۱
مین انگریز فتحیاب ہوئی فرانسیس اگرچہ اب بہی حکومت پوندچری اور چندرنگر پور اور
یا ماہی اور موضع کی رکہتی ہین لیکن تب سی حکومت اونکی بیچ ہند کی کسی جا مین مستقل
نہ تہی اب ہمین احوال تسخیر بنگالہ کا لکہنا ضرور ہے کیونکہ وہ اوسوقت

مین واقع ہوئی تہی

ذکر سراج الدولہ

اسوقت مین ایک انقلاب عظیم درپیش تہا آلہ وردی خان جو شجاعت اور امور ریاست مین شہرت رکہتا تہا دس برس تک مرہٹون سی لڑا اور صوبہ بنگال کو اونکی دست تصرف سی باز رکہا اگرچہ اس عرصہ مین خان مذکور نی بارہا اونہین شکست دی لیکن انجام کار تنگ ہو کر شرائط جو مرہٹون کی تہین منظور کر لین اور بارہ لاکہہ روپیہ سالیانہ خراج دینا مقرر کیا * ایک برس قبل وفات اپنی سی خان موصوف نی مجبور ہو کر صوبہ اوڑیسہ کو حوالہ مرہٹون کے کیا ایک مرد نوجوان چوبیس برس کی عمر کا جو متکبر و ظالم و نامرد و عیاش اور طریقہ لہو و لعب کو بڑا مطلب زندگی کا سمجہتا تہا اوسکے قایم مقام ہوا اور ممکن نہ تہا کہ صوبہ بنگال و بہار اوسکی قبضہ تصرف مین رہی بعد وفات خان مرحوم کے مرہتی بار دگر مستعد جنگ ہوی اور اوسوقت کی اوضاع و اطوار سی یہہ بات صاف عیان تہی کہ وہ لوگ اس ملک پر قابض ہو جاوین لیکن ارادہ الٰہی کچہہ اور تہا ریاست بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تہا کہ قبضہ صاحبان انگریز مین آوی موت الہ وردی خان سی قوم انگلستہ کے گمان ہم مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ وہ کبہی حاکم ہندوستان ہوویتے * ہم لکہین گی تہوڑی سی وارداتین جنکی سبب یہہ لوگ فتحیاب اسپر ہوئی * نواب سراج الدولہ نے دسوین اپریل سنہ ۱۷۵۶ع کو بنگال و بہار پر جلوس کیا چونکہ شہنشاہ دہلی اسوقت مین بے حقیقت محض تہا اسلئے نواب موصوف نی اوس سی واسطی فرمان ریاست اپنی کی درخواست نکی اول کار اسکی ریاست کا یہہ تہا کہ اوسنی ایک لشکر واسطی لوٹنی خزانہ اپنی خالہ کے جو زوجہ نوایش محمد کی تہی متعین کیا خاوند اس عورت کی نی جو ڈہاکہ کا تہا عرصہ سولہ برس مین بہت سی دولت جمع کی تہی اور بعد اوسکی وفات کی بی بی وارث ہوئی لشکر جسکو اوس بی بی نی واسطی حفاظت اپنی

مال کی نوکر رکہا تہا اوس وقت مین کنارہ کر گیا اور تمامی خزانہ بی مشقت اور لڑائی کے
داخل محل سراج الدولہ ہوا اور اوس عورت کو اس جگہ سے نکال دیا راجہ راج بلبھ نایب
نوازش محمد حاکم ڈہاکہ نے بہت مال ناز نگری اضلاع کی سے جمع کیا تہا الہ وردی خان
حاکم صوبہ بنگلہ جب کثرت پیری سے مسلوب الحواس ہو گیا اوسکی پوتی نے راج بلبھ کو مرشد آباد
مین بلا کر قید کیا اور کچھہ آدمی فوراً ڈہاکہ کو واسطی ضبطی اموال اسکی کی روانہ کئے لیکن
قبل پہنچنے گماشتہ اسکے راج بلبھ نے کشتیان مال و متاع خانگی سے بہرین اور بہانہ تیرتھ گنگا
ساگر یا جگناتہہ کا کر کر روانہ کلکتہ کا ہوا استرہوین مارچ کو مقام مذکور مین آ پہنچا
اور رخصت رہنے کی شہر کلکتہ مین گورنر ڈریک صاحب سے حاصل کی اور قیام اپنا اسجگہ
مین تا خبر رہائی اپنے باپ کی اوسنے تجویز کیا + سراج الدولہ نے جب دیکہا کہ وہ دولت
بیشمار قابو سے نکل گئی رنجیدہ خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بہیجا تاکہ گورنر صاحب سے
گماشتہ اس کو طلب کرے چونکہ یہہ شخص کچھہ اسناد نرکہتا تہا اسلئے ادہی گورنر موصوف
نے باہر اپنے شہر سے کروا دیا + چند روز بعد ایک خبر یورپ سے سنی گئی کہ غالب تہا کہ ایک
جنگ درمیان اہل فرانس اور انگلستان کے عرصہ چند روز مین واقع ہو اسوقت مین
فرانسیس بنگال کول کی زیادہ زور آور تھی اور فرانسیسی لشکر جو چاندنگر مین تہا دس گونہ زیادہ
اوس فوج انگریزی سے جو کلکتہ پر متعین تہی اس لحاظ سے صاحبان انگریز نے تعمیر فصیل
شروع کی اور یہہ خبر حلیہ گوش سراج الدولہ جو ہمیشہ قوم انگلشیہ سے ناگوار تمام تر
آتا تہا ہوئی اوسنے ایک خط بر بنہ نام ڈریک صاحب کی جاری کیا جو مشتمل تہا بحکم
فصایل جدیدہ اور انہدام فصایل قدیمہ اور بعد حوالہ کردینے گماشتہ اسیر تہا سید
احمد چچا سراج الدولہ کا ایک یا دو مہینہ قبل وفات آلہ وردی کے اس جہان فانی
سے رخصت ہوا اور تمام دولت لشکر اور ضلع پورنیہ بنام شوکت جنگ اپنی بیٹی کی چہوڑ دیا یہہ لڑکا

چند روز بعد نشستن صوبہ داری سراج الدولہ کی جو اوسکا چچیرا بہائی تہا مسند نشین بہنہا
یہہ دونو نا عاقبت اندیش جفا کار و احمق تہی اور یہہ بات ممکن نہ تہی کہ وہ آپس مین اخلاص سی رہین
سراج الدولہ نی بعد مسند نشینی کی فوراً نوکران قدیمی اپنی دادا کو یکقلم موقوف کر دیا
اور ایک نیا گروہ اوباشونکا اپنی رفاقت مین رکہا وہ ہمیشہ ترغیب دیتی تہی اوسی اوپر
کرنی بدکامون کی اور اصرار کرتے تہے اوپر کرنی ظلم و بی منصفی کی مال و ناموس
ہر صنف اوس بلاد کا یہہ ظلم اور تعدی اوسکی سی محفوظ نہ تہا رعیتیان شہر اس ظلم سی
نہایت سی بجان آئی اور خواہان تقرر صوبہ دار دوسری کی ہوئی اونہون نے بامید بہتری
اپنی کی شوکت جنگ کو واسطی اس عہدہ کی تجویز کیا اگرچہ وہ بہی بداطواری و ناہمواری
مین کم سراج الدولہ سی نہ تہا گروہ اعظم متفق ہوا اور ایک وکیل واسطی حصول فرمان
ریاست بنگالہ وغیرہ کی بنام شوکت جنگ کے طرف شاہ دہلی کی روانہ کیا ایک عہد نامہ قرار دیکر
کرور روپیہ لیا نہ کی حضور مین سال کی تاوبی تامل وہی ناظم اوسملک کا کر دی ۞ سراج الدولہ
نی ارادہ ان اشخاص سی واقف ہوکر جلد لشکر اپنی کو فراہم کیا اور بارادہ بربادی چچیری بہائی اپنی
کی راہی پورنیہ کا ہوا یہہ لشکر ہنوز راج محل تک نہ پہنچا تہا اور گنگا سی عبور کرنیکو تہا کہ جواب ڈریک
گورنر صاحب کا آپہنچا جسمین یہہ لکہا تہا کہ ہم بر بجا آوری احکام ناظم واجبات سی نہین ہین فی الفور بمجرد
سُننی اس جواب کی بہت غضبناک ہوا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ انگریز کستان مفسدین ملک
ہماری کو اپنی حمایت مین رکہتی ہین و فصیل بنا کر ہماری ملک مین بنتی ہین تند دسی کہلا بہیجا کہ
ہم تمہارا نشان اس قلمرو مین نرکہین گی یہانسی توڑ کر وہ فوج کش طرف کلکتہ کی ہوا
اور کوٹہی تجارت انگریزی جو واقع قاسم بازار تہے تاراج کی اور ساکنین کوٹہی کو مقید کیا
چونکہ صاحبان انگریز عرصہ ساٹہہ برس سی باامن و امان کلکتہ مین رہتی تہی اور کسی نوع کا خوف
اور اندیشہ نرکہتی تہی اسلیئے مرمت فصیلو نکی جو موجب حفاظت کا تہا تغافل ہوئی اور بسبب اطمینان

اطمینان کی اونہون نی بفاصلہ چالیس گز کی فصیل سی گہرا گئی تہی قلعہ کلکتہ مین اوسوقت
اکسو ستر آدمی تہا اونمین سی ساٹہہ انگریز اور باقی ہندوستانی تہی باروت بہت پرانی
ونا قص تہی اور بندوقین تنک الودہ سراج الدولہ ساتہہ چالیس یا پچاس ہزار آدمیون اور توپخانہ معقول
کی واسطی حصار شہر کی چلا انگریزون نی اپنی تئین قابل مقابلہ اسکی کی نپا کر چند مکرر سہ کرر
خطوط اسکی پاس بہیجی اور زر خطیر دینا ٹہیرایا لیکن اوسنی کچہہ جواب ندیا اور عزم بالجزم کرکر روانہ
آگی کا ہوا مقدمہ الجیش سراج الدولہ سولوین جون کو چیتپور مین پہنچا وہان مورچال انگریزونکا
تہا اونہون نی اوسپر سی ایسی گولیان مارین کہ فوج غنیم تاب نہ لا سکی اور ہٹ کر دم مین مقام
کیا ستھرین تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نی محاصرہ شہر کا کیا اور دوسری دن ہر طرف سی حملہ کیا
مکانات متصل فصیل کو اپنی قبضہ مین لائی اور ایسی اشاری کی کہ کوئی تاب نہ لا سکا کہ
فصیل پر ٹہیری اور مقابلہ کری + اس روز بہت سی ماری گئی اور کتنی ہی زخمی ہوئی سوتلی
اور مورچال پر فوج غنیم قابض ہوگئی اور تمام انگریز قلعہ مین بہاگ گئی وقت شب کی تہوڑی
سی عمارات عالیہ مین جو گرد قلعہ کی تہی آگ لگ گئی ایک مشورے واسطی لڑائی کی جمع ہوا
افسران جنگی بی تامل و غور کی اپنی عہدون اور حقوق سی جو اون پر لازم تہی بولی کہ سوای
بہاگنی کی اور کوئی صورت امن کی معلوم نہین ہوتی + ہندوستانی اوس قلعہ مین ۱۱
کثرت سی تہی کہ غلہ جو اسمین تہا ایک ہفتہ بہر کو بہی کافی نہوا آپ یہہ تجویز ٹہیری کہ دوسرے دن صبح کو
اول عورتین بعد ازان مرد کشتیون پر سوار ہووین اور اس شہر کو چہوڑ دین لیکن یہہ خرابی تہی
کہ کوئی اونمین سی عالی حوصلہ نہ تہا جو امور ضروریہ کو بخوبی بجا لاوی بلکہ سب سفلہ مزاج
اور خواہان حکومت تہی اور انقیاد اور فرمان بری روا رکہتی تہی ہرگاہ عورتین کشتیون
پر سوار ہوئین ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو دوڑا اور ملاحون نی
کشتیان کنارہ سی کہینچ لین ہر واحد نی حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجہی اور جو کشتی کہ اوسی

پہلی نظر آئی چڑھ گیا + اول ڈریک صاحب اور اکثر فوج بہاگی اور عرصہ چند لحظہ مین
کچھ کشتیان جہازوسے مل گئین اور کچھ جو لوگ گئین او نصف سی زیادہ آدمی قلعہ مین رہ گئی +
جب فرار گورنر ظاہر ہوا مردمان قلعہ نی ہولول صاحب کو اپنا سردار کیا + جہازون مردمان فرای
نی بفاصلہ یک کوس کی لنگر کیی + انیسوین جون کو دشمن نی بار دیگر حملہ کیا اور ناکام بہت
گیا مردمان قلعہ نی اہل جہاز کو بہت سی اشارات کیی تا وہ انکو انہین دشمن سی مخلصی دین
اور یہہ بات مردمان جہاز کو کچھ مشکل نہ تہی + دو دن تک مردمان قلعہ لڑے اور اہل جہاز مین
سی کوئی انکا معین اور مددگار نہوا + مردمان اندرون قلعہ کو ابہی تک ایک توقع باقی تہی
اہل جارج نامی جہاز جو چیتپور مین لنگر کر رہا تہا ہولول صاحب نی اسکے لانیکے واسطے
دو آدمی روانہ کیی + یہہ جہاز آنے مین طرف قلعہ کی زمین پر بیٹھہ گیا اور اوٹھہ نہ سکا اس سے
اہل قلعہ اب اور بہی مایوس ہو گئی + انیسوین شب کو دشمن نے عمارات باقیہ کو جو گرد قلعہ
کی تہی آگ دیدی + بیسوین کو دشمن نی حملہ سخت کیا ہولول صاحب نے مقابلہ مناسب نجانکر خط
صلح بنام مانکچند نایب ناظر کی بہیجا + چار گہنٹہ بعد دوپہر کی ایک شخص نی فوج دشمن مین سی اسکی
سرکرنی الواب کی اشارہ کیا اور انگلش توقف جواب نایب کی سرکرنی الواب سی بازرہی + بعد ایک
ساعت کی دشمن متصل فصیل کی آگئی اور چڑہنی لگی + عرصہ ایک گہنٹہ مین مردمان سراج الدولہ قلعہ پر قابض
ہوگئی اور تاراج مکانات شروع کیا + قریب پانچ گہنٹہ کی نواب حضور سبوی ڈولی آ پہنچا اور انگریزاکی
اوسکی لائی گئی ہولول صاحب ہاتہہ بندہی ہوے حضور نواب مین آیا نواب نی ہاتہہ اوسکی کہلوادی اور بہت سے
تشفی دیکر کہا کہ اوسی ایک مو ایذا نہ پہنچی گی وہ اس گروہ قلیل انگریزون کو دیکھکر سخت متعجب
ہوا اور دل مین کہا کہ کیونکر اتنی لوگون نی اس مدت دراز تک اوس لشکر سی جو شمار مین انسی چار پر
ہوتے زیادہ تہا مقابلہ کیا + اوسنی میدان مین دربار کیا اور حکم واسطے احضار کشند اسکی یا ایک
سبب حملہ کرنی نواب کا انگریزون پر یہہ تہا کہ ادہنون نے کشند اس کو اپنی حمایت مین رکہا تہا اور راجی

اسی مطلب اس بات کا تہا کہ مرکاہ وہ ہاتہہ نواب مین پڑی عقوبت شدید مین گرفتار ہو
لیکن نواب نی اوسی ماخوذ کیا بلکہ خلعت سرفرازی کا دیا + ایک قلعدار نے دشمنا چہوڑ خود لیتے
مابین چہہ یا سات گہنٹے کی محنت بطرف کمپوانی کی کی + ایکسو چہالیس انگریز معہ ایک بی بی اور بارہ
مجروح سرداروں کے اسیر ہوئے + قلعداری واسطی شب باشی ان لوگون کی جای محفوظ تلاش کی
+ اس قلعہ میں ایک مکان چہہ گز کا لمبا کچہہ کم پانچ گز کا چوڑا تہا اور ہوا کی لیے ایک ایک کہڑکی
اسکے ہر طرف پر لگے ہوئی تہی + شہر پر سپاہی قید ہوا کرتی تہی + اس مکان تنگ مین مسلمانون
نی انگریزون کو اوس مہینی مین جو کمال شدت گرمی کا ہوتا ہی قید کیا تکلیف اوس شب کے
بیان سی باہر ہی قیدی کمال تشنگی سی بجان آئے اور پانی جو چارسین نی اونہین دیا کچہہ نافع
نہوا بلکہ اونکی حق مین مضر ہوا ہر شخص بہت سعی کرکر کہڑکی تک جاتا تہا اور تفریح نفس حاصل
کرتا تہا + بحالت اضطرار مین اونہون نی ساتہہ بہت منت و سماجت کی محافظین مقام سی
اپنی ہلاکت کی استدعا کی + انجام کار ایک بعد دیگرے جان بحق تسلیم ہوا اور وہ جو زندہ رہگئے
تہی انبار مردگان پر کہڑی ہوتی اور بفراغت تمام استراحت کرنی لگے اور اسطرح سی
چند آدمی زندہ بچ رہے صبحکے وقت جو دروازہ کہولا ایک سو چہالیس آدمی مین سی
تیئس ۲۳ زندہ اور باقی مردہ پائی + یہہ قتل مشہور ہے بلیک ہول یعنی سوراخ سیاہ
و تاریک کی ہوا اسکے سبب سی حصار کلکتہ مین خوف عظیم واقع ہوا + ایک ہی مصیبت
تہی جسکی یادگاری آج تک ہر ایک ملک مین ہی اور اسی کی سبب سراج الدولہ ایک بڑا ظالم
مشہور ہوا + نواب دوسری دن تک اس قتل جراسی بالکل آگاہ نہ تہا یہہ قصور مانک چند کا
جو واسطی ایک رات کی محافظ اس قلعہ کا مقرر ہوا تہا ہی + انگریزون جونکو نواب بذات سی
مطلع ہوا اور چندان اس امر مین پرواہ نکی منجملہ اسیران سوراخ تاریک ہی جو زندہ بچی تہے
ایک ہولول صاحب تہی انہین بلاکر مقام خزانہ دریافت کیا جب اوسنی بجواب انکار کیا

خزانہ مین پائی نہایت متحیر ہوا سراج الدولہ نی تو مقام قریب جوار کلکتہ مین کئی اور نام
اوس شہر کا علی نگر رکھا بعد ازان سمت مرشد آباد کی نہضت کی دوسری جولائی کو
اوسنی ہوگلی سی عبور کیا اور اہل ڈچ اور فرانسیس سے باج طلب کیا اور یہہ تنبیہا کہلا بہیجا کہ اگر وہ
ادای زر باج مین کچہہ عذر کرین تو حال اپنا مثل انگریزون کی سمجہین اہل ڈچ نی چار لاکہہ بچاس ہزار
روپی اور اہل فرانس نی ساڑہی تین لاکہہ روپی دیکر ہاتہہ اسکے سی نجات پائی جس سال
مین کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزون سی نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ سی خارج کئی گئی
اوسی برس یعنی سنہ سترہ چہپن عیسوی مین ڈینمر نے تہوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور
شہر سیرام پور کی بنا رکہی سراج الدولہ حصول اس فتح سی خرم و شادان مرشد آباد مین
داخل ہوا اور بار دیگر قصد پورنیہ کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کہ بنی عم اوسکی سی تہا کی
کیا اسنی واسطی قضیہ کرنی کی ایک اپنی ملازم کو فوجدار اوس ضلع کا مقرر کیا اور اپنی
چچیری بہائی کو لکہہ بہیجا کہ وہ اب اوس عہدہ کو سپرد کر دین اسبات سی وہ بہت آشفتہ ہوا
اور در جواب لکہا کہ ہم صوبہ داران اضلاع کی بموجب قانون کی ہین اور مقرر رکہی ہوئی اس
عہدہ پر شاہ دہلی کی اور علاوہ یہہ اور لکہا کہ نواب مرشد آباد کو خالی کر دے اور جلد بہر
اسکی مزاج مین آوی چلا جاوی + سراج الدولہ یہہ جواب سنکر نہایت برہم ہوا اور
بجلدی تمام لشکر فراہم کر کر پورنیہ کی طرف کوچ کیا + شوکت جنگ معہ فوج اپنی کی اسطرف
نکلا لیکن وہ فن لڑائی سی بالکل ناواقف تہا اور نصیحت بہی کسکی نہ سنتا تہا اسکی سپہ سالار
افواج ہمراہ لیکر طرف ایک جای مستحکم کی سامنی جسکی جہیل تہی اور اوسپر فرش سنگین تہا چلی
اور اس مقام مین اکر خیمہ زن ہوئی کوئی سردار اس فوج کا آئین جنگ سی واقف نہ تہا
ہر ایک سردار نی اپنی اپنی لشکر کو جس جا مناسب جانا مقام کروایا + سپاہ سراج الدولہ
آخر کو محاذی جہیل آگئی اور دشمنون پر اتواب سر کرنی لگی توپ کلان سی فوج شوکت جنگ

جنگ سراسیمہ ہوگئی بسبب جسکی اوسنی ازراہ بیوقوفی کی سوارونکو حکم دیا کہ جہیل سی پار اوترین اور حملہ کرین وہ بمشکل تمام اوس دلدل مین سی گذری اور اوہین زمین سخت پہنچی دیر نہوئی تہی کہ فوج سراج الدولہ نی سخت حملہ کیا جبکہ ہنگامہ جدال گرم ہو رہا تہا شوکت جنگ میدان معرکہ سی خیمہ مین گیا اور عورتون مین مشغول ہوا اور سطرحکا مست ہوکہ کشیدہ قامت بہی نہ سکتا تہا سرداران فوج اوسکی پاس آئی اور مصر ہوئی کہ وہ سر فوج پر چل کر کہڑا ہو اونہون نی ہاتی پر اوسے سوار کیا اور ایک آدمی پیچہی اوسکی بہایا تاوہ گرنہ پڑی اور سیدہا بہاری اور کنارہ جہیل پر لی گئی جونہین کہ وہ وہان پہنچا ایک گولی فوج عدو سی اوسکی پیشانی پر الکر لگی اور وہ وہین ہودج مین سرد ہوگیا لشکر اوسکی یہہ حالت دیکہکر بہاگ نکلا بعد دو دنکی موہن لال جرنیل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور خزانہ جو قریب نوی لاکہہ روپی کی تہا معہ حرم سرای شوکت جنگ کی مرشد آباد مین بہجوادیا سراج الدولہ اس لڑائی مین نکلا تہا اور راج محل سی آگی نہ بڑہا تہا لیکن بسبب اس ظفر کی اپنا بڑا فخر کیا اور بڑی کروفر سی مرشد آباد کو مراجعت کی ✤ ہم ذکر کرینگی وہ امور ناشایستہ جو بسبب فتح کلکتہ کی بگڑ گئی تہی ڈریک صاحب نی بعد ایسی سخت مصیبت مین چہوڑ کر جانی اپنی ہموطنونکی مدراس سی مدد مانگی ✤ اور آپ معہ رفقا کی جہاز پر قریب دہانہ دریا کی ٹہیرا رہا اور وہان بہت سی بیمار ہوکر مرگئی ✤ اگرچہ اخبار مصائب جو کلکتہ مین واقع ہوئی تہی مدراس مین پہنچین گورنر اور ارباب کونسل یہہ احوال سنکر بہت خایف ہوئی اونہون نی ہر طرف سی اپنی تئین گہرا ہوا خوف سی پایا اسواسطی کہ آدمی فرانسیسونسی ہی قریب تہی کیونکہ اگرچہ فرانسیس جو پونڈچری مین تہی بہت زور آور تہی اور فوج انگریزی بہت قلیل تہی اونہون نی معاونت بنگالہ اہم مقاصد جانا اونہون نی ایک فوج بحری بسرداری ایڈمرل وٹسن کی تیار کی اور تہوڑا لشکر بسرکردگی کرنیل کلاو کی جمع کیا کرنیل ہی پہلی ایسی کلاو صاحب اٹہارہ برس کی عمر مین نوکر قلم مین ہوکر وارد ہندوستان ہوا تہا بعد ازان

خواہش سپاہگری تھی وہ فوج مین بھرتی ہوا اور وہان ایک بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی
اکتیس برس کی عمر مین وہ بنگالہ کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تھا لیکن تجربہ کار بڑا تھا تیاری اسباب حرب
مین ایک زمانہ دراز مدراس مین صرف ہوا + اور جہاز وہانسی ماہ اکتوبر سنہ سترہ سو چھپن
عیسوی کو روانہ ہوئی ہوا شمال مایل مشرق چلنے لگی کشتیان الگ ہو گئی تھی اور کشتیان چھ ہفتہ مین
کلکتہ مین پہنچی اور دو کشتیان بہت پیچھے آئین اور اس لشکر مین جو تسخیر کلکتہ کو گیا تھا نو سو انگریز
اور پندرہ سو ہندوستانی سپاہی تھی بیسوین دسمبر کو وہ فلتا مین پہنچا تھا تیسوین ماہ مذکور کو مایاپور
کیطرف جہان ایک قلعہ مغلونکا تھا کوچ کیا کرنل کلاو نی رات کی وقت اپنی لشکر کو کشتیون سی نیچے
اوتارا لیکن رہبران ہندی اونکو بیراہ لی گئی اور بعد طلوع آفتاب کی وہ قلعہ کے قریب پہنچی
مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سی آپہنچا اور اگر فوج اوسکی اوسوقت لڑتی تو یہ بات
اغلب تھی کہ انگریز شکست پاتی لیکن کلاو صاحب نے جلد توپین مقابلہ حریف مین لگادین
ایک گولی ہودج مانک چند پر آکر لگی اور وہ مضطرب ہوکر کلکتہ کو بھاگ گیا خوف کی مارے
وہ وہان بھی نہ ٹھہرا اور ایک جمعیت پانسو آدمی کی چھوڑکر اپنی آقا کی پاس مرشداباد
کو چلا گیا کلاو صاحب راہ خشکی سی کلکتہ کو گئی اور جہاز پیشتر اوسکی وہان آپہنچی اور دو گھنٹہ
تک ایسی توپین مارین کہ آخرکار دوسری جنوری سنہ سترہ سو ستاون کو وہ قلعہ قبضہ
مین آگیا اور ایسی سہل طرح کلکتہ پھر قبضہ انگریزون مین آیا کہ صرف دو چار ہی آدمی تلف ہوئی
چونکہ کلاو صاحب کو یقین کلی تھا کہ نواب بی خوف دوڑ کے صلح نکریگا اسلیئی دو دن بعد
پھر یعنی کلکتہ کی اوسنی جہاز و لشکر ہوگلی کو جو اوسوقت مین ایک بڑی جای تجارت و دولت
کی تھی بھیجی اور اوسپر متصرف ہوگئی فورا بعد یعنی کلکتہ کی اوسنی سیٹھون پاس کئی آدمی مرشداباد
مین بھیجی تاکہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزون اور نواب کی کروادین + سراج الدولہ نی
اول نصیحت انکی بخوشی تمام سنی + لیکن جب اوسنی یہ بات معلوم کی کہ کلاو صاحب نے ہوگلی کو لیا

لیلیا اور اوسکے تجارت گاہ کو لوٹا تب وہ بہت غیظ مین آیا اور حکم دیا کہ فوراً لشکر کلکتہ کو
روانہ ہو اوسنی معہ لشکر کی تئیسوین جنوری کو دریای ہوگلی سی عبور کیا دوسری فروریکو پانچویں کو
کی فرق کمپو کلاؤ صاحب سی وہ گذرا اور عقب شہر کے خیمین نصب کئی فوج کلاؤ
مین ساتہہ انگریزا اور بارہ سو ہندوستانی اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کی تہا سراج الدولہ
کی پہنچتی ہی کلاؤ صاحب نی پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اوسبات پر راضی ہوا اور کئی
ملاقاتین سفیران انگریزا اور نواب کی ہوئین + لیکن اونہون نی اوسکی بات سچا نکر اوسکی اقوال
آشتی پر اعتماد نکیا اوسکے آنی سی باشندگان اطراف کلکتہ کی بہاگ گئی اور غلہ انگریزون
پاس کم ہونی لگا اس سبب سی کلاؤ صاحبنی ایکبارگی حملہ کرنا مناسب جانا پانچویں رات کی
فروریکو وہ جہاز ایڈمرل کو گیا اور چہہ سو ملاح اس سی لئی آدہی رات پر ایک کہنٹہ گذرا
تہا کہ وہ معہ ہمراہیون اپنی کی زمین پر اوترا اور دو بجی تمام لشکر مسلح ہو گیا اور چار بجی کوچ طرف کمپو نواب کے
کیا کلاؤ صاحب کی لشکر مین تیرہ سو پچاس انگریزا اور آٹہہ سو ہندوستانی سپاہی تہی وہ
اس جمعیت کو ساتہہ لیکر واسطی حملہ کرنی کی لشکر عدو پر چوبیس تہہ اوسنی زیادہ تہا چلی صبح
ہوتی ہی کہر اس شدت سی گرنی شروع ہوئی کہ کوئی شخص عرصہ تین گز تک سامنی اپنی ندیکہہ
سکتا تہا اور یہہ اتفاق آخر موسم سردی مین پڑا کرتی ہی انگریز لڑتی ہوئی کمپوی دشمن مین پا
چلے گئے دو سو بیس اونمین سی مقتول اور مجروح ہوئی لیکن نواب کی آدمی بہت ایسی
ماری گئی تہی + اس سخت حملہ اونکی سی وہ ترسناک ہوا اوسنی دیکہا کہ کیسی ایک دشمن
دلاور سی اوسی مقابلہ درپیش ہوا تہا اور فوراً کمپو اپنا چار کوس کی فاصلہ پر ہٹا لیا کلاؤ
صاحبنی دوسرے حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ سی بہت عاجز ہوا اور عہد
و پیمان صلح مرقومہ تین فردی کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ اپنی ان لوگون نی پہر حاصل
کئی علاقہ نواب مین انکی اسباب تجارت پر محصول بالکل نرہا اور حصار +

کلکتہ اور بنای ایک دار الضرب جدید کی اجازت پائی نواب نی واپس کردی تمام اسباب
کا جو لڑائی مین غارت گیا تہا اور ادا کرنی قیمت کاملہ ان اشیا کی جو ضایع ہوگئی تہین
اقرار کیا بلحاظ ظفر انگریزون کی نواب نی اون عہود کو اپنی حق مین بہت مناسب جانا لیکن
کلاو صاحب اِس سے مطلع تہا کہ ایک لڑائی فرنگستان مین درمیان فرانسیسون اور انگریزونکی ہوگئی
تہی اور لشکر فرانسیس چاندنگر مین برابر لشکر کلاو صاحب کی تہا اسلئی وہ اندیشناک ہوا اور نواب سے
اول صلح کرکی حملہ کرنا فرانسیسون پر مناسب جانا خبر جنگ ان دونو قومون کی کلکتہ مین پہنچی
کلاو صاحب نی فرانسیسون سی پیغام کیا کہ ہم ملک ہندوستان مین بصلح رہینگے اور ایک
دوسرے پر حملہ نکرینگی گورنر چاندنگر نی جواب دیا کہ ہمین یہہ بات منظور تہی لیکن اگر جنرل اعظم
فرانسیسون کا آتا تو یقین تہا کہ وہ اِس عہد وپیمان کو جائز رکہتا کلاو صاحب نی دیکہا کہ
کوئی تدبیر ایسی نہ تہی کہ جسپر اعتماد ہو اور کلکتہ کو بہی محل خطر مین پایا اسواسطی کہ فوج فرانسیسی
چاندنگر مین کثرت سی تہی اور یہہ بہی جانتا تہا کہ سراج الدولہ نی صلح بخوف کی تہی اور وقت قابو
کی وہ پہر مستعد پیکار ہوئیگا چونکہ نواب فرانسیسون مین ایک مدت سی موافقت تہی اُسنی
کچہہ فوج ان سی واسطی انکی مدد کی بہیجی کلاو صاحب نی حملہ کرنا فرانسیسون کی بستیون
پر بی اِسترضای نواب کی مناسب نجانا اور چند درخواستین اسباب مین اوسکے پاس بہیجین
لیکن ونسی کچہہ جواب باصواب ندیا اور لیت ولعل مین ڈال دیا ایڈمرل ویٹسن نی ایک خط
اوسکو اِس مضمونکا لکہا کہ لشکر جتنا ہمین مطلوب تہا موجود ہی اور ہم نائرہ جنگ اِسطرح شعلہ زن
کرینگی کہ انطفا اوسکا ساتہہ تمام پانی گنگا کی نہوسکیگا سراج الدولہ اِس سی بہت
خوف زدہ ہوا اور دسوین مارچ سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو خط معذرت کا لکہا
جسکے انجام مین یہہ الفاظ مرقوم تہی کہ جو تم بہتر سمجہو کرو کلاو صاحب نی اِس پاسی اجازت حملہ کرنیکی فرانسیسون
پر سمجہی اور علی الفور فوج اپنی خشکی کی راہ سی چاندنگر کو لیگیا ایڈمرل ویٹسن تری کی راہ جہازون پر

ہو گیا اور سامنے شہر کی لنگر کیی کلاو صاحب نی بہت مردانگی اس لڑائی مین ظاہر کی لیکن
حقیقت مین اسجگہ کو فوج بحری نی تسخیر کیا یہہ ایک بڑا جھگڑا تھا جسمین ابتک انگریز بیٹا وغیرہ
پہنسی ہوئی تھی یہہ مقام بعد مقام عرنودن کی تصرف مین آیا یہہ بات اکثر مفہوم ہوئی تھی
کہ انگریزون نی سپاہیون یا افسرون فرانسیسی کو رشوت دی اور چاندنگر کو قاسی لیا اور
جو آگی مذکور ہونگی موجب اس افواہ کا ہونین قلعدار فرانسیس نی ایک بڑا اگرادریا کا
کشتیان غرق کرکر بند کر دیا تا کہ انگریزی جہاز آگی نہ بڑہ سکین اور ایک چہوٹی سی نہر کہولی تھی جس سی
چند آدمی واقف تھی بڑی ٹوٹا می ایک شخص افسر فوج فرانسیسی گورنری نارد سی
ناخوش ہو کر کلاو صاحب سی جاملا او مقام نہر سی مطلع کیا اسنی چند روز کی بعد نوکری
انگریزون کی سی کچھہ روپی پیدا کیی اور فرانس مین اپنی باپ پاس بہجوا دئے جسکو اسنی
اہانت سی لیا اور کہلا بہیجا کہ یہہ روپی دغا بازی و نمکحرامی کا ہے ساتھ اسکی اوسکی ایسی غیرت
آئی کہ اوسنی ایک رومال کی پہانسی بنا کر دروازہ اپنی سی لٹک گیا او جان بحق ہوا سبب
عہد و پیمان سراج الدولہ کی انگریز واسطی بنا دار الضرب اور قلعہ کی ماذون ہو گئی وہ بہت
برابر سعی لاحاصل واسطی ان مطالب کی کرتی رہی کیونکہ قلعہ قدیم جسپر کہ نواب ہولت
متصرف ہو گیا خفیہ بنایا گیا تہا کلاو صاحب جلد تیاری فصیل مستحکم مین کہ جسپر توپین ہندوستانی
فوج غلبہ نکر سکی مصروف ہوا بنیاد قلعہ جدید کی سترہ سو ستاون عیسوی مین پڑی اوسنی
اسکی تمام ہونی مین بہت سعی کی وقت بنا ڈالنی کی اسنی کچھہ لحاظ روپی کا نکیا کہ کتنا اسکی تعمیر
مین صرف ہوگا اور جسطرح ایک دفعہ شروع کیا تہا پہر اوسمین کچھہ تصرف نکر سکتا تہا اگرچہ یہہ بات
بتدریج معلوم ہو گئی کہ اس عمارت مین دو کروڑ روپی خرچ ہوئے اور ایک دار الضرب اوسنی
سال مین تیار ہوئی اور پہلی ضرب کہ انگریزونکی نوین اگست سنہ ۱۷۵۷ سترہ سو ستاون عیسوی کو بنگالہ
مین پڑی کلاو صاحب نے جبکہ تصرفات انگریزون کو بزور مقرر کرکی دیکہا کہ یہہ بات

بزور ہی قایم رہی کی اوسنی شروع سی دیکھا کہ وہ اجارہ نہین سکتی بلکہ اکی جانا اونکو ضرور تہا
وہ اس تدبیر مین تہا کہ فرانسیس ہر بنگالہ مین ایک حیا یہ زمین کی مالک ہوتی بسی نامی فرانسیسی
فرانسیسی اضلاع دکہن مین بہت ظفریاب ہوا اور زور پکڑا سراج الدولہ باوجودیکہ انگریزون کی
صلح او دوستی رکہتا تہا پہر بہی وہ بسی کو بلاتا تہا تاوہ انگر حملہ انگریزون پر کری اور چند خط
اوسکی کلااوصاحب کی بڑی تباہی اور بربادی جو سراج الدولہ نی ہاتہ انگریزون سی ہوی
تہی اوسکی دل نشین ہولی تہی اور اکثر اس بات سی وہ غصہ مین آتا تہا ایک دن ویٹا صاحب
ریذیڈنٹ سی خفا ہوکر وہ کہتا تہا کہ ہم تمہین اپنی دربار سی نکال دین گی اور دوسری
دن اوسکو خلعت سرفرازی کا دیتا تہا ایک دن خط کلااو صاحب کو پہاڑ ڈالتا تہا اور دوسری
دن اوسکی معذرت مین اوسکو خط لکہتا تہا جب انگریزون نی دیکہا کہ جب تک یہہ جوان بدغرور
ریاست بنگالہ پر رہیگا امن ہمارا کسی نوع متصور نہوگا جب کہ وہ تدبیرین اپنی دل مین
واسطی اپنی حفاظت کی کررہی تہی کہ ایک نی مصاحبین نواب سی اوسکی پاس خط بہیجا اوسکی
خودسری و ظلم سی دل اونکی ہٹ گئی تہی اور عزت و مال و جان اونکی اس سی ہمیشہ خوف مین
تہی سابق اس سی انہون نی اتفاق کرکر چاہا تہا کہ شوکت جنگ کو مسند ریاست پہ بٹہاوین
لیکن یہہ تدبیر اونکی کچہہ سرسبز نہوئی بار رہا ارادہ اونکا اوسکی اتار دینی پر مسند ریاست سی
ہوا اور خفیہ انگریزون سی مدد طلب کی تہی اور ہندو لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ زمینداروں نی انگریزون
کو بلایا تہا کہ وہ اوس ہی ملک لی لین ورنہ سراج الدولہ سی او نہین رہتگا ہی دین اس سبب
سی یہہ بات ضرور ہی کہ ہم قول راست بیان کرین زمینداران ہندوان بذیا باریچ شامل نہی
یا کسی درجہ مین اوس سرکشی مین شریک تہی کس طرح وہ ہو سکتی ہی یہہ لوگ فقط محصل زر
سرمنشا اس سرکشی کی یہہ لوگ تہی سیٹہ متمول جو افغان بادشاہی میر جعفر بخشی و خزانچی
ونہرامی چند و خواجہ وزیر تاجران دولتمندان لوگون نی کلااو صاحب پاس درخواست

درخواست اس مضمونکی بہیجی کہ وہ معہ فوج انگریزی یہان آوی اور سراج الدولہ کو مسند سی اوتاری اور بجای اوسکی میر جعفر کو بٹہاوی انگریزون نی دیکہا کہ ینی غول جاری ہی یہان ایک سرکشی اوٹہنی والی ہی اور اونکی مدد کرنی مین ہمین منفعت کثیر ہوگے صاحبان کونسل جون کہ بی ہمت اور بوی شجاعت نرکہتی تہی اسلیے اس سازش مین شریک ہونی مین تامل کیا بلکہ ایڈمرل ویٹسن نے اوسکو ایک امر عظیم سمجہا اسواسطی کہ وہ لوگ جو اب تک غریب تجار تہی کیونکر جرات کرکر جاتے اور حاکم اس ملک کو نکال دیتی لیکن کلاو صاحب ایک مرد شجاع اور دلیر تہا اور تمامی مشکلات اوسکو موجب ازدیاد شوق کا ہوئین ماہ اپریل اور مئی مین نوشت خواند اس معاملہ کی کلاو صاحب او ر افسران نواب بوسیلہ ویٹ صاحب ریذیڈنٹ مرشد آباد کی مخفی نواب سی جاری رہی اور وہ بالکل اس معاملہ سی آگاہ نہوا بلکہ سوای ایک مرتبہ کی اوسکو کچہہ شک بہی نہوا اوسنی میر جعفر کو بلاکر قرآن آگی دہرا اور اس بات کی حلف لی کہ وہ اس سے نمکحرامی اور بیوفائی نکرنا جب تمام اسباب جب آمادہ ہوگیا یہہ اندیشہ تہا کہ زبانی امی چند کی ظاہر ہو جاوی وہ دولت بیشمار رکہتا تہا لیکن طامع بڑا تہا اوس سی یہہ اقرار ہوا تہا کہ جتنا روپیہ کہ نواب کا ہاتہہ لگتا اوس مین سی بحساب پانچ روپیہ سیکڑے کے اوسے دیتے لیکن وہ اسپر راضی نہوا ایکدن بوقت شام کے وہ ویٹ صاحب پاس گیا اور یہہ بات کہی کہ اگر تم تیس لاکہہ روپیہ زیادہ کی نوشت نہ کردوگے تو نواب کو تمہاری سازش سے مطلع کردونگا اور یہہ بات ظاہر تہی اگر راز افشا ہوتا تو ویٹ صاحب اور وہ لوگ جو اوسمین شریک تہی ماری جاتی ویٹ صاحب نی اوس مکار و دغاباز کو بہت سا دلاسا دیا تاکہ کچہہ مہلت حاصل ہوتی اور فورا کلکتہ کو یہہ ماجرا لکہہ بہیجا یہہ خبر سنکر کلاو صاحب مضطر ہوا اسنی امی چند کو دشمن خلق اللہ سمجہا جب اسنے یہہ فریب واسطے

زیادہ لینے روپے کا کیا تھا اسنے خیال کیا کہ جو مکر و حیلہ اوسکی فریب کو شکست دیسکی
مناسب تھا اوسنے ویٹ صاحب کو حکم بھیجا کہ تم بموجب کہنی اوسکی کی اقرار کرلو اوسنے
دو کاغذ تیار کئے ایک مین اقرار تیس لاکھہ روپے دینے کا امی چند کو درج کیا اور دوسرے
مین وہ رقم بالکل نہ لکھی کاغذ جسمین کہ اقرار تیس لاکھہ روپے کا تھا اوسی دیکھا دیا جس
اوسکی اطمینان ہوا اور میر جعفر سی یہہ بات اقرار پالی کہ وہ معہ جمعیت اپنی کی ہنگام پہنچنی لشکر
انگریزی کی لشکر آقا اپنی سی جدا ہو کر آملے جب چیز مہیا ہو چکی کلاو صاحب نے ایک خط سراج الدولہ
لکھا اور اسمین تمام تکالیف جو انگریزون نی اوسکی ہاتھہ سی اوٹھائین تھین لکھین اور اوسی نقض عہد کا
الزام دیا اور یہہ بھی لکھا کہ تمنی جو باتین اونکی اقرار کیا تھا ادا نکیا اور فرانسیسونکو واسطی اخراج انگریزون
کی طلب کیا ہو اور انجام خط مین یہہ لکھا تھا کہ مین خود مرشد آباد کو آتا ہون تا امرا دربار تمہاری کی
قضایا جو مابین ہماری او تمہاری ہین فیصلہ کرین ناظم طرز خط اور یہی استماع اس خبر سی کہ کلاو
صاحب آتا ہی مضطر ہوا اور پلاسی کو معہ لشکر کی کوچ کیا کلاو صاحب نے شروع ماہ جون سنہ
سترہ سو ستاون کو لشکر اپنا روانہ کیا سترہوین جون کو وہ کٹوا مین پہنچی اور دوسری دن
اوسکو محاصرہ کیا اور قابض ہو گئی اونیسوین تاریخ کو بارش شدت سی ہوئی کلاو صاحب کو
اسمین تردد تھا کہ آیا وہ دریا سی گذر کر نواب سی مقابلہ کرتا یا اولٹا ہٹ جاتا اسواسطی
کہ نہ کچھہ نشان میر جعفر کا یہان اوسنے دیکھا اور نہ خط اسکا پایا اوسنے ایک شوری دربار جنگ
کی تجمیع کیا اور خلاف جنگ کی اونکی رای نی قرار پایا اول کلاو صاحب نی اونکی رای کو مستحسن جانا
لیکن بعد خوب خوض کرنیکے اس مقدمہ مین اوسنے لڑنا مناسب سمجھا اوسنی بغور
دیکھا کہ اگر بعد اتنی دور آنی کی وہ اولٹا پھر جاتا تو البتہ فوائد انگریزون کی بنگالہ مین سی
جاتی رہتی بائیسوین کو لشکر قریب طلوع آفتاب کی دریا سی عبور کرنی لگا اور چار گھنٹہ بعد
پہر کی تمام فوج دوسرے کنارہ پر اوتر آئی اوہنون نی یہان مقام نکیا اور آگی کوچ کیا آٹھسون کو دوپہر

دوپہر ایک گھنٹہ گذرا تہا کہ بن پلاسی مین پہنچی اور صبح ہوتی ہی لڑائی شروع ہو گئی کلاو صاحب
میر جعفر اور اوسکی لشکر کا منتظر رہا لیکن یہان بہی انکا کچہہ اثر نپایا نواب کی فوج مین پندرہ ہزار
سوار اور بتیس ہزار پیادہ تہی وہ عقب فوج کی خیمہ مین معہ خوشامدگوئیونکی بیٹہا رہا اور میر مدن
لڑنی گئی میر جعفر اگرچہ معہ لشکر وہان موجود تہا لیکن اوسنی کچہہ مقابلہ نکیا قریب دوپہر کی ایک
گولہ میر مدن کی اکر لگا اور ٹانگ اوسکی اوڑ گئی اوسکو نواب کی خیمہ مین لائی اوسنی حضور نواب
مین جان بحق تسلیم کی نواب بہت سراسیمہ ہوا اور تمام نوکرون پر شک دغابازی کا کرنی لگا
اوسنی میر جعفر کو بلایا اور اپنی پگڑی اوتار اوسکی قدمون پر دہری اور بہت تضرع والحاح سی
کہا کہ وہ بواسطہ روح نانا اپنی کی اوسکی تقصیر معاف کرتا اور اوسوقت درماندگی مین اوسکی
وقت ندیتا جعفر نی اقرار کیا کہ مین تیرا خیرخواہ رہونگا اور تجہسی دغا نکرونگا اور واسطی اظہار
دولتخواہی کی اوسنی نواب سی نصیحتا کہا کہ اب دن بہت اگیا ہی مناسب ہی کہ تم لشکر
اپنی کو میدان کارزار سی بلا لو اور کل انشاء اللہ تعالی ہم دونو باہم ہوکر کشتی کرینگی اور
لڑینگی جب موہن لعل سپہ سالار فوج نواب جنگ مین سرگرم تہا کہ حکم واسطی اوسکی مراجعت کی
پہنچا اور وہ باکراہ اوسکو بجا لایا اوسکی چلی جانی سی سپاہ بیدل ہوگئی اور ہر طرف بہاگ نکلی کلاو
صاحب ساتہہ بس آسانی کی مظفر و منصور ہوا سراج الدولہ سانڈنی پر سوار ہوا اور دو ہزار
سوار ہمراہ لیکر تمام رات چلا اور صبح کی وقت قریب آٹہہ بجی کی مرشدآباد مین داخل ہو اوسنی تمام
اپنی افسرون اور مشیرون کو طلب کیا کہ اوسکی پاس آنکر حاضر ہون لیکن ہر ایک اونمین کا اپنی اپنی گہر چلا
گیا بلکہ خسر اوسکا بہی اوس سی کنارہ کر گیا ایکدن کامل وہ تنہا قلعہ مین رہا تب اوسنی اپنی
جانبازی کا ارادہ کیا رات کی وقت اوسنی اپنی زوجہ اور تہوڑی ایک رفیقون کو رتہون
مین سوار کیا اور نقد و جواہر جتنا انمین آسکا بہرا اور آدہی رات پر تین گہنٹہ گذری تہی کہ وہ
بہگوان گولہ کو بہاگ گیا یہان سی اوسنی بارادہ ملنی لا صاحب فرنسیس

کے جسکو اوسنی پٹنہ سی بلایا تہا کشتیون پر سوار ہوکر راہ دریا کی لی جنگ پلاسی سی حکومت انگریزون نی ہندوستان مین استقلال پایا اونکی اس لڑائی مین صرف بیس انگریز اور بچاس ہندوستانی سپاہی مقتول اور مجروح ہوئے بعد لڑائی کی میر جعفر نی کلائو صاحب سی ملاقات کی اور مبارکبادی اس فتح کی دی وہ تب مرشد آباد کو گئی میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنی قبضہ مین لایا تمام روسا شہر اور امرا ملک وہان جمع ہوئی اور دربار ہوا کلائو صاحب اپنی جا ہی سی اوٹہا اور ہاتہہ میر جعفر کا پکڑ کر تخت پر بٹہایا اور اداب نوابی بنگالہ و بہار و اڑیسہ کا بجا لایا وہ معہ چند صاحبان دیگر اور رام چند دیوان کلائو صاحب اور نبوکشن اونکے منشی کی خزانہ پر گئی او سمین اونہون نی دو کروڑ روپی سی کچہہ زیادہ کی اشرفی اور روپی پائی مورخ اوس زمانہ کا بیان کرتا ہی کہ یہہ خزانہ فقط باہر کا تہا اور ایک خزانہ اور تہا جو زنانہ مین رہتا تہا اور اس سی کلائو صاحب کو مطلع نکیا اس گنجینہ مین کہا گیا ہی کہ آٹہہ کروڑ روپی سی زیادہ کا مال چاندی سونی جواہر کا تہا وہ کہتا ہی کہ میر جعفر اور امیر بیگ و رامچند اور نبوکشن نی یہہ دولت لی اور یہہ قول ہمین دروغ معلوم نہین ہوتا اسواسطی کہ رامچند جسکا مشاہرہ ساٹہہ روپی تہا دس برس بعد موا اور سوا کروڑ روپی کا مال چہوڑا بابو نبوکشن جو بعد ازان ملقب براجہ ہوا اوسکی تنخواہ زیادہ ساٹہہ روپی سی نہ تہی چند روز بعد اوسنی اپنی ماکی شرادہ مین نولاکہہ روپیہ صرف کیی ایام مصائب انگریزون کی اب منقطع ہوئی جون سترہ سو چہپن عیسوی مین کوٹہی اور تمام اسباب تجارت اونکا تاراج ہوا تہا اوسپر بذریعہ تبع ہوئی اونکا بنگالہ مین بانو رکہنی کا ٹہکانا نرہا تہا + جون سترہ سو ستاون کو وہ فقط ہی کوٹہی پر ہی متصرف نہوگئی بلکہ سراج الدولہ کو جو اونکا دشمن تہا مغلوب کیا اور اپنی طرف سی نواب بنایا اور بنگالہ سی فرانسیسون کو جو اونکی مخالف تہی نکال دیا اب فقط یہہ بات رہی تہی کہ وہ نقصان اپنی کو خزانہ مرشد آباد سی وصول کرتی اس بات سنکی

نے قرار پایا کہ ایک کروڑ روپی کمپنی واسطے نقصان سرکار کی اور بچاس لاکہ روپے
صاحبان انگریز عوض اپنی اپنی اثاث البیت کی جو کلکتہ کی شکست مین غارت گیا تہا اور
بیس لاکہہ روپی ہندوستانی اور سات ارمنی لیتی علاوہ اوسکی بہت روپی انعام مین فوج بحری
و بری کو عطا کئی بلکہ نوکران سرکاری بہی جو ساعی واسطی مسندنشینی میر جعفر کی ہوئی تہی
محروم نہ ہی کلااؤ صاحب نی نو لاکہہ روپی لیتی اور دوسرے صاحبان کونسل نی کم و بیش
اسبات کا عہد و پیمان ہوا کہ انگریز جمیع حقوق اپنون پر بطور سابق کے قابض ہتی اور
زمین جو مابین خندق کی تہی اور چہہ سو گز پرے اوسکی تحت انگریزون مین ہتی اور اختیار زمینداری
تہرون جنوبی کلکتہ کا کالپی تک سرکار کمپنی کو ہوتا اور فرانسیس ان اضلاع مین نہ ہنی پاوے
سراج الدولہ بہگوان لپکو روانہ ہوکر راج محل مین پہنچا اور کشتی سی اوترکر قریب جہونپڑی
ایک فقیر کی جسکو اوسنی قبل اسکی بہت اذیت دی تہی کچہہ کہانا واسطے بی بی اور بیٹے
اپنی پکانی لگا اس شخص نی آنی سراج الدولہ سی اون لوگون جو اوسکی متلاشی تہی آگاہ
کیا اور اوہون نی انکو اوسے گرفتار کرلیا اسنی بہت منت وسماجت ان لوگونکی جنکی ابتک
غصہ بیشتر وہمکلام مشکل ہوتا تہا کی لیکن اوہون نی ایکبات اوسکی نہ سنی اور تمام
زر و جواہر اوسکا لوٹ لیا اور مرشدآباد کو اٹہالی گئی جب کہ وہ شہر مین پہنچا میر جعفر نی بہت
سی افیون پی تہی اور موافق عادت کی اوسکی خمار مین پڑا ہوا تہا میرن بیٹی اوسکی نے
جو ایک بڑا فاسق و فجار تہا سنکر کہ سراج الدولہ آتا ہی حکم دیا کہ اوسی متصل مکان ہماری کی
قید کرین بعد ایک یا دو گہنٹہ کی اوسنی اپنی رفیقون سی اوسکی قتل کرنی کی لئی کہا
لیکن اون سبنے انکار کیا مگر ایک شقی محمد بیگ نامی نی جسکو علی وردی خان نی پرورش کیا
تہا اس امر شنیع پر مبادرت کی جو ہین کہ یہہ شخص اوس مکان مین داخل ہوا کہ نواب
بدنصیب اوسکے ارادہ سی واقف ہوا اور بولا کہ مین بعوض خون حسین قلی خان

کی مارا جاتا ہون جو ہین کہ اوسنی یہہ الفاظ بولی تہی کہ قاتل نی شمشیر نکالی اور کئی ضربون
مین کام اوسکا تمام کیا وہ اوسکی پانون مین گر پڑا اور دم واپسین اوسنی یہہ الفاظ بولی کہ اب
حسین قلیخان کا انتقام ہوا بعد ازان اوسکی لاش کی ٹکڑی کئی گئی اور ہاتی پر ایک اٹنائی سی ڈالدیا
اور بطور تشہیر کی تمام شہر مین پہرا کر اوسکی مدفن کو لیگئی یہہ بات مشہور ہی کہ جب فیلبان
نی واسطی کسی ضرورت کی ہاتی کو ٹہیرانا چاہا ہاتی اوسی مقام پر جا کہڑا ہوا جہان سراج الدولہ
نی حسین قلیخان کو اٹہارہ مہینی پیشتر مارا تہا اور چند قطرہ خون اوسکی لاش مجروح سے
اسجا پر جہان کہ اوسنے اوس بیگناہ کا خون بہایا تہا گرے ✢ ✢ ✢

وہ حسین قلیخان نایب صوبہ دار ڈہاکہ اور اوسکی عشایر کو بہت ناپسند کرتا تہا اور اونکی بربادی کی دہن
واسطی اہبانی اوسنی پہلی ایک ملازم اپنی کو اوس شہر کو بہیجا جسنے اوسکی بہانجی کو دن کی وقت سامنی لوگونکی
مار ڈالا بعد ازان اوسنی واسطی قتل حسین قلیخان کی اجازت نانا اپنی سی چاہی الہ وردیخان نی جواب دیا کہ یہہ
بات بے اجازت نوازش محمد اوسکی آقا کی ممکن نہین کہ وقوع مین آوی اوسنی انکار کیا اوسی کہنہ جبر و توبیخ نکی
بلکہ شہر چہوڑ کر واسطی شکار کی راج محل کو چلا گیا تا وہ منتظر بدہ اوسکا نکرنا اوسکی وجہ پر نانی سراج الدولہ خود
نوازش محمد پاس گئی اور اجازت قتل اوسکی مانگنا رفیق لوگونکی خوشامد کی گہسیٹی بیگم زوجہ نوازش محمد نی اسمقدمہ مین بہت سعی
کی اوسنی اونکی ہاتون سی عاجز ہو کر اوسکا مطلب منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کی روانہ اپنی دولتخانہ کا ہوا اور حسین
قلیخان کی گہر کی پاس سی گذرا اور حکم دیا کہ اوسکو گہر سی نکال لاوین اور اپنی سامنی اوسکی ٹکڑی ٹکڑی کروائی اوسکی برادر
نابینا کو بہی اوسوقت ذبح کیا مورخ محمدی کہتا ہے کہ بسبب اوس قتل بیدریغ کی غضب الہی اوپر گہنگاران
خاندان الہ وردیخان کی نازل ہوا چند روز نگذری تہی کہ نوازش محمد مر گیا اوسکی بہائی محمد سعید صوبہ دار پورنیہ نے
بعد دو مہینی کی عالم بقا کو کوچ کیا الہ وردیخان بسبب اطواری اپنی نواسی بہت آزردہ و شکستہ خاطر تہا
اور مرنی اونکی دونو بہتیجون سی اوسکی کمر ٹوٹ گئی تہی اور اوسی غم مین نوین اپریل سنہ سترہ سو
چہپن عیسوی کو اس دار فانی سی رحلت کی ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

اتفاقاً میر جعفر کو اہل سرشتہ صوبہ معترف ہوئی اور یہہ بات جلد ظاہر ہوگئی کہ وہ لایق سر انجام امور سلطنت کی نہ تہا اور وہ نامرد و بی رحم و طامع تہا اسکا اول ارادہ بربادی سرداران ہنود کا جو زیر حکومت اوسکی تہا اور یہی ایام ناظمین سابقین کی اونہون نی دولت بیشمار جمع کی تہی ہوا وہ اول راجہ رای دورلب منصرم اعظم پر جو علاوہ دولت عباسی کے ایک لشکر چہہ ہزار آدمی کا رکہتا تہا گرا یہہ مرد صاحب سلیقہ اون اشخاص مین سی جنہون نی اوسکو مسند پر بٹہایا تہا بہت چالاک اور ذی ہوش تہا جب مشورہ اسطی اوتارنی سراج الدولہ کی مسند سے ہوا رای دورلب نے اوسکی مخالفین کو صلاح دے کہ مسند نشینی بجای اوسکی میر جعفر کو نہ دی تہی جسکی عوض مین میر جعفر خواہان بربادی اوسکی کا ہوا اوسی وقت سے ایسی نفرت ہوئی کہ بگمان اوسکی وسکی چہوٹی بہائی سراج الدولہ سی دوستی ہی وہ معصوم کو مروا ڈالا اور دولت بسبب حمایت انگریزون کی اوسکی ہاتہ سی بچ رہا ناظم بعد ازان در پی بربادی رام نراین کی جو ایک مدت سی نایب صوبہ دار بہار تہا ہوا اور صوبہ داری اس مقام کی بنام بہائی اپنی کی جو بموجب روایت کلائو صاحب کی میر جعفر سی زیادہ تر موقوف تہا تجویز کی راجہ رام سنگہ حاکم مدناپور بسبب قید کرنی اوسکی بہائی کی برگشتہ ہوگیا راجہ اوچل سنگہ نایب پورنیہ نی بسبب اغوای کرنے اہل دربار کی بغاوت قبول کی بعد بیٹہنے میر جعفر کے مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینے مین تین سرکشیان ان اضلاع مین واقع ہوئین جنہی رجوع طرف کلائو صاحب کی جسپر اتفاق بنگالی اعتماد رکہتا تہا یہہ تکیہ کرنا اوسکا فایدہ ہوا اسواسطی کہ اوسنی تین سرکشیان بغیر بہانے ایک قطرہ خون کی دبا دین بسبب اسکا اشتعال وعا جزی نواب کی وہ معہ لشکر کی پٹنہ کو جاتی ہوئی مرشد آباد دہوتا گیا وہ روپیے جو نواب نی انگریزون کو دینا کیا تہا بہت سا اوسمین کا اب تک ادا نہوا کلائو صاحب نی بعد پہنچنے کے دار الامارت

مین کہا کہ کوئی سبیل واسطی ادای زر موعود کے ضرور ہے نواب نے ایک اور
محصول بردوان وندیا و ہوگلی کے لکہدیا جب کہ یہہ مقدمہ فیصلہ پا چکا ہندوستانی
وانگریزی فوج نے پٹنہ کو کوچ کیا رام نراین کلاوٗ صاحب پاس آیا اور کہا کہ انگریز
اوسکے حامی ہوتے تو البتہ وہ اپنی آقا کے مطیع ومنقاد رہتا کلاوٗ صاحب نے بہت سی
قیل وقال درباب قبول کرنے اطاعت اوسکی کی نواب سی کی اور آخر کار اوسنے
منظور کیا رام نراین فورا المیو کو گیا اور اداب تسلیمات میر جعفر کو بجالایا اور اپنی ریاست
پر پھر مستقل ہوگیا نواب اور کلاوٗ صاحب نے معہ اے دورلب کی مرشد آباد کو مراجعت کی
اس شخصکو اسبات کا ظن تہا کہ صرف جب تک یہان انگریزین مین مامون ہونگا میرن
معاملہ کی ہونی ہی بہت خفا ہوا مطلب اوسکا اور اوسکی باپ کا بربادی اور کم کرنا طاقت
ہندو کا تہا لیکن برخلاف اپنی خواہش کی اونہون نے اس سفر مین اونکی طاقت کو مضبوط کیا
وہ دونو کلاوٗ صاحب سی بدظن ہوئی میر جعفر برای نام صوبہ دار تینون ضلعونکا تہا لیکن
حقیقت مین کلاوٗ صاحب مالک تہی سردار جنکو انگریز دو برس گذشتہ واسطے کہنی کلمۂ خیر کے
حضور نواب مین بہت سی منت وعاجزی کرتے تہی اور زر ولی دیتی تہی اب وہ اونکی چاپلوسی
وخوشامد کرنے لگے مسلمانون نی دریافت کیا کہ ہندو جو صاحب شعور تہی اونہون نی چاپلوسی
نواب کو چہوڑدیا اور کلاوٗ صاحب سی اپنی مطالب معروض کرنے لگی لیکن اوسنی ایسا
طریقہ دانائی واعتدال کا اختیار کیا کہ جبتک وہ اون امور مین مداخلت رکہتا تہا
ذرا بہی خلل نہوا ایک نیا دشمن حدود بنگالہ مین پیدا ہوا شاہ عالم پسر شاہ دہلی کا باپ
اپنی سی مخالف ہوگیا اور صوبہ دار الہ آباد و اودہ سی سازش کی اور ایک سپاہ عموم
الناس کی تیار کرکر واسطے تسخیر بہار کے اوترا مقصد ان دونو صوبہ دارونکا مدد کرنا شاہزادہ کا نہتا
بلکہ وہ یہہ چاہتے تہے کہ اونہین بہی کچہہ اضلاع مابین مین مداخلت ہوتے

ہوتی شاہزادہ نی چند خطوط کلاو صاحب کو بایں مضمون لکھی کہ اگر تم ہماری حمایت کروگی تو تمہیں ہم اضلاع متعددہ عطا کرینگی لیکن اونسنی جواب دیا کہ مین عہد وپیمان میر جعفر سے کرچکا ہون اور یہہ نہوگا کہ مین اوسسی دغا کرون اسطرف شہنشاہ نی کلاو صاحبکو لکھا کہ اوسکے بہ برگشتہ کو جہان کہین پاو گرفتار کر کر ہماری سپرد کرو لشکر میرجعفر بسبب چڑہنے تنخواہ کے اوسسی مخالف تہا اور وہ بباعث بی انتظامی کے لڑنے پر قادر نہ تہے اونسنی دوبارہ درخواست مدد کلاو صاحب سے کی جسنے بشتابی تمام سنہ سترہ سو ۵۹ اون مین پٹنہ کی طرف نہضت کی پیشتر اوسکی پہنچنے کی مقدمہ فیصلہ پا گیا تہا شاہزادہ وصوبہ دار الہ آباد نے نو دن تک پٹنہ کو محاصرہ کیا اور اغلب تہا کہ وہ اوسپر قابض ہوجاتی لیکن جبکہ متصل پہنچا انگریزونکا اور یہی دغا کرنا صوبہ دار اودہ کا کہ جو غائبانہ صوبہ دار الہ آباد کی اوسکی دار الحکومت پر متصرف ہوگیا تہا او نہین معلوم ہوا تب اسنی شاہزادہ کو چہوڑا کہ وہ خود اپنی کام سی نبٹ لیتا اور آپ جلد واسطے بچانے ملک اپنی کی روانہ ہوا لیکن وہ لڑائی مین مارا گیا لشکر شاہزادہ فورا بعد اسکے کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اوسکے ساتھ رہگئے اور وہ ایسا مفلس ہوگیا کہ اسنے کلاو صاحب سی کچھ روپی طلب کیا جسنے کہ ازراہ فیاضی کی ایکہزار اشرفی بہجوادی جب میرجعفر کی اس خوف سی خاطر جمع ہوئی اونسنی ممنون ہوکر کلاو صاحب کو ایک اپنا امیر بنایا اور بطور جاگیر کے زرآمدنی کو جو کمپنی نی واسطے زمینداری کلکتہ کی دینا مقرر کیا تہا معاف کیا وہ قریب تین لاکہ روپیہ سالیانہ کے آمدنی تہی چند روز بعد اس معاملہ کی میرجعفر نی کلکتہ مین جاکر کلاو صاحب سی ملاقات کی اور وہ وہان کمال عزت سی استقبال کیا گیا جب کہ وہ یہان مقیم تہا کہ ایک اہل ڈچ کا بڑا لشکر بحری بندرہ ہزار آدمیکا سات جہازون مین آیا اور دہانہ دریا پر لنگر کئے اور یہہ بات جلد معلوم ہوگئے کہ وہ

بمرضی نواب یہان آئی تہی وہ چند مدت تک جنہین باُمید اانی فوج فرنگ کے
جو مقابلہ انگریزون کا کر سکتی سازش کرتا رہا یہہ سازش بواسطہ خواجہ سعید اگر کشمیری
کی جسپر علی وردیخان بہت مہربان مہربان تہا ہوئی اوسنی نمک کا ٹہیکا لیا تہا اور سبسے
بڑا دولتمند ہوگیا یومیہ اخراجات اوسکی ہزار روپی کی تہی اور ایک تبہ اسنی نذر مندرہ لاکہہ روپیہ
کی نواب کو دی ابتدا مین وہ فرانسیسون کی طرف سی گماشتہ شہر آباد مین تہا لیکن جبکہ اونکے
دولت کو بسبب تسخیر چندرنگر کی زوال آیا وہ انگریزون پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ اسپر
بہت اعتماد تہا لیکن یہہ بہی انہین لوگون مین سی تہا جنہوں نی انگریزون کو واسطی آبادی
اوسکی کی مسند سی بلایا تہا بعد شکستگی کی جب انہی دیکہا کہ اوسکی مطالب خاطر خواہ
پوری نہوئی اسلئی اوسنی فوج ڈچ کی لا کر بنگالہ مین ارادہ کیا تاکہ وہ انگریزون سے مقابلہ
کرین اسوقت مین شوریٰ چنسرہ کی دوگروہ تہی ہمسر ایک طایفہ برڈم گورنر جو دوستی
کلاو صاحب سی رکہتا تہا اور وہ واسطی مداومت صلح کی متردد تہا اور دوسری کا رئیس
ورنیٹ صاحب اوسکی تابعین جنکا تسلط چنسرہ مین تہا بہت مفسد و شریر تہی انگریزان کے
واسطے امن اپنی کی بہتری اہل ڈچ کو اونکے اپنی قوم کی ناخداؤن کی رکہنی سی
ممانعت کی تہی اسواسطی انہوں نی بیٹویا کو لکہا اور ایک بڑا لشکر باُمید اسبات کی کہ وہ دو
اس ملک سی نفع اپنا حاصل کرین منگایا کلاو صاحب آنی اس لشکر کی سی بہت متردد
ہوا چونکہ انگریزون اور اہل ڈچ مین صلح تہی اسلئی اسکی پاس فوج فرنگ زیادہ تر تیسرے
حصہ اس فوج اہل ڈچ سی جواب اون پاس موجود تہی نہ تہی وہ بیبا کی سی اپنی کام مین
مصروف رہا اور اسوقت مین اوسنی کہا کہ نوکران سرکار گورنمنٹ ہندوستان بہت بہتر
معرض خطر مین ہین فائدہ فرانسیسون کا بنگالہ سی معدوم کر کر اوسنی یہہ ارادہ کیا کہ
اہل ڈچ بہی یہان زور نہ پکڑنے پاتے اسنی میر جعفر سی التماس کی کہ وہ فی الحال یہانسے

یہان سی فوج ڈچ کو رخصت کرتا نواب نی کہا کہ مین خود ہوگلی کو جاکر تصفیہ اس امر کا
کرتا ہون وہان جاکر اوسنی کلاو صاحب کو ایک خط بہیجا جس مین یہہ مرقوم تہا کہ مین نی کچہہ
عہد پیمان اہل ڈچ سی کرلیا تہا اور وہ کہ اپنی جہاز کو بعد گذرنی موسم کی یہان سی لیجاینگے
کلاو صاحب بسہولت اس فریب کو دریافت کرگیا اور چاہا کہ کشتیان اہل ڈچ کی آگی بڑہ
نہ آنی پاوین اوسنی مورچال ٹہانا کو جو زیر کلکتہ واقع ہی مستحکم کیا لیکن پہر بہی پہلی حملہ کا ارادہ کیا
کشتیان اہل ڈچ کی محاذی قلعہ کی آئین اور فورا حملہ کیا لیکن انہون نی ہزیمت پائی تب
اونہین سات سو اہل فرنگ اور آٹہہ سو ملایا زمین پر اوتری اور خشکی کی راہ ساحل بہنی دریا
سی چنسرا کیطرف روانہ ہوئی کلاو صاحب نی کرنیل فورڈ کی کچہہ فوج ہمراہ کی تا وہ پیشتر سی
جاکر اوس جگہ کو جو مابین مقام مذکور و چندر نگر کے واقع ہی قابض ہو جاوی فوج ڈچ کی
آگی بڑہی اور بفاصلہ ایک کوس جنوب چنسرا کی خیمہ زن ہوئی چونکہ فورڈ صاحب جانتا
تہا کہ ان دونو قومون مین صلح و اتفاق ہی اسلئی اوسنی بی اجازت ارباب کونسل کی
حملہ کرنا مناسب نجانا اور اسبات مین اونہین ایک خط لکہا اور انکا حکم قطعی چاہا کلاو صاحب
گنجفہ بازی مین مشغول تہا کہ خط اوسکا پہنچا اوسنی اوسی مقام سی جواب اوسکا بقلم سرخی لکہا
عزیز من فورڈ تمہین لازم ہی کہ تم بی تامل جنگ کرو اور مہلت الحفظہ کو روا نرکہو اور کل
مین تمہین حکم باجلاس کونسل کی بہیجونگا فورڈ صاحب بمجرد پہنچنی اسحکم کی
فوج ڈچ سے لڑنے لگا اور عرصہ آدہ گہنٹہ مین اونہین شکست دی اوسی دن انگریزون کی
جہازون کو جو دریا مین آئی تہی تسخیر کرلیا اور اس مہم سی اونہین کچہہ منفعت نہوئی
بعد اختتام جنگ چنسرا کی نواب میران ساتہہ جمعیت چہہ ہزار یا سات ہزار سوارون کی
آپہنچی یہہ بات ظاہر تہی کہ وہ بی شبہہ امداد اہل ڈچ کی کرتا اگر وہ ظفریاب ہوتی
لیکن اب اسنی انگریزون سی شریک ہوکر انکا تعاقب کیا کرنیل فورڈ صاحب نی

ذرا العبد ہزیمت دینی سے کے چنسیرا کو محاصرہ کرلیا اور یہہ مقام مدت تک لڑ سکتا تہا
لیکن اہل ڈچ نی جلد کلا او صاحب سی عذر خواہی کی اونہون ادا کرنا روپیہ کا جو اس لڑائی
مین انگریزون کا صرف ہوا تہا اقرار کیا اور اوسنی اونکی جہازونکو چہوڑ دیا چند روز بعد الفراغ
ہونے کے ان امور سی وہ بڑی شان وشوکت سی ماہ فروری سنہ سترہ سو ساٹہہ
مین ولایت انگلنڈ کو لسواری جہاز روانہ ہوگیا لیکن تین برس کی مشقت درنج سی
جو اوسنی اوٹہائی تہی بہت ضعیف ولاغر ہوگیا تہا اوسنی عنان حکومت ہاتہہ دین
سارٹ مین چہوڑی وہ ملک اب اس مین نہ تہا نواب میر جعفر نی جو اب بہت ہی سن
ہوگیا تہا اختیار حکومت اپنی بیٹے میرن کو دیا وہ نوکران سرکاری سی گستاخانہ پیش آیا
اور اونکی بہت سی تحقیر کے اور رعایا اسکے سفاکی و بیرحمی سی ظلم و تعدی سراج الدولہ
کو بہول گئی شاہعالم پسر شہنشاہ دہلی نے بسبب اس فساد عام کے واسطے بہار
کی دوبارہ جرات کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنیہ نے تہیہ کیا کہ وہ معہ فوج اوسکی لشکر
مین آملے جو مین کہ شاہزادہ کرم ناسے جو سرحد بہار ہے گذرا تہا کہ اوسے یہہ خبر
پہنچی کہ وزیر عماد الملک نی اوسکی باپ کو مار ڈالا تہا اس حادثہ کی واقعہ ہونے سی وہ شہنشاہ
ہندوستان ہوگیا او صوبہ دار اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہہ شہنشاہ نہ زور و رعایا رکہتا تہا
بلکہ اوسکی دار الخلافت پر بہی اوسکی اعدا مسلط تہی حال اوسکا او راکی فرار کا اوسکے
اپنی قلمرو سی چندان فرق نہ رکہتا تہا اوسنی پٹنہ کو ہنضت کی رام نراین جو ایک مرد
شجاع تہا اوسنی اسکی حفاظت مین بہت سعی کی اور مرشد آباد کو ساتہہ بہت عجز و
انکسار کی لکہا کہ ایک لشکر اوسکی مدد کی لئی بہیجا جاوی کرنیل کیلیاڈ جو فی الحال حکومت
فوج کی رکہتا تہا فورا ساتہہ فوج انگریزی کی برفاقت میرن معہ فوج نواب کے روانہ ہوا
اوس ملعون شقی نی چند روز نہوئے تہی کہ دو اپنے افسرونکو مروایا تہا اور دو عورتونکا

اپنی حرم سرا مین سی ساتھہ خنجر کے جدا کیا تھا گھسیٹی بیگم اور امینہ بیگم جو صاحبزادیان
الہ وردیخان اور بیٹیان نوازش محمد اور سید احمد مرحومین کی تھین چند روز سی گویہ
ڈہاکہ مین سی تھین وقت روانگی کی اس مہم پر اسنی احکام اونکے قتل کی بہیجی حاکم
ڈہاکہ نی اونکی خون مین ہاتھہ آلودہ کرنی سی انکار کیا جسپر میرن نی ایک اپنی ملازمین کو
بہیجا اور حکم دیا کہ اونہین بہ بہانہ لیجانے مرشد آباد کے کشتی پر سوار کر کر معہ کشتی کی غرق
کردینا یہہ احکام بے تفاوت عمل مین آتے قاتلین جب واسطے غرق کرنی کشتیونکی ڈاٹ
نکال رہی تہی چہوٹی بہن بولی کہ ای خدا ہم دونو عاصی گناہگار ہین لیکن ہمنی کچہہ خطا میرن کے
نہین کی تہی بلکہ تمام حشمت وجاہ اوسکو ہماری خاندان سی حاصل ہوے میرن نی وقت اپنی اونکی
کی اسم تین سو آدمیون کا ایک بندی کاغذ پر لکھا اور ارادہ کیا تہا کہ بعد معاودت کے
اس سفر سی اونہین قتل کرونگا لیکن پہر اوسی اوٹہا نا نصیب ہوا کرنل کلیو نی رام
نراین کو لکھہ بہیجا کہ وہ شہنشاہ سی اوسکی آنی تک نہ لڑتا لیکن اوسنی اس نصیحت سی غفلت
کی اور دشمن سی لڑنی گیا اور شکست فاحش پائی پٹنہ کا کوئی اب محافظ نہ تہا اور شہنشاہ
ایک حملہ مین اوسپر قابض ہوجاتا لیکن وہ غارتگری ملک مین مصروف ہوگیا اس اثنا مین
کلیو صاحب آپہنچا اور التماس فوراً حملہ کرنیکی غنیم پر کی لیکن میرن نی کہا کہ بائیسوین
فروری تک ستارہ نا مسعود ہین بیسوین کو شہنشاہ نی حملہ اوپر دونو لشکر متفق کی
کیا میرن کی پندرہ ہزار سوار الگ ہوکر بہاگ گئی لیکن کرنل کلیو نے سات استقلال
ومردانگی کے حملہ اوپر لشکر شاہ موصوف کی کیا اور تہوڑی عرصہ مین اونہین شکست
دی اوسی شب کو شاہ عالم نی وہاںسی خیمی اوٹہا ڈالے اور پانچ کوس کی فاصلہ
پر میدان رزمگاہ سے استادہ کہتی اوسکی سپہ سالار فوج نے اسے
صلاح دی کہ وہ پہاڑ ون مین سی جاتا اور مرشد آباد کو دفعتہً لی لیتا اگرچہ وہ

بستابی تمام گئی لیکن میرن نی فی الحال ایک کشتی تیز روانہ کی اور اپنی باپ کو خوف
سی مطلع کیا شہنشاہ عرصہ قلیل مین پہاڑون سی جو پندرہ کوس دار الریاست سی تھی
باہر آیا اور فوراً حملہ کیا بلکہ اس مملکت مین دیر تک رہا کرنیل کلیڈ نی اسکا تعاقب کیا
دونو لشکر مقابلہ مین ایک دوسرے کی بڑی اور فوج انگریزی نے شہنشاہ سی
لڑنا چاہا لیکن وہ سراسیمہ ہوکر پٹنہ کو چلا گیا اور اسی محاصرہ کیا خادم حسین خان حاکم پورنیہ نے
فی الحال بادشاہ سی عرض کیا کہ وہ اعانت حضور کی کرنا چاہتا ہی اور اپنی لشکر کو روانہ
کیا شہنشاہ نو دن تک پٹنہ پر حملہ کرتا رہا لیکن یہ بات ظاہر تھی کہ وہ اس شہر پر مسلط
ہوجاتا لیکن اس اثنا مین کپتان نوکس ساتھ جمعیت قلیل کی پٹنہ مین گیا اوسی کرنیل کلیڈ
نی بھیجا تھا اور تیرہ دن مین بردوان مین پہنچا وقت شب کی اوسنی مقام دشمن کو بغور
دیکھا اور دوسرے دن اوسنی جب وہ قیلولہ مین تھی اوسپر یورش کی لشکر شاہ نے
شکست پائی اور اپنی خیمون کو آگ دیکر بھاگ گیا خادم حسین خان بعد ایک دو دنکی معہ
لشکر کی جسمین سولہ ہزار آدمی تھی حاجی پور مین آیا اور آمادہ یورش کرنی پٹنہ کا ہوا
کپتان نوکس نے سات ایک چھوٹی لشکر انگریزون اور ہندوستانیون کی جو ہزار
آدمی سی زیادہ نہ تھی دریا سی عبور کیا اور اسکو ہزیمت دی یہ ایک بڑا کام جرات اور
دلاوری کا تھا جو اس لڑائی مین واقع ہوا اور اسی سبب سی ہندوستانیونکو انگریزونکا
کمال اعتقاد ہوا راجہ شتابرای نی اس لڑائی مین ایسی شجاعت اور مردانگی ظاہر کی کہ انگریز
اوسکی مداح ہوئی بعد ہزیمت کھانیکے حاکم پورنیہ واسطے رفاقت شہنشاہ کی روانہ ہوا
اور کرنیل کلیڈ و میرن نی اسطرف سی آتی ہوئی اوسکا تعاقب کیا یہ بات شروع ہوگئی
تھی لیکن قبل اوسکی تعاقب سی باز نہ آیا دوسری جولائی سترہ سو ساٹھ کو بوقت شب
کی طوفان شدید واقع ہوا اور میرن جبکہ اپنی خیمہ مین قصہ سن رہا تھا کہ ایک بجلی گری اور وہ

اور دونو کر اوسکی مرگئی کرنیل کلیڈ نی اس واقعہ سی مجبور ہو کر تعاقب چھوڑ دیا اور پٹنہ
کو پھر آیا اور برسات بھر یہان رہا میرن اگرچہ عیاش تہا لیکن اپنی باپکی سلطنت کا ایک
بڑا رکن تہا مورخ محمدی اوسکا یون لکھتا ہی کہ جو اسکی مرد عیش دوست ولی ہمت کی
اب بالکل جاتی رہی اور نظم و نسق ملک مین خلل کلی واقع ہوا لشکر نی قلعہ کو گھیر لیا اور
واسطے باقیات تنخواہ اپنی کی شور و غل کرنی لگی میر قاسم داماد نواب اون پاس آیا اور
اقرار کیا کہ مین تنخواہ تمہاری اپنی پاس سی دونگا انگریزون کو عنقریب ایک جنگ درپیش
تہی جسمین کہ روپے بہت مطلوب تہی لیکن اونپاس اتنا روپیہ نہ تہا جو لڑ سکین وہ دولت
بیقیاس جو اونہین غیر مترقب ہاتہ لگی تہی بی تامل اوڑہا ڈالی اونہون نی نواب سی روپی
درخواست کیا لیکن اوسکی خزانہ مین بہی کچہہ نہ تہا اس سبب سی اونہین بجز لینی قرضکی کچہہ اور
چارہ نہ تہا یہہ بات ظاہر تہی کہ حال اسطور ہمیشہ نہ رہیگا نواب نی میر قاسم کو سفیر کر کر کلکتہ کو بہیجا
اور وہان اوسکا شعور ولیاقت وین سٹارٹ صاحب ہیسٹنگس صاحب جو بالفعل مدار المہام
امور کمپنی تہی ظاہر ہوا میر قاسم بار دگر واسطی ایک دوسری معاملہ کی بہیجا گیا اور گورنر
صاحب کی نزدیک یہہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سی نظم و نسق بنگالہ دوبارہ ہو سکیگا
اوسنی اوس سی کہا کہ وہ نایب ناظم اون ضلاع کا ہوتا جسکو اوسنی بی تامل منظور کر لیا وین سٹارٹ
و ہیسٹنگس صاحب معہ کچہہ لشکر کی مرشد آباد کو روانہ ہوئی اور یہہ مقدمہ میر جعفر سی عرض کیا
وہ لیکن اوسکی اقبال کرنی سی بہت ناراض تہا اوسنی سمجہا جس صورت مین کہ
تمام طاقت اوسکی داماد کی ہاتہہ مین چلی گئی تو وہ مرجع انام ہوگا اور مجہسی کوئی رجوع
نکریگا وین سٹارٹ صاحب نی نواب کی مرضی ندیکہی خاموش ہو رہا اور میر قاسم نی
ڈرایا کہ مین شہنشاہ سی جا ملتا ہون کیونکہ وہ خوب سمجہتا تہا کہ بعد اس قتل قاتل کی
رہنا اوسکا مرشد آباد مین خالی خوف سی نتہا وین سٹارٹ صاحب نی ان لحاظ سی

سختی کرنا مناسب جانا اوسنی حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ مین نرہتا اور میر جعفر نی یہہ حالت دیکہکر قبول کرلیا اور اس سی التماس کی کہ تمہین مرشد آباد یا کلکتہ مین سکونت کرنیکا اختیار ہی اسنی غور کی کہ یہہ مقتضای غیرت نہ تہا کہ مین مرشد آباد مین بی حکم و اختیار جہان ایکمدت تک حاکم تہا رہون اور سرزنش اپنی داماد کی اوٹہاؤن اس سبب اوسنی کلکتہ کا جانا پسند کیا اوسنی اپنی حرم سرا مین ایک کہنی ڈال لی تہی اور اوسنی ایسا فریفتہ کرلیا تہا کہ جو کہتی تہی سو کرتا تہا اور بعد ازان وہ منی بیگم کر مشہور ہوئی مورخ محمدی بیان کرتا ہی کہ قبل روانہ ہونیکے وہ عورت اور میر جعفر سوغاتین جو اندر محل کی تہی گئی اور جواہرات نایاب جو حکام سلف مرشد آباد نے جمع کئے تہے لے لئے اور ساتہہ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہوئے ✦

میر قاسم

میر قاسم باستعانت انگریزون کی چوتہی مارچ سنہ سترہ سو ساٹہہ عیسوی ۱۷۶۰ کو صوبہ دار بنگال و بہار ہوگیا اور اس خدمت کی شکریہ مین اوسنی کمپنی کو ضلع بردوان پیشکش کیا صاحبان کونسل کو بیس لاکہہ روپی دئی جسکو انہون نی آپسمین تقسیم کرلیا وہ ایک مرد دلیتق اور مستقل مزاج کا تہا بعد مسندنشینی کے اوسنی پہلی ایک صحیح کاغذ حساب اس روپی کا جسکو اوسنی انگریزون اور فوج میر جعفر اور اوسکی نوکرون اور اپنی خادمین کو دینا کرلیا تہا تیار کیا اور بعد اوسکی اوسنی تجویز اوسکی ادا کرنے کی نکالی اسنی خرچ اپنی دربار کا کم کیا اور بہت مواشیان سی کاغذ حساب دیکہی اور اوسنی روپی جو سرداروں نی ایام بیخبری حکومت میر جعفر مین لی لیا تہا واپس کروایا اوسنی زمینداروں سی فقط زر باقیات ہی نہین طلب کیا بلکہ اوسنی سرنو محالات کی ایک نئی تشخیص کے تحصیل سالیانہ دونو صوبونکی پیشتر اوسکی زمانہ کی ایک کروڑ بیالیس لاکہہ پچیاس ہزار روپی کی تہی اب اوسنی دو کروڑ چہپن لاکہہ چوبیس ہزار روپی کی تحصیل مقرر کی فی الحقیقت یہہ جمعبندی جو اسنی مقرر کی ادا کرنا اوسکا وہانکی باشندونکو دشوار تہا

تہا اسطرسی خزانہ اوسکا جلد بہر گیا اور قابل اداے زر باقیات ہوا چونکہ وہ تنخواہ فوج اپنی کو ماہ بماہ دیتا تہا اسلئی وہ اوسکی مطیع تہی اگرچہ اوسنی ریاست امداد انگریزون کی حاصل کی تہی لیکن اب اوسکا ارادہ یہہ ہوا کہ وہ اونکی متسلطین سی بہوتا اوسنی خیال کیا کہ اگرچہ وہ نواب بنایا گیا تہا لیکن حقیقت مین طاقت اون لوگون کی ہاتہہ مین تہی جو اونکی ریاست پر لاتی تہی اوسنی دیکہا کہ بجز لڑائی کی کوئی صورت اوسکی رہائی کی ارباب کونسل کلکتہ کے ہاتہہ سی نہ تہی اور اسی سبب سی وہ انتظام فوج مین مشغول ہوا اوسنی سپاہ جو نوکری کی قابل نہ تہی خارج کیا اسنی فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکہائی اوسنی ایک شخص ارمنی گرگین خان کو جسکا مولد اصفہان تہا جو ایران مین واقع ہی سردار فوج اپنی کا مقرر کیا وہ ایک مرد صاحب سلیقہ تہا ابتدا مین وہ ایک مرد بزاز تہا لیکن چونکہ وہ فن سپاہ گری سی بہت ماہر تہا اسلئی میر قاسم نے اوسی اپنا نوکر کرلیا اور اوسنی بہی اسی آزادی خداوند نعمت اپنی کی ہاتہہ انگریزون سی بہت سی سعی کی اوسنی بندوقین تیار کروائین اور توپین ڈہلوائین اور گولہ اندازون کو تعلیم کیا اور فوج جسپر کہ وہ حاکم تہا بہترین تمام فوج ہندوستانی امیرون کی تہی واسطے اخفا پختگی اس راز کی انگریزون سی میر قاسم نی مرشد آباد چہوڑ کر مونگیر کو دار الریاست اپنا مقرر کیا اوسکی ارمنی سپہ سالار نے یہان کارخانہ بندوقونکا کہڑا کیا یہہ شہر واسطی بندوقونکی بسبب گرگین خان کی جسکی عمر تیس برس سی کچہہ زیادہ تہی اب تک مشہور ہی بعد گذرنی برسات سنہ سترہ سو ساٹہہ کی میجر کارنک واسطی مقابلہ شاہ عالم کی جو ابہی تک طرف بہار مین تہا گیا اور شکست فاش دی بعد لڑائی کے کارنک صاحب نی راجہ شتابرای کو ساتہہ پیغام صلح کی اوس پاس بہیجا جسکو اوسنی بعذر قبول کرلیا اور انگریزی سپہ سالار اوسکی لشکر مین ادب اوسکو بجالایا میر قاسم باتمام معاملہ انگریزون اور بادشاہ کی مضطر ہوا اور جلد پٹنہ کو گیا

تاکہ کوئی قباحت اوسی واقع نہو کارنک صاحب نی اوس سے عرض کیا کہ وہ تابعداری
شاہ عالم کی کریں لیکن اس شخص کو بسبب اپنی غرور کی یہہ امر ناگوار تہا انجام کار یہہ بات
قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزون مین اگر ملاقات کرین گی یہان تخت کہا گیا او
بادشاہ ہند نسل تیموریہ جو اپنی قلمرو مین بہاگا بہاگ پہرتا تہا اس تخت پر بیٹہا میر قاسم رسومات
مقررہ بجالایا اور شہنشاہ نی اوسی صوبہ داری بنگال و بہار و اوڑیسہ عطا کی اور اوسنی
اقرار کیا کہ چوبیس لاکہہ روپی سالیانہ جزیہ مین دیا کرونگا بعد ازان بادشاہ نی دہلی کو مراجعت کی
اور کارنک صاحب ہمراہ رکاب اوسکی کنارہ کرمناسہ تک گیا بادشاہ نی وقت رخصت
کی اقرار کیا کہ ہم بروقت درخواست انگریزون کی دیوانی ان تینون اضلاع کی اونہین عطا
کرینگی یہہ بات ہمین بیان کرنی ضرور ہی کہ اوڑیسہ اگرچہ سنہ سترہ سو چہپن عیسوی مین دوسری
ضلعون سی جدا کر کر مرہٹون کو دیا گیا تہا لیکن پرگنات شمالی دریای سونرکہہ کی انہین سی
نہین دی تہی اور انکا نام اوڑیسہ کہا تہا قاسم علی نی تمام زمیدارون کو سوای رام نراین حاکم
پٹنہ کی اپنا مطیع کر لیا وہ بہت صاحب دولت مشہور تہا لیکن حمایت انگریزون کی
رکہتا تہا اوسنی تین برس تک خراج کا حساب نکیا لیکن یہہ بات ملحوظ خاطر رہی کیونکہ
مین اوسوقت فوج غنیم سی بہت سی سختیان پیش آئی تہین نواب نی کہلا بہیجا کہ مین زر
باقیات انگریزون کی جبتک رام نراین زر باقی ادا نکریگا ندونگا اوس زمانہ مین دو گروہ
کونسل کلکتہ کی تہی ایک اون مین کا مخالف میر قاسم کی اور دوسرا جس گروہ کا سرگروہ وین
سٹارٹ صاحب موافق اور گروہ کی رای وین سٹارٹ صاحب کی آخر کار غالب آئی لشکر
انگریزی پٹنہ سی بلا لیا گیا اور رام نراین تنہا نواب کی اختیار پر چہوڑا گیا اوسنی فی الفور اوسی گرفتار
کر کر قید کیا اور اوسکی نوکرون پر بہت تشدد رکہا تا وہ خزانہ سی اطلاع دیوین کہ کس مقام
مین پوشیدہ ہی لیکن روپی جو وہ اوسنی ہاتہ لگی زیادہ خرچ روزمرہ ریاست سی نہی یہہ ایک
یہہ ا

بڑی غلطی ایام حکومت وین سٹارٹ صاحب مین واقع ہوئی اسواسطے کہ اب
ہندوستانیون کو حمایت انگریزون پر اعتماد نرہا اب تلک نواب اپنی حکومت پر
بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کرنا کہ کیونکر وہ غارتگری ملازمان کمپنی سی برباد
ہوا ضرور ہی بہت سی روپی ہندوستان مین محصول اشیا تجارت سی جو ایک
ضلع سی دوسرے ضلع کو منتقل ہوتی تہے تحصیل ہوتا تہا یہہ طور تحصیل کا معقول
نہ تہا کیونکہ اسکی سبب سی تجارت مین قصور ہوتا تہا لیکن اسنی ایسا رواج پایا
تہا کہ پہی انگریزون نی بیشتر سنہ اٹہارہ سو پینتیس کی اسکو موقوف ہنین کیا جبکہ
کمپنی نے باقرار پیشکش تین ہزار روپیہ سالیانہ کی اجازت لی حاصل کی اونکے
مال پر محصول نرہا پریسیڈنٹ کلکتہ نی ایک دستک اپنی دستخط سے تیار کی اور سبب اسکی
کوئی مال کمپنی کا مزاحم واسطی محصول کی نہوتا تہا اور یہہ اجازت فقط واسطی مال سرکار
کی تہی ہر گاہ انگریزون نی اپنی طرف سی ایک نواب مقرر کیا اور اس ملک مین
زورآور ہوگئی تہی ہر ایک نوکر کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف تجارت اپنی اپنی
مال کی کرنی لگی جبتک کلائو صاحب اس ملک مین رہی وہ محصول بموجب
سوداگران ہندوستانی کی ادا کرتی رہی لیکن جب کہ وہ ولایت کو گئی اور صحاب
کونسل نی دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار انکا بہت ہوگیا اور ارادہ کیا کہ وہ تجارت
کرتی اور محصول ایک حبہ ندیتی وہ بنگالہ مین ایسی زورآور تہی کہ نوکران نواب
جرات اونکی مقابلہ کی نرکہتی تہی وہ دن بدن خرابیان زیادہ کرتی تہی اونکے
گماشتی جہان اونکی مرضی مین آتا نشان انگریزی نصب کردیتی تہی اور نوکران
سرکار اور تجاران ہندوستانی پر زیادتی کرتے تہی جو شخص کہ ایک دستک
بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس رکہتا وہ اپنے تئین بمنزلہ

کمپنی کے سمجھتا تہا ہر گاہ کوئی جہگڑا واقع ہوتا انگریز کچہہ سپاہی بہیجکر افسران
نواب کو پکڑ بلاتے اور قید کر دیتے جب کہ کوئی کشتی خانگی محمولہ اموال تجارت جاتی
کہ بے ادای محصول گذر جاوی تب ملاح نشان کمپنی کا کہڑا کر دیتے تہے نواب کا حکم کچہہ
نرہا اور سوداگران ہندوستانی تباہ ہوگئی اور انگریزون نی بہت روپی پیدا کیا آمدنی
نواب کی کم ہوگئی اسواسطے کہ فقط نہین انگریزی محصول دیتے تہی بلکہ ہر ایک شخص
اپنی تئین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بے محصول نکال لیجاتا تہا میر قاسم نے بہت سی
نالشین ان تکالیف کی ارباب کونسل سی کین اور آخر کار تہدیدا کہلا بہیجا کہ اگر وہ
ان باتون سی ممانعت نکرینگے تو مین حکومت اپنی سی دست بردار ہونگا وین
سٹارٹ صاحب اور ہیسٹنگز صاحب نی واسطے رفع ان برائیون کی بہت سی
کوشش کی لیکن چونکہ دوسری اصحاب کونسل کو اونکی سبب سی منفعت کثیر تہی اسلیے
سبی اون دونون کی مفید ہونی انجام کار یہان تک ہوا کہ انگریزون کی گماشتون نی
ہندوستانیون کو مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت ہماری قیمت پر کیا کرو میر قاسم نے
اب انگریزون کو اپنا دشمن سمجہا اور آثار جنگ کے دونو گروہ مین ظاہر
ہوتے واسطے رفع کرنے اسبابات کی وین سٹارٹ صاحب خود بیچ مونگیر
کے اسکے پاس گئے اور ملاقات کی اور وہ مخلصانہ پیش آیا جب کہ مکالمہ اس
معاملہ کا ہونے لگا نواب نے بہت سی شکایتین بزیادتی نوکران سرکار کمپنی کی
اور نقصان جو بسبب موقوف ہونے محصول کی اس ملک مین واقع ہوئے
تہی آگی اوسکی ظاہر کئے وین سٹارٹ صاحب نی اوسکو بہت سی تشفی
دیکر کہا کہ تم خاطر جمع رکہو کہ دونو ہندوستانی اور انگریز محصول مقرری یعنی نو
روپے سیکڑا تمام اسباب پر جو تمہارے ملک مین سے گذریگا ادا کرینگی

اسنی نواب سی کہا کہ مین خود اس بندوبست کو بمشارکت صاحبان کونسل
کلکتہ کی جاری نہین کر سکتا ہون لیکن واسطے منظوری اسکے کے مین اونہین
بہت سمجہا ؤن گا اسنی دلگیر ہوکر یہہ بات قبول کی اور کہا کہ اگر اس سے یہہ خرابیان
رفع نہون گی تو مین بالکل محصول موقوف کردونگا اور ہندوستانیون اور انگریزون
مین بلحاظ تجارت کی کچہہ فرق نہ رکہونگا وین سٹارٹ صاحب بعجلت تمام کلکتہ
کو گئی اور یہہ تدبیر کونسل مین پیش کی میر قاسم نے بے منظوری کونسل کا انتظار کیا
اور فورا اپنے عاملون اور باج گیرون کو لکھہ بہیجا کہ وہ انگریزون سی اونکی مال تجارت
برحساب نو روپی سیکڑہی سے کے محصول لیوین انگریزون نی اسکے دینی سی انکار
کیا اور فوراََ ان ہندوستانیون کو گرفتار کیا سرداران مختلف کوٹہیون کی
بہی اپنی اپنی مقام چہوڑ کر کلکتہ مین بجلدی تمام سے چلے آتی وین سٹارٹ صاحب
نے جو محصول نو روپی سیکڑہی کا تجویز کیا تہا سب نے سوای ہیسٹنگز صاحب کی نا
منظور کیا اونہون نی بالاتفاق ہوکر کہا کہ ہم ڈہائی روپے سیکڑہ کا محصول صرف
نمک پر دین گی میر قاسم اوسوقت مین جنگ نیپال پر گیا ہوا تہا اور وہان وہ مظفر نہوا
جب کہ اوسنی وہانسی مراجعت کی اوسنی سنا کہ انگریزون کو محصول کی دینی مین
انکار ہی اور اوسکی افسرون کو قید کر لیا تہا اوسنی فورا بموجب اپنی کہنی کی اضلاع
بنگال و بہار سی بالکل محصول موقوف کر دیا صاحبان کونسل اسبات سی نہایت
برہم ہوئے اور مصر ہوئی کہ نواب محصول قدیمی اپنی رعایا سی لیوی اور انگریزی
محصول کی تجارت کیا کرین گے اسمقدمہ نی طول کہینچا ہیسٹنگز صاحب نی
کہا کہ اوسکا کچہہ سبب معلوم نہین ہوتا کہ کیون حاکم قہربان مثل میر قاسم کو
بہبودی رعایا اپنی کے مطلوب نہین ہین صاحب نی جو تیس کوٹہی دہا کہ

تہا کہا کہ اس طرح کا کلام مناسب حال نایب نواب سے کے تہا نہ کہ صاحب کونسل کی ہیسٹنگز صاحب نے جواب دیا کہ کوئی شخص سوای دغابازی کی ایسی بات کہنی سی باز نرہتا آخر کو یہہ ٹہیرا کہ امیٹ صاحب اور ہے صاحب میر قاسم پاس جاوین اور تکرار کرین کہ وہ محصول قدیمی اوپر اہالی ہند کی مقرر کرین بعد پہنچنی کی اونہون نی اس سی کئی ملاقاتین کین اور اول یہہ بات ظاہر تہی کہ مقدمات فیصلہ پاجائی لیکن بسبب درشت کرداری الس صاحب کی جو رئیس پٹنہ اور جمیع نوکران کمپنی سی تند مزاج تہا امیدین صلح کی جاتی رہین نواب نی امیٹ صاحب کو رخصت کیا اور ہے صاحب کو بر غمال مین اپنی افسرون سے کے جو مقید تہی رکہہ لیا ہرگاہ الس صاحب نی دیکہا کہ امیٹ صاحب دایرہ حکومت نواب سی نکل گیا تہا اوسنی پٹنہ پر حملہ کیا اور قابض ہوگیا لیکن لشکر اسکا مست ہوکر پراگندہ ہوا اور بڑے جمعیت فوج میر قاسم کی آئی اور شہر کو پہر چہین لیا الس صاحب اور دوسرے فرنگیون کو قید کردیا قاسم پٹنہ مین اس ماجری سی مطلع ہوا اور دیکہا کہ اب جنگ ناگزیر ہی اوسنی حکم دیا کہ تمام فرنگیون کو کوٹہیون مین گرفتار کرلین اور امیٹ صاحب کو رستی مین روک رکہین اور کلکتہ کو جانے ندین جب کہ صاحب موصوف جوار مرشدآباد مین تہا کہ یہہ فرمان حاکم اس شہر پاس پہنچا جسنی کہ اوسی بلایا اور اوسنی انکار کیا جب ایک ہنگامہ برپا ہوا اور امیٹ صاحب مارے گئے صرافان آسودہ حال کوٹہی جگت سیٹہہ کو جو واقع مرشدآباد تہی میر قاسم نے گمان کرکر کہ وہ موافقت انگریزون سی رکہتے تہے حکم دیا کہ وہ مونگیر مین رہین اور وہان اونہین قید کیا جب کہ خبر موت امیٹ صاحب اور مقید ہونی الس صاحب کی معہ رفقا کی کلکتہ مین پہنچے صاحبان کونسل نی فورا پیکار کا ارادہ کیا

وین سمارٹ صاحب اور مسٹر صاحب نی ہر چند کہ اونہین سمجہایا کہ وہ اس
بات کو جبتک کہ صاحب جو پٹنہ مین ہی ہاتہہ میر قاسم سی نکل آوی موقوف
رکہین فوج انگریزی باتفاق گروہ اعظم صاحبان کونسل کی ماتو بجنگ ہوئی
اور مرتبہ ثانی تخت نشین کرنا میر جعفر کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستانیون
سی محصول لیتا اور کہ انگریز اپنی اسباب خانگی تجارت پر محصول ندیتی تجویز
کیا یہہ مرد پیر بہتر برسکی عمر کا جو بسبب بیماری جذام کی بمشکل حرکت کرسکتا تہا
کلکتہ سی مرشدآباد کو معہ فوج انگریزے کی روانہ ہوا میر قاسم نی واسطی ترتیب نظم فوج
اپنی کی بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہہ فوج ایسی تہی کہ کبہی کسی حاکم بنگالہ کو
نصیب نہوئی تہی گرگین خان اسکا ارمنی سپہ سالار اگرچہ فن سپاہگری سی بہت
واقف تہا لیکن پہر بہی جنگ نی اختتام پایا بسبب مخالفت افسران نواب
کی اوسکی لشکر نے اونیسوین جولائی سنہ سترہ سو ترسیٹ کو کٹوا مین ہزیمت پائی
چوبیسوین کو لشکر انگریزی نی موتی جہیل پر حملہ کیا اور مرشدآباد پر متصرف ہوا
دوسرے اگست کو گہیرا پر جو متصل سوتی کی ہی دوسرے لڑائی واقع ہوئی اور
فوج میر قاسم نی ہزیمت پائی اوسنی خندق مستحکم اودوانلا مین قریب راج محل کے
کہدوائی تہی جہان کہ اوسکا لشکر آپ چلا گیا ابتلک وہ مونگیر مین تہا اور لڑائیان
جو اس عرصہ مین واقع ہوئین اونمین وہ شریک نہ تہا اوسنی اب چاہا کہ مین لشکر
اپنی سی جو متعین اودوانلا تہا شامل ہوجاؤن لیکن اوسنی قبل اپنی روانگی کی تمام
اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا یہہ منقول ہی کہ راجہ رام نراین کو جو سابق مین
حاکم پٹنہ تہا ساتہہ ایک تہیلی ریگ کی دریا مین غرق کردیا اونہین ایام مین راجہ
راج بلبھ جو سابق مین نایب حاکم ڈہاکہ تہا معہ تمام فرزندون +

اوسکی کی اور ہم گمان کرتی ہین کہ کشن داس جسکا کہ ابہی مذکور ہوا اور رامی رایان راجہ امید سنگہ اور راجہ بنیاد سنگہ راجہ فتح سنگہ وغیرہ کو مروا ڈالا دوسرا اون دولت مند اور سیٹہون کو باہر لائے اور برج قلعہ مونگیر سی اونہین دریا مین گرادیا اور ایک مانہ دار یک ملاح اوس مقام کا جہان کہ اونہین ڈبویا تہا نشان دیتی تہی بعد فراغ ان خون ریزون کی قاسم علی اودا مین اپنی لشکر سی شریک ہوا شروع ماہ اکتوبر مین انگریزون نی اوسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد شکست کی وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اوسنی تاب مقابلہ فوج انگریزی کے جو اسکی درپی تہی اپنی مین نپا کر پٹنہ کو معہ فوج کی بہاگ گیا انگریز جو اوسکی اسیر تہی اونہین ہمراہ اپنے لیکیا دوسرے دن بعد وانگی سے اوسکا لشکر کنارہ او دا پر پہنچا دفعۃً ایک شور عظیم اوسکی لشکر مین ہوا ہر ایک شخص واسطے عبور دریا کے مضطر تہا اور دیکہا کہ کچہہ آدمی ایک نعش مردہ کو دفن کی ائی ——— میدان مین لئی جاتی ہین جب اونسی پوچہا کہ یہہ کیا ماجرا ہی اونہون نی جواب دیا کہ لاش گرگین خان سپہ سالار کی ہی اور اس سی لوگونکو خوشی کمال حاصل ہوئی یہہ بات اسطرح معلوم ہوتی ہی کہ عنقریب غروب ہونی آفتاب کی تین یا چار مغل اوسکی خیمہ مین گہسی اور کام اوسکا تمام کیا یہہ بات افواہاً مشہور ہے کہ وہ واسطی مانگنے تنخواہ کے گئی تہی اور جب کہ سپہ سالار اونہین نکالنی لگا اونہون نے تلوارین اپنی کہینچ اوسپر گر پڑی لیکن اونکی تنخواہ کچہہ چڑہی نہ تہی کیونکہ نو دن پیشتر اس واقعہ سی وہ تنخواہ تقسیم کر چکا تہا یہہ بات بہت قریب یقین ہے کہ اونہین قاسم علی نے واسطے قتل گرگین خان کے بہیجا تہا اوسکا بہائی خواجہ پیر ڈس ایک مرد مشہور کلکتہ مین تہا اور وہ وین سٹارٹ صاحب اور ہسٹنگز صاحب سی کمال دوستی اور محبت دلی رکہتا تہا پیر ڈس نے خفیہ گرگین خان کو لکہا کہ

تم نوکری نواب کی چھوڑ دو اور اگر گرفتاری اوسکی کسی نوع ممکن ہو دریغ نکرنا تب سنے
مخبرون کی جو کہ نواب کی خدمت مین تہی اس معاملہ سی آگاہ ہوکر دو پہر ایک گھنٹہ گذرا
تہا کہ اوسنی اپنی آقا کو بیدار کیا اور دغابازی سپہ سالار سی اطلاع دی جو بیس گہنٹہ بعد
اوس خبر کے گرگین خان ارمنی جنرل جو اوس زمانہ مین بہت شہرت رکہتا تہا مارگیا
میر قاسم بجلدی تمام پٹنہ کو بہاگ گیا مونگیر تصرف انگریزون مین اگئی اوسنی
دیکہا کہ اوسی لازم ہے کہ وہ پٹنہ کو بہی چہوڑ دیتا اور اوس ملک سی نکل جاتا وہ اب
انگریزون پر بہت خفا ہوا اور پیشتر چہوڑنے پٹنہ کے اوسنی ارادہ کیا کہ وہ اپنی قیدیون
کو مار ڈالتا اسنی اپنی امیرون کو حکم دیا کہ وہ قیدخانہ مین جاکر اسیرون کو قتل کرین
اونہون نی جواب دیا کہ اونہین مسلح کرکر ہماری مقابلہ مین بہیجو تاکہ ہم اونسی لڑین ہم
جلاد نہین ہین کہ اونہین بیکس کرکر مارین تب نواب نی اپنی افسران فرنگ سی سمرو کو
حکم دیا کہ وہ اس امر کو بجالاوے یہہ شقی اولا فوج فرانسیس مین سارجنٹ تہا
اور بعد ازان ملازمین میر قاسم مین داخل ہوا اوسنی اس بات کو فوراً قبول کرلیا
وہ ساتہہ اپنی تہوڑی سپاہی لیکر گیا جنہون نی اون بیکسون بیچارون کو [illegible]
اور سوای ڈاکٹر فارٹن صاحب کی کام اون بیچارون کا تمام کیا اڑتالیس انگریز
ممتاز اور ڈیڑہ سو سپاہی مارے گئی سمرو بعد ازان بہت سی حاکمون کے نوکری
مین رہا اور انجام کار سردہنہ کا حاکم ہوگیا الس صاحب اور چی صاحب اور لوشنگ
ٹن صاحب جو ارباب کونسل تہی اس واردات مین مارے گئے چہٹے نومبر
سنہ سترہ سو ترسیٹہ کو پٹنہ دست تصرف انگریزون مین آیا اور میر قاسم
بہاگ کر صوبہ دار اودہ کے حمایت مین گیا اور اس سبب سی جو مہینی مین
لڑائی ختم ہوئی دوسری برس بائیسوین اکتوبر کو بکسر مین جنرل انگریزی

اور لشکر صوبہ دار اودہ کا مقابلہ ہوا اور انگریزون کو فتح کامل حاصل ہوئی معاملات جو انگریزون اور وزیر مین ہوئی انکا تعلق کچہہ تواریخ بنگالہ سی نہین ہی یہا اتنا ذکر کفایت کرتا ہی کہ اوسنی اولا میر قاسم کو اپنے حمایت مین رکہا اور بعد ازان اسکا خزانہ لوٹ کر اوسی بہگا دیا لیکن نواب نی پہر بنگالہ کی طرف رخ کیا

میر جعفر

مرتبہ ثانی میر جعفر نی جب کہ مسند بنگالہ پر قدم رکہا اسنی دیکہا کہ روپی جو انگریزون کو دینا اقرار کیا تہا سرانجام اوسکا ممکن نہ تہا وہ اب بہت بوڑہا ہو گیا تہا اوسکی بیماری نی غلبہ کیا اور چوہتر برس کی عمر مین ماہ جنوری سنہ سترہ سو پینسٹہہ مین بیچ مرشد آباد کی طائر روح اسکی نی پنجرہ قالب سی پرواز کیا اوسکا خلیفہ مقرر کرنا اختیار مین بادشاہ کی تہا لیکن اوسکا کچہہ حکم نہ تہا ایسا مفلس ہو گیا تہا کہ اوسی تختگاہ تک ہوے پہنچنا دشوار تہا اس سبب سی انگریزون نی جو چاہا سو کیا اب کونسل نی بہت سا روپی نجم الدولہ پسر میر جعفر جو بطن منی بیگم سی تہا لیا اور اسی نواب کیا اس نی اب اونہون نی نیا عہد و پیمان کیا اونہون نے حفاظت ملک اپنی اختیار مین رکہی اور اوسی تنگ کیا کہ وہ ایک نایب اپنا واسطی سرانجام امور دیوانی اور فوجداری اوس ملک کی مقرر کری اسنی درخواست کی کہ نندکمار جو بہت بد اطوار تہا اس عہدہ پر مقرر ہو جسکو ارباب کونسل نی بالکل انکار کیا وین سٹارٹ صاحب نی اوسکی حمایت جتایا اور شرارت مین ایک بڑی بیاض واسطی ملاحظہ گورنرون کی جو بعد اسکی آتی چہوڑ گیا محمد رضا خان جو اللہ وردی خان کے اقربا مین سے تہا اس عہدہ پر منصوب ہوا

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

لارڈ کلاو گورنر

صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹر نی اخبار سنکے انتظامی جو بسبب بدچلنی اونکی نوکرون کی ہندوستان مین واقع ہوئی تہی اور جنگ ساتہہ میر قاسم اور وزیر اور قتل پٹنہ کی سنکر بہت پریشان ہوئی اونہون نی خوف کیا کہ ملک جسکو اونہون سنے لیا تہا شاید اونکے ہاتہہ سی جاتا رہی اور دیکہا کہ کوئی شخص سوای اوسکی جسنے کہ یہہ فتوحات حاصل کی تہین اس ملک کو بچا نہین سکتا تہا بایں لحاظ اونہون سنے کلاو صاحب کی طرف جسکو شاہ انگلنڈ نے عہدہ امیری پر مختیار کیا تہا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندوستان کو جاوی اور مقدمات اونکے درست کری اگرچہ صاحبان ڈائرکٹر سنے جب وہ انگلنڈ مین پہنچا اسکی توقیر و عزت جیسا کہ چاہتے نہ کی تہی بلکہ جاگیر ہی اوسکی قرق کرلی تہی تسپر ہی اوسنی قصد ہندوستان کا کیا وہ کمنڈر انچیف یعنی مالک سپاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ اختیار کل رکہتا تہا صاحبان ڈائرکٹر نے اسی کہا کہ وہ تجارت نوکرون ہمارے کی جو موجب ایسی تکلیف کا ہوتے تہے موقوف کردیتا اور نوکرون ہمارے نے اس آٹہہ برس کی عرصہ مین جسمین کہ ایک نواب بعد دوسرے کے مسند نشین ہوا دو کرور سے زیادہ روپے بطور پیشکیش کے ہندوستانیون سے لئے اور ہم چاہتے ہین کہ آیندہ کو یہہ رسم جاری نرہی اونہون نی حکم دیا کہ جمیع نوکران ہماری کیا اہل قلم کیا اہل سیف عہد و پیمان کرتے کہ سوائے چار ہزار روپے کے جو کچہہ کہ اور بطور تحفہ کے لیوین وہ داخل خزانہ عامرہ کرین اور کہ آیندہ کو پیشکش زیادہ

ہزار روپیہ سی بی اجازت نہ لیوین ساتہہ ان نصایح کی لارڈ کلاؤ صاحب
ہندوستان کو رخصت ہوا وہ تیسری مئی سنہ سترہ سو پینسٹھہ کو جہاز سی
اوترا اور کلکتہ مین داخل ہوا اوسنی دیکہا کہ تمام خوف جنگی سبب سی صاحبان
ڈائرکٹر کے خاطر پریشان ہوئی تہی جاتی رہی لیکن بے بندوبستی نظم و
نسق مین بہت تہی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بہی خیرخواہی سرکار
کمپنی کی مطلوب نہ تہی بلکہ غرض اونکی نوکری سرکار مین یہہ تہی کہ کچہہ روپے
حسب طوریکی جمع کرکر جلد ولایت انگلنڈ کو چلے جاوین ہر سرشتہ مین بے
منصفی پہیل گئی تہی ہندوستانی انگریزون کے ہاتہہ سی ایسے تنگ
ہوئی کہ وہ اونکے نام سی بیزار تہی بوی دیانت و عزت کسی محکمہ مین نہی
صاحبان ڈائرکٹر سال گذشتہ مین پیشکش کی ممانعت مین حکم سخت
واسطی اپنی نوکرون کی بہیج چکے تہی میر جعفر قریب الموت تہا جب کہ
احکام آئے صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل مین درج
نکیا بلکہ بعد اوسکے مرگ اونہون نے ایک نیا نواب مقرر کیا اور اوس سے
بہت سا پیشکش لیا اسی خط مین صاحبان ڈائرکٹر نے لکہا کہ اونکے
نوکر اپنے مال کی تجارت نکرتے ہر خلاف ان احکام کے صاحبان کونسل
نے ایک عہدنامہ نواب حال سے لیا جسمین یہہ لکہا تہا کہ انگریز بطور سابق
کے محصول تجارت کرتے کا اوصاحب نے بمجرد پہنچنے کے تعمیل حکم
صاحبان ڈائرکٹر کا ارادہ کیا ہرچند صاحبان کونسل نے اوسی
بہشت دہمکایا تاکہ وہ اونکے قابو مین آجاوے لیکن چونکہ سرشتہ
شخص اور وین سٹارٹ صاحب مین بہت فرق ہتا اس لئے

تدبیرین اونکی مفید نہوئین اس نے اصرار کیا کہ وہ تمام اسباب پر اقرار نامہ
اپنی مہرون سی لکھہ دیتے کہ ہم آیندہ کو پیشکش نہ لینگے جنہنے کہ اسکا انکار
کیا اوسے اسنے بی تامل موقوف کردیا بعضے اوسکا کہنا بجالائی اور وہ
جنہون نے کہ خاطر خواہ روپے جمع کرلیا تہا ولایت کو چلے گئے لیکن سب اسکے
دشمن ہوگئے چوبیسوین جون کو کلاو صاحب بارادہ صلح کی طرف اضلاع
غربی کے کلکتہ سے روانہ ہوئے کیونکہ لڑائی مین روپی تحصیل کا ضایع
ہوا تہا نجم الدولہ نے ایک نیا وثیقہ لکہا جس سے کہ انگریز نظم ونسق ملک مین بالکل
مختار ہوگئے انہون نے واسیطے خرچ اوسکے دربار کے پچاس لاکہہ روپے
سالیانہ مقرر کردئے مصارف اس روپیہ کا بمشورہ محمد رضا خان
اور راجہ دورلبہ رام اور جگت سیٹہہ کے مقرر ہوا چند روز بعد نواب اوسے
صلح ہوگئے پر امطلب اس سفرسی یہہ تہا کہ شہنشاہ بنام صاحبان کمپنی کے
دلوانی صوبہ ثلاثہ کے مقرر کردیتا اسکا ہم پیشتر ذکر کرچکے ہین کہ اسکی اجازت
تہی کہ جب اونکی خوشی ہووے وہ اوسے لے لین کلاو صاحب نے اسکی اوسکی
ملازمت الہ آباد مین حاصل کی اور ایفاء وعدہ چاہا جسکو اوسنے بعید قبول
کرلیا بارہوین اگست کو شہنشاہ نے کلاو صاحب کو دیوانی بنگالہ وبہار
واوڑیسہ بنام کمپنی کے مرحمت کی اوسنے آمدنی مین بادشاہ کو سالیانہ
دولاکہہ روپے دینے کا اقرار کیا یہہ بات بہی قابل لکہنے کی ہی کہ ہرگاہ سلطان
دہلی کو اپنے ممالک محروسہ مین قرار نہ تہا اسلئے ہمراہ اوسکے کچہہ اسباب
تجمل نہ تہا بجای تخت کے دو میزین جن پر کہ صاحبان انگریز کہانا کہاتے
ہین برابر بچہاکر بارچہ زردوزی سے پوشش کردی اوس پر شہنشاہ نے

جلوس کیا اور تین کرڑ ور رعایا معہ آمدنی دو کروڑ روپی کی انگریزون کو عطا کی
مورخ محمدی اس مقدمہ مین یون لکھتا ہی کہ فیصلہ ایسی بڑی کام کا جو زمانہ
مین بغیر مدبران ذی شعور اور وکلای دانشور اور بہت گفتگو کی نہو سکتا کم
عرصہ قلیل سی ہی جو بیع خرما پوستی مین صرف ہوتا ہو گیا بعد جنگ پلاسی کے
اب یہہ بڑی بردھا تہہ انگریزون مین آئی فی الحقیقت اس لڑائی مین وہ مالک
اس ملک کی ہو گئی لیکن پہر بہی اہل بلاد اونہین صاحب وجبار
جانتے تہے اب اس عطاے شاہی سی ملکیت اور حقیقت اونکی واسطے
صوبہ ثلاثہ کے ثابت ہو گئے اور نواب تو آباد کی کچہہ حقیقت نرہی ساتوین
ستمبر کو کلاؤ صاحب نی کلکتہ کی طرف مراجعت کی مال نوکران کمپنی سے
قباحتین بہت سی پیدا ہوتین تہین صاحبان ڈائرکٹر نے بار ہا اونکی
ممانعت لکھہ بہیجی لیکن ملازمین اونکے ان احکام کو بجا نہ لاتی اونکی احکام
حال سہو مشکوک تہی اور کلاؤ صاحب نی دیکہہ کر کہ مشاہرہ اہل قلم کا بہت
کم تہا اور جس کمی کو کہ وہ بڑے طور سی پورا کرتے تہے چاہا کہ پیشہ تجارت اور
قاعدہ اچہی کی جارے رہتا اوسنی ایک طایفہ تجارون کا تجویز کیا اور
واسطے سوداگری نمک وچہالیا اور تنباکو کے اونہین رخصت دی پینتیس
روپی سیکڑے کا محصول واسطے خزانہ کمپنی کی مقرر کیا اور اوسکی منافع کو
ملازمین اہل قلم اور اہل سیف تقسیم کرتے اسباب کونسل کا بڑا حصہ تہا اور
جو اس سی رتبہ مین کم تہی چہوٹا اوسنی صاحبان ڈائرکٹر کو اس اپنی تجویز سی
آگاہ کیا اور واسطے اضافہ تنخواہ گورنر کی بہت سعی لکہہ بہیجی تاکہ وہ کچہہ غرض
تجارت سی نرکہتا لیکن یہہ رای صایب اوسکی بعد پندرہ برس کے

منظور ہوتے جب کہ صاحبان ڈائرکٹر حال اس طایفہ سی واقف ہوی اونہون نے اوسکی پروانہ کرنی مین حکم غضبناک لکھہ بہیجا اور کلاو صاحب کو اوسکی تقرر مین ملزم کیا اور حکم دیا کہ وہ جلد موقوف کیا جاوی اور کوئی نوکر سرکار تجارت اسملک مین نکرے اسوقت اخراجات گورنمنٹ ہندوستان کا بہت تہا اور تمام آمدنی بہی صرف ہوتی تہی اگرچہ ظاہر مین آمدنے صاحبان کمپنی کی بہت تہی لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتے تہی کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی جتنے اونکے نوکر تہے سبنے اونہین سے کمایا لارڈ کلاو صاحب سے انگلنڈ مین سوال کیا کہ کیون کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کی ہمیشہ مفلس رہتی ہے اوسنے جواب دیا کہ جو شخص کمپنی کا ناسب ہوا اوسنے اپنے لئے بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج مین بہت روپیہ صرف ہوتا تہا جب کہ فوج انگریزی نواب کی طرف سی لڑ رہی تہی اوسنے واسطے اونکی ایک انعام مقرر کیا جو موسوم بھتہ مضاعف کر ہوا یہہ اونہین بہت مدت تک ملا کیا جسکو کہ وہ آخر کو اپنا حق سمجہنے لگے کلاو صاحب نے دیکہا کہ افزایش محصول بے کمی خرچ فوج کی متصور نہین وہ یہہ جانتا تہا کہ کوئی شخص کسیطرح تجویز کمی کو گوارا نکرتا لیکن چونکہ اوسکی طبیعت مین استقلال تہا اسلئے اسنے بھتہ مضاعف کو یک قلم موقوف کر دیا افسران فوج اسبات سی بہت آزردہ خاطر ہوئے اونہون نے کہا کہ ہمنے اس ملک کو فتح کیا ہے اور لازم ہی کہ ہم ہی اسکا فائدہ اوٹہاوین لیکن کلاو صاحب اپنی بات سی نہ ہٹا اوسنے کچہہ وجہ بطور انعام کے دینا ٹہیرا لیکن پہر بہی اوسکا ارادہ طرف کمی خرچ فوج کی تہا افسرون نے آپسمین اتفاق کیا تا کہ وہ تنگ ہو کر موافق اونکی خواہشون کی کرتا اونہون نے خفیہ ایک دوسرے کو خط بہیجے اور اوسے دن استعفا دینے پر مستعد ہوئی جب کہ افسران اول

برگیدکے اسطور پر مستعفی ہوئی اور خبر کلاآو صاحب کو پہنچی وہ بہت مضطرب
ہوا اوسی یہہ شک ہوا کہ اتفاق وسازش تمام فوج مین ہوگئے ہی اوسنی
بہت سی سختیان دیکہین تہین لیکن یہہ مصیبت سب سے اشد تہی مرہٹے سامان حملہ
کا اس تلک کر رہی تہی اور فوج انگریزی مین افسر نہ تہی کلاآو صاحب اپنے
شجاعت ذاتی عمل مین لائی اسنی افسر مدرس سی طلب کیے بعضے افسران علاقہ
بنگال بہی جو بہت سرکش ہونے تہی رجوع ہوگئے مفسدین گرفتار ہوئے اور اونکے
عہدون سی اونہین معزول کر ولایت کو بہجوا دیا اس تشددسی اسنے پہر لشکر کو مطیع
کیا اور ریاست کو جو بڑی معرض خطر مین تہی اس طور سی نجات دی لارڈ کلاآو
بیس مہینے ہندوستان مین رہا اوسنے امور کمپنی کا دوبارہ انتظام کیا اور
خرچ کم کیا تہا اور بسبب حصول دیوانی کی آمدنی دو کرور کے بڑہ گئی اوسنے
ایک بڑی سرکشی لشکر دباتی تہی اور اوسکا بندوبست بخوبی کیا اور ان
انواع کی مشقتون سی اوسکی صحت وتندرستی مین خلل آیا اور لاچار
ہوکر ولایت کو چلا گیا وہ فروری سنہ سترہ سو ستسٹ کو جہاز پر سوار ہوا
یعنے جب کہ وہ اول دفعہ بنگالہ مین وارد ہوا تہا اس سے قریب دس برس کے منقضی
ہوئے تہے اس عرصہ دس برس مین یہہ بات کہی جا سکتے ہی کہ اوسنے بنیاد
سلطنت انگریزون کی ہندوستان مین ڈالی اوسکے بندوبست سی اسکی بہت
دشمن ہوگئی انہین سے تہوڑی ایک سا تہہ بڑی ثروت کی ولایت کو گئی تہے
اور وہان جاکر اونہون نی اختیار اندیا ہاوس مین حاصل کیا جب کہ کلاآو
صاحب انگلنڈ مین پہنچے وہ اپنی دار اسیر پارلیمنٹ اور کورٹ اف ڈایرکٹر
رکٹر مین کرنے لگے سبب اونے اوس سی بہت بدسلوکی کی جس نے محض

اس بڑی سلطنت کی بنا رکہی اور سکی دشمنون نے اوسی دم واپسین تک پچہوڑا وہ بہت بری حال سی بائیسوین نومبر سنہ سترہ سو چوہتر کو موا

ورلسٹ صاحب اور کارٹیر صاحب

دیوانی یعنی تحصیل بنگال و بہار و اوڑیسہ جو انگریزون کو مرحمت ہوئی تہی وہ اوسکی بندوبست سے واقف نہ تہی نوکران کمپنی اب تک لڑائی یا تجارت مال سرکار یا معروف انپی معرفت مین تہی لیکن باب تحصیل مین بالکل دخل نرکہتی تہی صوبہ داران سابق یہہ امور سپرد ہنود کی جو بہت محنت کش اور حساب دان ہی کرتی تہی اگرچہ انگریز حال اس ملک سی واقف نہ تہی لیکن ہندوستانی یہی چاہتی ہی کہ کوئی بات اس جگہہ کی ان پر ظاہر نہووی اور اونہین کسی نوع کا اسمین علم نہوتا وہون نی لاچار ہوکر ہر ایک چیز کو دستور قدیم پر رکہا راجہ شتاب رای دیوان بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ مین رہا کرتا تہا محمد رضا خان دیوان بنگالہ کا اور مقام اوسکا مرشدآباد یہہ طور حکومت کا سات برس یعنی سنہ سترہ سو بہتر تک رہا بعد ازان انگریز خود کار و بار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ مین حکومت کسیکی معلوم نہوتی زمیندار اور دوسری رعایا جانتی نہ تہی کہ ہمین کسکے اطاعت کرنی چاہئی ایک طرف بندوبست نواب اور اوسکی نوکرون کا برائی نام تہا لیکن انگریز اس ملک مین ایسی زورآور ہوگئی تہی کہ افسران ہندیے ان پر کچہہ حکومت نرکہتے تہی کہ دوسری طرف گورنر کلکتہ یا تین پارلیمنٹ اختیار نرکہسے جرم کا اسطرف خندق مرہٹہ سی نرکہتا تہا بعد حصول دیوانی بنام انگریزون کے ساتہہ برس تک بہت پریشانی اور زخر اسلیے تمام ملک مین رہے بے انتظامی سلطنت سی سارقین بہت ہوگئے

ہر ضلع مین گروہ کی گروہ ڈاکے والون کے پہرتی تہے اور لوٹتی تہی جو بیقدر ہوگئے تہے کہ جب کمپنی نے عنان سررشتہ حکومت کی اپنی ہاتہہ مین لے وہ تب اسکی جاری کرنی آئین شدید کے مجبور تہے اونہون نی حکم دیا کہ ڈاکی والہ کو اوسکی اپنی گانو مین لیجا کر مارین اور اوسکی اہل و عیال غلام سرکاری ہوین اور باشندگان اوس گانو کی موافق قدر اپنے کے جرمانہ دیوین ایام اس بی انتظامی مین بہت سے اراضی بی محصول ہوگئے اگرچہ آمدنی بنگال حضور بادشاہ سے انگریزون کو مرحمت ہوئی تہی لیکن تحصیل اوسکی کلکتہ مین نہین ہوتی تہی بلکہ مرشدآباد مین ہوا کرتی تہی کلکتہ مین صرف تحصیل خالصہ ہتی تحصیل بنگالہ اختیار مین محمد رضا خان اور راجہ دورلب رام اور راجہ کنٹ سنگہ بہائی گنگا گوبند سنگہ کی جو ایک بڑا امیر نامور تہا تہی وہ اپنی طور پر بندوبست کرتے تہے اور روپے تحصیل تے اور محصول معاف کر دیتے تہے انکی اغماض سے جو دہریون نی تخمیناً چالیس لاکہہ بیگہہ اراضی برہمنون کو دی دی اس طور پر محصول سرکار مین تیس اور چالیس لاکہہ روپے سالیانہ کی جس سے کہ وہ اب تک آگاہ نہ تہے کم ہوگیا بسبب خیانت زمیدارون اور عاملون خالصہ مرشد آباد کے سرکار کمپنی باوجود آمدنی دو کروڑ روپے کی ہمیشہ مقروض اور مفلوک رہتے تہے ویرلسٹ صاحب بجای لارڈ کلاو کی سنہ سترہ سو سٹ مین گورنر بنگال مقرر ہوئی بعد ایک سال کی حکم آخر صاحبان ڈائرکٹر کا دربابت موقوفی تجارت نمک اور اجناس دیگر نوکران اپنی کی صادر ہوا اونہون نی لکہہ بہیجا کہ تجارت اس ملک مین ہندوستانی کرتے اور انگریز اوسمین دخل ندیتے چونکہ تنخواہ افسران انگریز سے کے بہت قلیل تہے

اسلئے صاحبان ڈائرکٹر نی ڈھائی روپی سیکڑا محصول زمین پر اور زیادہ کردیا اور اوس روپی کو اونہون نی حکم دیا کہ اونکی نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف موافق قدر اپنی کی تقسیم کرلین لیکن بعد روانگی لارڈ کلائو صاحب کی کار و بار کمپنی مین پہر خلل آنی لگا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت تہی لیکن خراج اس سے زیادہ تہا ہر روز خزانہ مین کمی ہونی لگی جو موجب بڑی تشویش کا ہوا جب کہ اکتوبر سنہ سترہ سو اونہتر کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نی دیکہا کہ بہت روپی قرض ہوگیا تہا اور اور بہی روپی درکار رہتا یہہ تجویز واسطے قرض لینی کی ہوئی کہ گورنر نی خزانہ کلکتہ مین روپے نوکران کمپنی کا جو اونہون نی کمایا تہا داخل کرلیا اور ہنڈیان ہنڈویان صاحبان ڈائرکٹر پر کردین صاحبان ڈائرکٹر نے سوائے فروخت اسباب کی جو ہندوستان سی بہیجا گیا تہا کوئی دوسرا طور ادا کرنی زرِ ہنڈویون کا نپایا لیکن چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل کلکتہ نے دو طور سی روپی بہم پہنچایا ایک تو قرض لیا اور دوسرے اسباب ولایت کو بہیجا اسلئے صاحبان ڈائرکٹر کو ادای زر ہنڈوے دشوار ہوا اونہون نے گورنر کلکتہ کو ارقام کیا کہ وہ آئندہ کو ہنڈویان نکرتا اور کلکتہ مین واسطے ایک سال کی روپے قرض لیتا مال جسکا یہہ ہوا کہ اونکی نوکرون نی اپنی دولت بواسطہ اہل فرانس اور دچ اور ڈنمارک کے فرنگستان کو روانہ کی یعنی اونہون نی اپنا روپی خزانہ چندرنگر و چنسرا اور سیرام پور مین داخل کیا اور ہنڈویان اوپر مختلف کمپنیون کی فرنگستان مین کرو الین اس روپے کا اسباب خرید ہوکر اکثر فرنگستان کو گیا اور قبل منقضی ہونے میعاد ہنڈویون کی وہ بک گیا اس سبب سی غیر قومون کو احتیاج روپے کے واسطے تجارت کی نرہی اور کمپنی انگریزی

پر بہت افلاس طاری ہوا باوجود ممانعت صاحبان ڈائرکٹر کی حاکمین کلکتہ
نی راہ قرض لینے کی سنہ سترہ سو اونہتر مین کہولی اور انگلنڈ پر ہنڈویان کرنی
لگی انگلنڈ مین کاروبار کمپنی کی کساد بازاری ہوگئی نجم الدولہ جو بجای جعفر خان کی
سنہ سترہ سو پینسٹہ مین ناظم مقرر ہوا تہا بعد ایک برس کی مرگیا اور سیف الدولہ
اوسکی قایم مقام ہوا اور سنہ سترہ سو ستر مین بیماری چیچک سے موا اور مبارک
الدولہ اوسکا بہائی مسند ریاست پر آیا صاحبان کونسل نی تنخواہ قدیم برقرار جاری
رکہی لیکن صاحبان ڈائرکٹر نے اوسکی تنخواہ کم کر کر سولہ لاکہہ روپیئے
سالیانہ مقرر کر بہیجے سال سترہ سو ستر مین بنگالہ بسبب قحط سالی کی ویران اور
بیچراغ ہوگیا مصائب جو غربا پر واقع ہوئی اونکا بیان قلم مین نہین اسکتا
لیکن طالب اخبار خود معلوم کرلی گا جب وہ پڑہی گا کہ حصہ سیوم باشندگان
اس ملک کا اس خشک سالی مین تباہ ہوگیا تہا اوسی سال مین صاحبان
ڈائرکٹر نے اہل قلم مین سی دو کونسلین واسطی تحصیل کی مرشد آباد اور
پٹنہ مین مقرر کین انکا یہہ کام تہا کہ وقایع جمع کرلیتے تہے اور اوراق امدنی
کو نظر مین رکہتی لیکن بندوبست تحصیل اب بہی مرشد آباد مین محمد رضا خان
کرتا تہا اور پٹنہ مین راجہ شتاب رای اور کوئی کاغذ باب اراضی مین بی اونکی
مہر کے نہوتا تہا ویرلسٹ صاحب نی سنہ سترہ سو اونہتر مین عہدہ گورنری
سی استعفا داخل کیا اور کارٹیر صاحب اونکی جا پر منصوب ہوئی اور کارو
بار کمپنی اب بسبب کم زوری حکومت کلکتہ کی قریب بربادی کے ہوگیا
اور واسطے انتظام امور اور کمی خرچ کے وین سٹارٹ صاحب گورنر
سابق کلکتہ اور سکرفٹن صاحب اور کرنیل فورڈ کو ولایت سی روانہ

کیا لیکن وہ ہندوستان مین نہ پہنچے اور جہاز جسپر وہ سوار ہوئی تہی بعد تحقیق
اوس طرف کیپ کڈ ہوپ کی خبر اوسکی کچہہ نہ ملی لوگ یہہ مظنون کرتی ہین کہ
وہ معہ راکبین کے سمندر مین غرق ہوگیا + + + + + + + + + + +

ھیسٹنگز صاحب

کارٹیر صاحب نی سنہ سترہ سو بہتر مین استعفا داخل کیا اور واران ہیسٹنگز صاحب جو بڑا دانشمند تہا اور آجتک کوئی نوکران کمپنی مین سی مثل اوسکی ہندوستان مین نہ آیا تہا بجای اوسکی مقرر ہوا وہ سنہ سترہ سو پچاس عیسوی مین بعمر سترہ سال کی زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر ولایت اپنی سی باہر نکلا اور السنہ مختلفہ اور داب انتظام اس ملک کی بہت محنت سی سیکہے سنہ سترہ سو ستاون مین کلاو صاحب نی اوسی اگرچہ وہ چہبیس ۲۶ برسکا تہا رزیڈنٹ دربار مرشدآباد کا مقرر کیا اوس زمانہ مین یہہ عہدہ بعد گورنری تہا وین سٹارٹ صاحب جبکہ عہدہ گورنری کلکتہ کو زینت بخش تہی وہ سوای ہیسٹنگز صاحب کی کسی پر اعتماد نرکہتے تہی دسمبر سنہ سترہ سو اکسٹہ کو ہیسٹنگز صاحب کونسل کلکتہ مین آیا اور حامی وین سٹارٹ صاحب کا مقابلہ مین دوسری صاحبان کونسل کی رہا اسنی اپنی دامن دیانت کو اس غدر عام مین خاک طمع سی آلودہ نکیا اور رشوت لینے سے باز رہا اس حال مین اوسکی ہمسرون اور نیز اکثر صاحبان دیگر نے عزل و نصب نوابون کی سی بہت روپئے جمع کیا تہا او سپر ذرہ بہی شک کسی چیز کے لینی کا نہ تہا ہان البتہ جب کہ وہ اپنی دوست وین سٹارٹ صاحب کی ساتہہ ولایت کو جانے لگا وہ ایسا مفلس تہا کہ اوسنی کچہہ تہوڑا روپئے قرض لینا چاہا جسکو اوسکی گماشتے خواجہ پیٹروس نے نہ دیا سنہ سترہ سو

سنہ مین وہ صاحب کونسل مدراس مقرر ہوکر ولایت سی روانہ ہوا اور
ایسا بندوبست کیا کہ صاحبان ڈائرکٹر اوسکے شکرگذار ہوئی جب عہدہ گورنری
کلکتہ خالی ہوا اونہون نے سوای ہسٹنگز صاحب کے کسیکو لائق تر اس عہدہ کے
نپایا چالیس برس کی عمر مین وہ گورنر بنگال ہوا صاحبان ڈائرکٹر بندوبست
تحصیل بندوستانیون سی اب بہت ناخوش ہوئی اونہون نی دیکھا کہ آمدنی
ہرروز کم ہوتی جاتی تہی سات برس کی بعد حصول دیوانی کی اونہون نی چاہا کہ
وہ خود بندوبست تحصیل کرین اور کہ انگریز جو ملازم سرکار تہی روپی تحصیل کرتی
ہسٹنگز صاحب نی اس بندوبست جدید کی تعمیل کی تیرہوین اپرل کو وہ رونق
بخش مسند گورنری کا ہوا چودہوین مئی کو صاحبان کونسل نی ایک اشتہار
باین مضمون جاری کیا کہ ہم بندوبست تحصیل کا کرین گی اور جو انگریز کہ روپیے
تحصیل کریگا کلکٹر پکارا جاویگا اور کہ واسطے چند سال کے زمین بطور ٹھیکے
کی دیجاوے اونہون نے ایک کمیٹی چار صاحبان کونسل کی مقرر کی اور حکم دیا
کہ وہ تمام اپنے قلمرو مین پہرتی اور بندوبست کرتی صاحبان کمیٹی نے
بندوبست اپنا کشنگڈہ سی شروع کیا لیکن چونکہ آمدنی اراضی بہت قلیل تہی
اسلیئے اونہون نی قصد نیلام کا کیا جس زمیندار یا تعلقدار نے روپیے
خاطرخواہ دیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور جسنی روپی کم دیا اوسکا قبضہ جاتا رہا
اور جاتا کچہہ تنخواہ واسطے اوسکی مقرر کی اور زمین اوسکی حوالہ اور کی
کردی اوسی زمانہ مین تحصیل خالصہ مرشدآباد سی موقوف ہوکر کلکتہ مین
گئی تاکہ گورنر اسکا ملاحظہ کرتا رہتا باعث ان انقلاب کے انتظام امور
دیوانی و فوجداری مین بہت تبدیلی ہوگئی ہر ضلع مین دو عدالتین

مقرر ہوئین عدالت فوجداری مین صاحب کلکٹر مع قاضی اور مفتی کے
اجلاس کرتا تہا اور عدالت دیوانی مین معاون کلکٹر کی دیوان اور دیگر
مردمان عملہ ہوتی تہی اور دو عدالتین کلکتہ مین اونہین ایام مین واسطے
مرافعے کے مقرر ہوئین عدالت صدر دیوانی واسطے مقدمات دیوانی کی اور
عدالت صدر نظامت واسطے مقدمات فوجداری کی صاحبان جج کولینی
جو تہاتی مقدمات کے سی جو اونکی عدالت مین پیش ہوتی تہی ممانعت
ہوگئی اور بہت سا جرمانہ کرنی کی بہی اجازت نہ ہی اور قرضخواہ کو اختیار
قید کرا ونے مقروض کا موافق اوسکی مرضی کے نہ ہا جمیع مقدمات دیوانی
کم دس روپی سی چودہرے پرگنہ پاس رجوع ہوتے تہے یہہ مرتبہ اول
تہا کہ انگریزون نے بندوبست بنگال اپنی طور پر کرلیا صاحبان ڈائرکٹر نی
کہا کہ نقصان آمدنی بسبب بی انتظامی محمد رضا خان کی ہوا اونہین امر جیسی
کہ وہ اس عہدہ پر مقرر ہوا شبہ رہتا اونہین معلوم تہا کہ جب وہ چکلہ دار
ڈہاکہ کا میر جعفر کیطرف سی مقرر ہوا تہا وہان کئی لاکہہ روپے کا نقصان
آیا بعضے آدمیون نی اوسکو الزام لگایا کہ ٹہیکہ غلہ کا قحط سالی سترہ سو
ستر مین اوسنی واسطے اپنے فائدہ کے لیا تہا اوسپر گمان فقط تغلب
زر محصول سرکار سے نہ تہا بلکہ اوسنی رعایا پر بہت سا تشدد کیا تہا جبکہ
مرشداباد مین اسکو عروج تہا مثل اوسکی کوئی بنگالہ مین نہ تہا عہدہ صوبہ
داری مین اسکے بالکل مال کی کام کا اختیار تہا اور عہدہ نایب ناظم مین تمام
بندوبست پولس بہی وہی کرتا تہا صاحبان ڈائرکٹر نی دیکہا کہ جب
تلک اوسی ایسا اختیار رہیگا کسیکو مجال نہوگی کہ اوسپر نالش کرسکے

انہون نی لکھہ بھیجا کہ اسی گرفتار کرکر مع اوسکی عیال و اطفال کی کلکتہ کو روانہ کردین اور جمیع کوا غذ اسکی پکڑے جاوین دس دن بعد مسندنشین ہونے ہیسٹنگز صاحب کی ارباب کونسل مین یہہ احکام بوقت شب کے اسکی پاس بھیجے صبح کو اسنے مڈلٹین صاحب رزیڈنٹ مرشدآباد کو لکھا کہ وہ محمد رضا خان کو کلکتہ مین بھیجدے حسب الحکم اوسنی مع اوسکے اہل و عیال کی کشتی پر سوار کردیا اور اوسکا کام آپ نی لیا ایک ارباب کونسل مین سے حیٹ پور مین بھیجا گیا تاکہ اوسکے وہ آنے تک وہان رہتا اور اوسی سبب اس حال کے سے مطلع کرتا ہیسٹنگز صاحب نی بہی اسکو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ چونکہ مین نوکر سرکاری ہون اس لئی سوای بجاآورے احکام اونکے کے کوئی چارہ نہین اور قطع نظر امور سرکاری کے مجہی تم سی محبت دلی ہی اور چونکہ شتاب رای نایب دیوان بہار پر بہے شنبہ تہا اسلئے وہ کلکتہ کو بلایا گیا اور روبکاری اوسکی جلد ہوگئے اسپر کسیطرح کا الزام ثابت نہوا اور آبرو کے ساتہہ خلاص ہوا مورخ محمدی اس زمانہ کا اگرچہ اسکی نظم و نسق کا بہت مدح خوان ہے لیکن وہ بہی لکھتا ہے کہ اسنی مثل دیگر افسران ہندوستانی کے ایام عروج مین بہت روپے ظلم سے لیا عوض اسکی ہتک عزت کی صاحبان کونسل نے اوسے خلعت اور خطاب رایے رایان بہار کا عطا کیا کہ اس بی عزتی سے وہ بہت شکستہ دل ہوگیا قدر منزلت شتاب رای کی جمیع نوکران ہندوستانی سی جو علاقہ سرکار مین تہی زیادہ تہی اوسی اپنی عہدہ سی معطل ہوکر واسطے روبکاری کے کلکتہ مین جانا بہت شاق معلوم ہوا وہ پٹنہ مین اگر اوسی رنج و قلق مین مرگیا اور ✢

اوسکا بیٹا راجہ کلیان سنگہ بجای اوسکی مقرر ہوا باشندے پٹنہ سکی
واسطے انگوروں کے جو وہان بہت عمدہ ہوتے ہین اور جنکی سبب سے
وہ جای بہت مشہور ہے متابراے کے ممنون ہین اور اوسنی اس
اضلاع مین درخت انگور وخربوزہ کی زراعت کروائی تہی تحقیقات مقدمہ
محمد رضاخان کی بہت دنون تک رہی نندکمار ایک بدنام اوسکا مدعی ہوا
چونکہ یہہ شخص مکروفریب مین بہت طاق تہا اس لیے یہہ بات اولا معلوم
ہوئی کہ مدعی علیہ حقیقت مین مجرم ہتا پر چند بعد تفحص و تفتیش دو سال
کے اوسکی بیقصوری ثابت ہوئی لیکن سرکار نے اوسی پہر نوکر نرکہا جبکہ
وہ مرشدآباد کو پہر آیا اوسکا عہدہ نظامت تقسیم ہوگیا تربیت و تعلیم
نواب کی منی بیگم کے ذمہ ہوئی اور خرچ خزانہ پر ہیسٹنگز صاحب نے گرد داس
پسر نندکمار کو مقرر کیا راے اکثر صاحبان کونسل کی اوسکے تقرر پر نہ تہے
کیونکہ اونکی یہہ حجت تہی کہ گرد داس ایک مرد نوجوان ہے اور مقرر کرنا اوسکا
گویا مقرر کرنا اوسکی باپ کا جسپر انگریزون کو اعتماد نہ تہا ہی لیکن ہیسٹنگز
صاحب نی اونکی بات نہ مانی آخر کار اوسپر بدنامی بسبب سلوک اس خاندان
کی عاید ہوئے انگلنڈ مین کاروبار کمپنی معرض خطر مین اگیا عرصہ پانچ برس
مین بہت بے انتظامی ہندوستان مین واقع ہوئی کلائو صاحب نی سنہ
سترہ سو سٹسٹ ۱۷۶۷ مین ولایت کو مراجعت کی اور سترہ سو بہتر ۱۷۷۲ کو ہیسٹنگز
صاحب یہان مقرر ہوتے اس عرصہ مین طریقہ صاحبان ڈائرکٹر انگلنڈ مین بہت
بگڑ گیا تہا حالت افلاس مین صاحبان کمپنی نے ساڑھے بارہ روپے
سیکڑا صاحبان مال کو جسکو وہ اپنے ایام عروج مین بہ مشکل لیتے

دینا ٹھیرایا بعد اس کام ہیو قوف کی اونہون نی اپنی خزانہ کو دیکھا اور
اوسی خالی پایا اونہون نی لاچار ہوکر بنیک اوف انگلنڈ سے چالیس لاکھ
روپے قرض لیا اور پہر بیس لاکھ روپے اور لیا اور انجام کار وہ
وزیر با منصرم امور بادشاہ بے پاس گئی اور ایک کروڑ روپے قرض لیا جبکہ
احوال ابتری کاروبار کمپنے کا افشا ہوگیا صاحبان پارلیمنٹ نے اون کا
بندوبست آپ کرنا چاہا کیون کہ اونہون نی ابتک مقدمات ہندوستان
کی طرف رجوع نہین کی تہی ایک کمیٹی واسطی تفحص ان خرابیون کی جو
عملدارے کمپنے سے واقع ہوئے تہین مقرر ہوئی بعد اونکی رپوٹ کی
رای صاحبان منتظم کی مقتضے انقلابات کلی کی ہوتے اونہون نی بہت سے
تدبیرین واسطے بندوبست کی صاحبان پارلیمنٹ کو پیش کین جسکے
اجراے ہونے مین صاحبان ڈائرکٹر حتے المقدور متعرض ہوئی لیکن
اونکی بیداد و ضائع اور بی انتظامے نے ایسی شہرت پائی تہی کہ سب آدمی
اوسنی ناراض تہی اور اس لحاظ سی صاحبان پارلمنٹ نی رای صاحب منصرم
کو مستحسن جانکر منظور کیا انتظام کمپنے مین بالکل انقلاب انگلستان اور
ہندوستان مین ہوگیا اب بسبب تبدیلے طریقہ انتخاب صاحبان ڈائرکٹر
کی خرابیان جو انگلنڈ مین واقع ہوا کرتے تہین موقوف ہوگئین اور یہہ بات
مقرر ہوئے کہ ہر سال چہہ صاحبان ڈائرکٹر اپنے عہدہ سی معزول ہوین
اور چہہ بجاے اونکے اور قائم ہون اور کہ گورنر بنگال گورنر جنرل ہندوستانی
یعنے مختار کل ہوتا اور باقی پریسیڈنسان یعنے احاطہ ملکے کاروبار مین
اس کے اطاعت کرتے چون کہ گورنر اور صاحبان کونسل

مین اکثر خلاف رہتا تھا اسلئے یہہ بات ٹہیرے کہ گورنر جنرل فقط حکم ران
فورٹ ولیم کا ہوتا گورنر جنرل اور ارباب کونسل اور صاحبان جج کو
تجارت سے ممانعت ہوگئی اور بنابرین تنخواہ اوسکی ڈہائی لاکہہ روپیہ
سالیانہ مقرر ہوتے اور صاحبان کونسل کی اسّی ہزار روپے نوکران
کمپنی اور نوکران شاہی کو لینے پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان
ڈائرکٹر کو حکم ہوا کہ جمیع کواغذات ریاست کی جو ہندوستان سے بہیجا کرین
منصرم شاہی کو پیش کیا کرین باب منصفے مین یہہ بات تجویز ہوئی کہ سپریم
کورٹ یعنی عدالت اعلے کلکتہ مین مقرر ہووی اور اسمین چار آدمی
رہین اونمین سی ایک کو جو اول درجہ مین ہے اسّی ہزار روپیہ سالیانہ ملین
اور باقی تین کو ساٹہہ ہزار روپے اختیار کمپنی کا حاکمین اس محکمہ پر کچہہ
نہ تہا کیونکہ وہ نوکر بادشاہی تہی اور اس عدالت مین قوانین انگلستان
انگریزون پر عمل مین آیا کرتے تہی یہہ حکم ہوا کہ آئین پارلمنٹ باب انتظام
ہندوستان مین پہلے اگست سنہ سترہ سو چوہتر کو جاری ہو بعد تعمیل
ان احکام کے اختیار گورنر بنگال بسبب گورنر جنرل ہونیکے واسطے بندوبست
تمام ہندوستان کے ہوا لیکن چونکہ ہمین ایک تواریخ مختصر بنگال کی لکہنی
منظور ہے اسلئے ہم خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کرینگے اور وہ شخص جسکو
دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ ممتد اور ضلاع مختلفہ مین واقع
ہوئین تہین مطلوب ہووی دیکہو حاشیہ دوم آخر کتاب مین کہ تواریخ
ہندوستان کو دیکہے ہسٹنگز صاحب نے بندوبست بنگال اس خوبی
سے کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہوگیا باوصف اس لیاقت اور کاردانی کے

کے اوسکی ولایت مین مخالف بہت تہی اور وہ اشخاص جو کاروبار ملکی سے
ناواقف تہی اوسکی بندوبست کو زبون جانتے تہی بارویل صاحب جو پیچ
ہندوستان کی امورہ اہل قلم مین داخل ہوا تہا اور کرنیل من سن و سر جان
کلیورنگ اور فرانسیس صاحب حاکم سپریم کونسل اور شریک ہیسٹنگز صاحب کے
ہوئی یہہ تینون صاحب ہیسٹنگز صاحب کی مخالف ہوکر ولایت سی چلی اور
اسکی تدابیر کو چشم دشمنی سے دیکھنے لگے کہ وہ مدراس مین پہنچی اونکی اونہیں
ایک دوستانہ خط لکھا صاحب کلان کونسل کچہری کو واسطے پیشوائی اونکی بھیجا
گیا اور ایک مصاحب کورنر جنرل کا بہی انکی تواضع و تکریم کی لئے روانہ ہوا ہنگام
وارد ہونی اونکی کے کلاوصاحب اور وین سٹارٹ صاحب سی تعظیم اونکی
زیادہ ہوئے سترہ تلکین سلامی کی سر ہوئین اور جمیع صاحبان کونسل نے
انکا استقبال کیا لیکن وہ باوجود اس مدارات کی بہی ناراض رہی اونہون نے
صاحبان ڈائرکٹر سی شکایت کی کہ موافق ہماری قدر کے ہماری تعظیم نہولے
اور فوج واسطے ہماری استقبال کی نہ نکلی اور سلامی ہماری خاطر خواہ نہ اوترے
اور ہمین ہیسٹنگز صاحب کی گہر مین اوتارا اور خانہ کونسل مین نرکہا اور
نہ تقرر بندوبست جدید کا بخوبی مشتہر ہوا تہا یہہ تینون اصحاب کونسل خونہوین
اکتوبر کو کچہری مین پہنچی اور پانچ روز بعد کلکتہ مین داخل ہوئے لیکن
بارویل صاحب اتبک نہین آئے تہی اس لئے اونہون نے ایک
اشتہار بندوبست جدید کا دیا تہا اور کاروبار کو بیسوین تاریخ یوم دوشنبہ
تک ملتوی رکہا جبکہ کونسل جمع ہوئے ہیسٹنگز صاحب نی آگہی اونکی
جوامور ہندوستان سی بالکل جاہل تہے نقشہ کیفیت کاروبار

لینی کا ڈال دیا روز جمع ہونے کونسل کے سے قضایا شروع ہوگئی جنکی سبب سے سات برس تک سلطنت ہندوستان مین خلل رہا بارویل صاحب تنہا دوستدار گورنر جنرل کا تہا اور باقی تینون اصحاب کونسل ہمیشہ اوسکے بات مین خلاف کرتے اور چونکہ یہہ لوگ زیادہ تہے اسلیے گورنر کی کچہہ بات پیش نہ آتی تہی اور بالکل اختیار انکا ہوگیا وہ ایسی باتین جنمین کہ اہانت ہیسٹنگز صاحب کی متصور تہی تجویز کرتے تہے اور وہ اکثر سوای خصومت کے خلاف عقل ہوا کرتی تہین ہان یہہ بات ایک بہت تعجب کی ہی کہ چہہ برس تک یعنی شروع بندوبست پارلمنٹ سے سنہ سترہ سو استی تک مخالف حاکمین سے سلطنت بالکل برباد نہو ئی دو دن بعد جمع ہونی کونسل کے مخالفین ہیسٹنگز صاحب نے مڈلٹین صاحب کو لکہنو سے جسکو صاحب موصوف نے وہان کا رزیڈنٹ کیا تہا طلب کرنا چاہا اور برخلاف عہد وپیمان ہیسٹنگز صاحب کی اونہین نواب لکہنو سے زیادہ لینی کی خواہش ہوتی اوسنے اونہین سمجہایا کہ وہ ابہی توقف کرین اور ایسی امر سے بہت قباحتین پیدا ہونگی کیونکہ لوگون پر یہہ بات ظاہر ہو جاوے گے کہ حاکمین ریاست مین اتفاق نہین ہے اوس نے یہہ کہا کہ اہل بلاد گورنر کو حاکم کلان جانتے ہین اور جب کہ وہ دیکہین گے کہ اوسکو کچہہ اختیار نرہا تو البتہ ہماری نا اتفاقی اون پر ثابت ہو جاویگی لیکن صاحبان کونسل نے اپنی ہی بات کے اور ان طورون سے اونکے ہو توسنے اور کم حوصلگی لوگون کو معلوم ہوتے ہندوستانی فساد ارباب کونسل اور جاتے رہنے اختیار ہیسٹنگز صاحب کو جو چند روز پیشتر بالکل

مالک تہا جلد دریافت کر گئے اُس سے تئے وہ لوگ جو اوسکی فیصلے سے
ناراض ہوئے تہے فرانسیس صاحب اور اوسکی شریکون پاس اسکی نالش لیگئی
جسکو اونہون نی بدل سنا اوسوقت مین زوجہ نالکمُند راجہ نیر دوان مرحوم
کی معہ بیٹی اپنی سکے کلکتہ مین آئی اوسنی ایک عرضی باینمضمون دی کہ مجہسے
نو لاکہہ روپیے انگریزون نے اور اونکے عملہ نے راجہ کی مرنی سی اتبک رشوت
مین لئی جس مین پندرہ ہزار روپیے ہیسٹنگز صاحب مین آئی اوسنی اس عورت کا
کاغذ حساب بنگالی اور فارسی مین طلب کیا لیکن وہ ایک جہہ پیش نکر سکے
اتبک خلعت والقاب گورنر صاحب مرحمت کرتی تہی لیکن دشمنان ہیسٹنگز
صاحب نے واسطے اوسکے اہانت کی بیٹے راجہ مرحوم کو خلعت اپنی ہاتہہ سی
عطا کیا مہتمین ہیسٹنگز صاحب کی لئی انعام مقرر کیا گویندگان تمام اطراف
بنگالہ سے بلاتے گئے بہت سی اقرار اور بہتان ایکہے ہوتے ایکشخص نے
عرضے اس مضمون سکے گذرانے کہ فوجدار ہوگلی کی بہتر ہزار روپیے سالیانہ
سرکار سے مقرر ہین جس مین سی چہتیس ہزار ہیسٹنگز صاحب لیا کرتی ہین اور
چار ہزار انکا دیوان درخواست دہندہ کو یہہ عہدہ بتیس ہزار روپیے سالیانہ
پر منظور ہے یہہ دعوے سب بے معنے ہے جسکو ہر شخص کہ جو حال ہندگان
اُس ولایت سی واقف ہو معلوم کر جاوے مسموع ہوا تا بدگذریے
اور معاندین ہیسٹنگز صاحب نے کہا کہ مقدمہ تمام ہوا فوجدار موقوف ہوا اور
یہہ عہدہ باوجود کمی تنخواہ سکے گویندہ کو نہ ملا بلکہ اور شخص مقرر ہوا
اوسیہی مہینی مین ایک اور نالش آئی کہ منی بیگم نے نو لاکہہ روپیے کا
حساب نہین دیا جب کہ اوسے بہت تنگ کیا اوسنی کہا کہ مین سنے

ڈیڑھ لاکھہ روپے ہسٹنگز صاحب کو جب کہ وہ مجھی مسند ریاست پر بٹھانے
کو آئے بطور ضیافت کی تواضع کیا ہسٹنگز صاحب نی اظہار کیا کہ وہ
روپی خرچ سرکار مین اوٹھا اور کہ رقم اوس خرچ کی سرکار کو بچ رہے
اور بھی یہہ کہا کہ نواب بنگالہ جب کبھی کلکتہ مین آتا اوسی ہزار روپے روز
خرچ کا ملتا تھا یہہ اظہار ہسٹنگز صاحب کا کچھہ خوب نہ تھا کیونکہ اور
کوئی حجت نہ تھی کہ روپیہ سواے خرچ سرکاری کی اور طور سے صرف ہوے
جبکہ یہہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک نالش برخلاف ہسٹنگز صاحب کی مسموع
ہوتے سے نندکمار نے بھی جو ایک مرد بدنام تھا اوس پر نالش کے
اوسنی اظہار کیا کہ گورنر جنرل نے ساڑھی تین لاکھہ روپی منی بیگم کو
مسند ریاست پر لانے اور میری بیٹے گرو داس کو نواب مرشدآباد کے
مختار کرنے کے واسطے لیے فرانسس صاحب اور اوسکی رفقا نی نندکمار
کو گذارنے گواہون کی لیے کونسل مین طلب کرنا چاہا ہسٹنگز صاحب نے
جواب دیا کہ وہ میرا مدعی ہوکر اوس عدالت مین جہان کہ مین حاکم ہون آنی
نپاویگا اوس نی کہا کہ مین عہدہ گورنری کو ایسی نالایق تابعداری
سی ہندوستانیون کے آنکھہ مین حقیر نکرونگا اور اوسیوقت یہہ بھی
کہا کہ مین مقدمہ سپرد صاحبان سپریم کورٹ کے کردونگا ہسٹنگز
صاحب کونسل مین سی اوٹھہ گئے اور بارویل صاحب نی اوسکی معیت
کی فرانسس صاحب اور اوسکی رفقا نی بعد روانگی صاحبین موصوفین
کے نندکمار کو اندر بلایا اور اوسنی ایک خط پڑھا اور کہا کہ اسمین منی بیگم
نے جتنا روپے کہ رشوت دیا تھا مجھی لکھہ بھیجا سے ڈھائی اولاسکی صاحب

نے ایک خط جسکو منی بیگم نے خود صاحبان کونسل کو لکھا تھا نکالا اور اوس خط سے مقابلہ کیا مہرون مین مطابقت ہوتی لیکن نوشت ایک سی نہ تہی بعد مرگ نند کمار کے اوس کا فریب ظاہر ہوگیا اوسکے ہان سے ہو بہو جعلی جمیع امیران بنگالی کی نکلین اس مین کچھہ شک نہین ہی کہ وہ خط جعلی تہا اور منی بیگم نے اوسپر مہر نہین کی تہی بلکہ نند کمار نے خود دست کر لی تہی ارباب کونسل نی کہا دعوی نند کمار کا صحیح ہے اور حکم دیا کہ ہیسٹنگز صاحب ۵۰ روپے واپس کردین جسکو اونہی انکار کیا اونہین ایام مین کہ یہہ مقدمہ دائر تہا ہیسٹنگز صاحب نے سپریم کورٹ مین نند کمار پر نالش سازش کی تینون صاحب کونسل واسطے حقارت ہیسٹنگز صاحب کے خود اسکے گہر گئے اور یہہ بات آج تک نہوئی تہی کئی برس تک فرانسس صاحب اور اوسکے رفقا مخالفت ہیسٹنگز صاحب اور تباہی ملک مین ساعی رہے نند کمار پر کمال الدین نامی شخص نے نالش سپریم کورٹ مین لگائی کہ اوسنی نام میرا ایک دستاویز جعل پر کیا ہے نند کمار کا جرم ثابت ہوا اور جولائی سنہ سترہ سو چہتر مین پہانسی ملی اہل اس دیار کو بہت تعجب ہوا جب اونہون نے دیکہا کہ ایسے امیر کبیر ہندوستانی کو جو برہمن تہا شہر کلکتہ مین پہانسی پائی امیران ہندوستانی مین سی اولا اوسیکو انگریزون نے پہانسی دی تہی یہہ منقول ہے کہ ایک لاکھہ سے زیادہ بنگالی اوسکے مقتل پر جمع تہے اونہین یقین تہا کہ وہ مارا نجائیگا لیکن جبکہ اونہون نے دیکہا کہ وہ مارا گیا تب وہ اپنے پاک کرنیکے لئے دفعۃ دریا کو بہاگ گئے لوگون نے کہا کہ نند کمار کو ہیسٹنگز صاحب نے

مروایا تہا کیونکہ اونکو یقین تہا کہ اوسنے اسمقدمہ مین سعی کی تہی حقیقت مین یہہ بات سپریم کورٹ کی تہی اور یہہ ایک منجملہ اون نالشون مین سی تہی جو برخلاف اوس محکمہ کی کئی برس بعد ہوئین اور یہہ بات بیشک سے کہ نند کمار بہی ایک مفسدین بنگالیون مین سی تہا گورنران بنگال کو اوسپر جو ایک بعد دوسرے کے مقرر ہوتے تہے اعتماد نرہا اوسکی نمک حرامی دریافت ہوئی کہ وہ دشمنان انگریزون سے خط وکتابت رکہتا تہا لڑائی بلا سی سے وہ سازش ہرایک گروہ سے کرتا تہا باین ہمہ اوصاف وہ پہر بہی ظلم سے مارا گیا وہ جرم جسمین کہ سپریم کورٹ نی فتوی اوسکی مارنیکا دیا یہہ چار برس پیشتر مقرر ہونیسے اس عدالت کے اوس سے سرزد ہوا تہا اور اوس حالت مین وہ محکوم اوسکا نہ تہا علاوہ اس سے بموجب شریعت اہل ہنود کی بہی یہہ جرم قابل قتل کے نہ تہا اسی لحاظ سے وہ خلاف عقل و انصاف کے مارا گیا لیکن وہ بڑی ثروت مین ہوا بہت سی خدمتون پر وہ مامور ہوا اور اونمین اوسنے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کی دولت جمع کی جب کہ خلاصہ کیفیت مقدمہ محمد رضا خان کا ولایت مین پہنچا صاحبان ڈائرکٹرنے لکہا کہ ہمارے نزدیک اوسکی بیقصوری اور فریب نندکمار کا ثابت ہے اوہنون نے حکم دیا کہ گروداس مختاری نواب سی موقوف کیا جاوے اور محمد رضا خان بجاے اوسکے مقرر ہو سپریم کونسل نے یہہ دیکہکر کہ اوہنین عدالت صدر نظامت کلکتہ مین اب اجلاس کرنیکی فرصت نہ تہی چاہا کہ وہ تدبیر قدیم اسپنے پہر عمل مین لاوین اور بند وبست

عدالتہا سے فوجدارے اور پولس حوالہ ایک ہندوستانی کی کردین ۱۷۷۳
سبب سے یہہ عدالت مرشدآباد سی کلکتہ کو گئے اور محمد رضا خان اوسکا
رئیس ہوا اراضے واسطی پانچ برسکی سنہ سترہ سو بہتر سے اجارہ ۱۷۷۲
دی گئی اور کہہ دیا گیا کہ محصول بتدریج بڑھے گا لیکن یہہ بات اول ہی برس
مین معلوم ہو گئے کہ زمینداروں نی اپنی حوصلہ سی زیادہ کا ٹہیکہ لیا تہا نہ
باقیات محصول بہت ہو گئے بعد پانچ برسکی سرکار نی لاچار ہو کر ایک
کروڑ اٹہارہ لاکہہ روپے معاف کردیا اور تس پربہی ایک کروڑ بیس
لاکہہ روپے باقی رہ گیا اور اوسکی کوئی صورت وصول کی نہ تہی دونو گروہ
کونسل نی اپنی اپنی تدبیرین درباب بندوبست جدید کی ولایت کو لکہہ بہیجین
لیکن صاحبان ڈائیرکٹرنے دونون رایون کو مسترد کیا جب کہ میعاد
پٹون کی سنہ سترہ سو ستتر مین ہو چکی تب حسب الحکم اونکے کی اراضی ۱۷۷۷
باجارہ ایک سال کی دی گئی یہہ طور اجارہ سال بسال کا سنہ سترہ سو ۱۷۸۱
بیاسے تک رہا واسطے اس بندوبست کی یہہ قاعدہ تجویز ہوا کہ تشخیص
آمدنی تین سال سابق پر بنا محصول کی ہو اور ہر صورت اراضی
زمینداران قدیم کو جہان تک کہ ہو سکی دیے جاوے ستمبر سنہ سترہ ۱۷۷۶
سو چہتر مین کرنیل منسن موا اور ہسٹنگز صاحب کی دو حصے دشمن رہگئی
اوسکا دخل پہر صاحبان کونسل مین ہوا انجام سنہ سترہ سو اٹہتر ۱۷۷۸
مین نواب مبارزالدولہ سن تمیز کو پہنچا اوسنی سپریم کونسل کو لکہا
کہ وہ محمد رضا خان کو موقوف کردین کیونکہ وہ مجہسی بدرستی پیش
آتا ہے وہ بموجب راے ہسٹنگز صاحب سے معطل ہوا اور

عہدہ نایب صوبہ دارا کے گورنر ہا نواب کی گھر کے بندوبست کا اختیار
منی بیگم کو ہوا اس انتظام سے صاحبان ڈائی رکٹر بہت ناخوش ہوئے
اونہون لنے فورا بعد سننے اس خبر کے پہر اس عہدہ کو مقرر کرکر
محمد رضا خان کو اسپر بحال کیا منی بیگم اپنے خدمت اتالیقی
سے موقوف ہوئے آٹھوان سال صدی اٹھارہوین کا تواریخ بنگالہ مین
مشہور ہے کیون کہ اوسے سال مین اولا کتابین حرفون بنگالی مین چھپنی
شروع ہوئین این ہیل ہیڈ صاحب جو ایک شخص بہت مستعد و
ذی ہوش تہا ہندوستان مین زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر سنہ
سترہ سو ستر مین آیا اور تمام زبانین اس ملک کی سیکھین اوسنی
انمین ایسی دستگاہ پیدا کے کہ کسے فرنگی کو پیشتر اوس سی حاصل ہوئے
تہی سترہ سو بہتر مین نظم و نسق ملک کا انگریزون کو اختیار ہوا اور
جب سے سے ہیسٹنگز صاحب کی رائے مین یہہ بات آئی کہ اونہین اب
قوانین اس ملک سی واقف ہونا ضرور ہے ہیل ہیڈ صاحب کی دستگیر سے
اوسکی سی ایک کتاب مشتمل قوانین ہندو او مسلمان کے تیار کرکر سنہ
سترہ سو چہتر مین چھاپی اوسنے بنگالے زبان سیکھنے مین بہت
سعے کے شاید کہ یہہ شخص انگریزون مین سی جنہنے کتب درسی اس زبان
کی تحصیل کین اول شمار کیا گیا ہے سترہ سو اٹہتر مین اوسنی ایک
کتاب قواعد بنگالی مین چھاپی وہ ہوسگلی مین مطبوع ہوئی کیونکہ دارالامارت
مین اب تک کوئی چھاپہ خانہ نہ تہا سابق مین چارلس ولکن صاحب سنے
جسکا نام اب تک زندہ ہے زیج سیکھنے زبانون اس ملک کے بہت

کوشش کی تھی وہ ایک بڑا دستکار اور ایک مرد عالی حوصلہ تھا اوسنی اپنی
ہاتھ سی نقوش حروف بنگالی ڈھال کر تیار کئی اور بانی اول طبع مین لانی ان حروف کا
وہ تہا اور اوسنی قواعد ہیل ہیڈ صاحب کے جو اوسکا دوست تہا چھا پے
بسبب قضیہ سپریم کورٹ اور ناظمین کمپنی کے کئی برس تک یہہ ملک تباہ
رہا یہہ عدالت سترہ سو چوہتر مین مقرر ہوئے اور محکوم ریاست کمپنی کی
نہ تھی اصحاب سپریم کورٹ ولایت سی بخیال اسبات کے کہ رعایا ہ
ہندوستانی پر بہت ظلم و تعدی ہوتا ہے اور کوئی چارہ واسطی رفع
ان مصایب کی سوای تقرر اس عدالت کے نہین ہی چلے ہر گاہ
مصنفین عدالت مسطورہ کی چاندپال گہاٹ پر اوترے اور بنگالیون
کو برہنہ دیکھکر ایک نے صاحبان موصوفین مین سے دوسرے کو
کہا دیکھو بہائی کیا ظلم لوگون پر ہو رہا ہے اور کہ عدالت سپریم کورٹ
بروقت ضرورت کی مقرر ہوئی تھی اور مجھے یقین ہے کہ چھہ مہینے کا اس
عدالت پر نہ گذریگا کہ رعایا اس بلاد کی ایسے آسودہ اور مرفہ حال ہو جاینگی
کہ جوتی اور جراب پہننے لگین گے حکم اس عدالت کا تمام
انگریزون پر کہ بند مین تھی اور ہندوستانیون پر جو کہ اندر کہائی مرہٹہ کی رہتی تھے
تہا اور بہی زیر حکم اس محکمہ کے جمیع مردمان بواسطہ یا بواسطہ نوکر کمپنی
یا نوکر انگریزے رعایا کے تھے بموجب فقرہ مرقومہ الصدر کے وہ
امور اہل بلاد مین جو خاص واسطہ اس ملک مین رہتے تھے دخل دینے
لگے حاکمین اس محکمہ نے کہا کہ باجگذار نوکر کمپنی ہین یہہ قصور صاحبان
پارلمنٹ کا تہا جنہون نے حد انکے اختیار کی مقرر نکی تھے صاحبان

پارلمنٹ نے دو عدالتین جدا جدا مقرر کین جمہن چند روز نگذرنے
پائے کہ فساد برپا ہوگیا سپریم کورٹ نے تھوڑے دنون بعد جلاس
اپنے کے حکومت اپنی بڑہانی چاہی جو شخص اس عدالت مین آنکر قسم
کہا کر کہتا کہ فلانا زمیندار میرا مقروض ہے اور بانسو میل کے اندر
کا رہنے والا اوسی وقت پروانہ اوسکی گرفتاری کا جاری ہوتا اور
قید کیا جاتا بارہا جس شخص نے اصرار کیا کہ مین زیر حکم سپریم کورٹ
کے نہین رہتا ہون اوسی رہائی ہوگئے لیکن اوسکی ہتک کا کچھہ تدارک
نہوا ثمرہ اس نہج کی حکومت کا جلد ظاہر ہوگیا رعایا جو بخوشی محصول
نہین دیا کرتی ہے یہہ حال زمیندارون اور ٹہیکہ دارون کا دیکھہ کر
بالکل محصول دینے سے انکار کر گئے اول سال اجلاس اس عدالت
کے پروانے اس قسم کے ہر ضلع مین جاری ہوئی ایک بڑی پریشانی
ملک پر پڑ گئی اور لوگون نے اپنے تئین ایک نئی بلا مین مبتلا پایا وہ اس
قانون سی بالکل بموجب جسکے کہ وہ کلکتہ مین واسطے استغفار حال کے
طلب کئے جاتے تہے یہہ جاہل سی لوگ تفتیش وحوش سی مانوس تہی گورنر
جنرل اور اوسکے کونسل نے دیکھا کہ اب ہمارا اختیار بسبب غلبہ سپریم کورٹ
کے جاتا رہا لیکن وہ انکا مقابلہ نکرتے تہے حاکمین عدالت مرقومۃ الصدر
نے کہا کہ ہم نوکر بادشاہی ہین اور کسی نوکر کمپنی کو برابر ہمارے اختیار
نہین ہے اور دہمکایا کہ جو شخص ہمارے اطاعت نکریگا اوسی ہم تہمت
نمک حرامی لگاتین گے آخر کار ایک مقدمہ پیش ہوا جس سے کہ قضیہ معرض
خطر مین پہنچا مارچ سنہ سترہ سو اسی مین یہہ ماجرا واقع ہوا وسے

اثنا میں انگریزون ساکنین کلکتہ اور گورنر جنرل نے ایک عرضی صاحبان پارلمنٹ کو لکھے کہ وہ تعدے سپریم کورٹ کا کوئی علاج کرین اسبات مین بہت خوض اور تکرار رہے اور ایک آئین نو جاری ہوئی جس سی کہ اختیار کل جو سپریم کورٹ کی تمنا تہی جاتا رہا قبل اجراے اس قانون کی مسٹنگز صاحب نی وسیلے خاموشے سپریم کورٹ کی ڈہونڈے اور حاکمین عدالت کو لقمہ تر دیکر راضی کیا انہنے الیجا امپی صاحب حاکم اول عدالت مسطورہ کو باضافہ پانچ ہزار روپے مہینے اور چہہ سو روپے مہینا کرایہ دفترخانہ کا مقرر کرکر جج اول عدالت دیوانی کا کیا اور دوسری حاکمین مین سے ایک کو اوپر عہدہ جدید کے جیسا مین جو ڈچ سے لڑکر انگریزون نے لیا تہا ممتاز کیا بعد ازان تہوڑے دنون تک صاحبان کورٹ نے کسی طرح کا مناقشہ نکیا اس عرصہ مین مسٹنگز صاحب نی محکمات اس دیار کو بہت رونق دی اس نی ہر ضلع مین واسطی سماعت مقدمات کے دیوانی عدالتین مقرر کین اور صاحب کلکٹر کو فقط تحصیل کا اختیار رہا الیجا امپی صاحب نے صدر دیوانی عدالت مین اجلاس کرکر کچہہ قوانین واسطے عدالتون دیوانی کے ترتیب کئے نوبت ان قوانین کی نوسے پر آگئے اور وہ کتاب قوانین کورنولس صاحب کی بنیاد ہوئے جب خبر تقرر الیجا امپی صاحب کی ولایت مین گئے صاحبان ڈائرکٹر اس سی بہت آزردہ ہوے اور اوسے جائز نرکہا وہ دریافت کرگئے تہے کہ مسٹنگز صاحب نے مصلحتا واسطے صلح کے اقرار کرلیا تہا لیکن اونہون نے کہا کہ یہہ بات خلاف سررشتہ سے

الجا امپی صاحب محکمہ سرکار مین واسطے جوابدہی قبول کرنی اس
عہدہ کے طلب کئی گئے مدعی اسکا جلبرٹ الیٹ صاحب کار کی
طرف سی مقرر ہوا جو بعد ازان ملقب بہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان
ہوا اونیسوین جنوری سنہ سترہ سو اسّی مین اول کاغذ اخبار ہندوستان
مین بلدہ کلکتہ مین چھپا چار برس بعد اس واقعہ کی مسٹر کلنز صاحب نے
بمطلب درستی مقدمات بنارس و اودہ کی بنگالہ سی کوچ کیا اور
حیدر علی نے راجہ میسور سے جنگ کی اور تمام ہندوستان مین معاملات
کرلئے صاحبان ڈائرکٹر اور صاحبان پارلمنٹ کو اوسکے معاملات
اضلاع مغربیہ کے مقبول نہ پڑی اور اوسی بہت سرزنش کی اور یہ بات
پارلمنٹ یعنے خانہ پنچایت مین پیش ہوئی کہ وہ واسطے جوابدہی تک
اور فوت کرنے فواید ولایت کے طلب کیا جاوی لیکن اسپر سب
متفق نہوئے تھے اسلئے وہ اپنی جا پر قایم رہا اوسنی سفر تالی اودہ
کا انجام سترہ سو چوراسے مین کیا وہ پھر شروع سنہ سترہ سو پچاسی
مین بیچ دار الامارت کلکتہ کی داخل ہوا اور کنجیان خزانہ اور فورٹ
ولیم کے میکفرسن صاحب کی جو اوسکا جانشین تہا تفویض کر کر ولایت
کو روانہ ہوا اور ماہ جون مین وہان پہنچا کلیوند صاحب مربی اور خیرخواہ
ہندوستان نی سنہ سترہ سو چوراسے مین رخت ہستی کا اس
دار فانی سے اوٹھایا وہ نوجوان ولایت سی زمرہ اہل قلم مین داخل
ہوکر ہندوستان مین آیا تھا اور چند روز بعد اسکے پہنچنے کے وہ
ضلع بھاگلپور مین مقرر ہوا جنوب اس مقام کی ایک پہاڑ واقع ہیے

جس مین کہ وحشی لوگ رہا کرتے تہی اور وہ ظلم و تعدی اپنے ہمسایون
سے نہایت تنگ تہے اوسنی ارادہ انکے تعلیم اور ترقے کا کیا اور ان
کی آسودگے مین جہان تک اوسکا مقدور تہا کوشش کے اور اسمین وہ
کامیاب ہوا اور صورت اوسکی کچہہ اور ہو گئے اور شرارت مزاج پہاڑیون
کی جو ہمیشہ پہاڑ رہتے اور ترکرا ون شخصون کو جو اون پر دست درازی و ظلم
کرتے تہے لوٹتے تہے بصلاحیت مبدل ہوئے آب و ہوا اس ضلع
کی بسبب نہونے زراعت کے مرض خیز تہے کلیوند صاحب بیمار پڑے
اور لاچار ہو کر سمندر کو گئے وہین اوس نے اونتیس برس کی عمر مین انتقال
کیا صاحبان ڈائی رکٹر نے واسطے یادگار رہے شعور و لیاقت اس
شخص کے ایک مکان عظیم الشان اوسکی مدفن پر بنوایا اور غریب
پہاڑیون نے بہی جنکو اوسنی مودب و مہذب کیا تہا سرکاری اجازت
لیکر ایک مکان اوسکی نام کا بنایا جس سے کہ نیکیان اوسکی یاد رہین سوای
اوسکی اور کوئی مکان ہندوستانیون نے اسطرح کا واسطے کسی انگریز
کے نہین تیار کیا سنہ سترہ سو تراسی مین ولیم جونز صاحب حاکمین
سپریم کورٹ مین بعہدہ ججی کے داخل ہوکر اس ملک مین آیا چونکہ
وہ ایک طالب علم جید تہا اس سلئے وہ اپنے ملک مین معزز و ممتاز تہا
بڑا سبب اس کے آنے کا ہندوستان مین دریافت کرنا تواریخ
قدیم ملت و عادت اہل اس کشور کا تہا وہ بمجرد وارد ہونے کے
مطالعہ سنسکرت مین مشغول ہوا لیکن اوسے پنڈت بمشکل ہاتہہ لگا برہمن
سوا اپنے زبان پاک اور کتب کسے غیر مذہب کو نہین سکہلاتے تہے

بعد بڑے تلاش کی ایک وید جو قوم کا طبیب اور زبان سنسکرت مین بہت مستعد تہا ملا اور بانسور وپیے درماہہ پر سکہلانے کا اقرار کیا اوسنی اس زبان سی بخوبی واقف ہو کر قوانین منو کو زبان انگریزی مین ترجمہ کر ڈالا اوسنی سترہ سو چوراسی مین سوسائٹی اشیاء کلکتہ کو بمطلب دریافت کرنے عادات و زبان اور قوانین قدیمے ہندوستان کے مقرر کیا بہت سے لوگ جو متلاشی ان باتون کے تہی اسکے ساتہہ ہوئی اور اونکی تلاش سی باشندگان فرنگ کو اول علم ان اشیاء کا ہوا ہینگڈ صاحب نے اس سوسائٹی کی بہت سی سعی و مدد کی اور اسمین اول شخص ہوا برابر ولیم جونز کے کوئی انگریز ایسا موجد ہندوستان مین نہ آیا تہا اور باشندگان اس کشور کے جو علم سے بہرہ رکہتے ہین اوسکی نام کی تعظیم کرتی ہین اور عزیز جانتے ہین اس نی دس برس بعد در ود اپنی کے اسملک مین بیچ عمر اونچا اس پر سکی طرف دار سے عقبے کے کوچ کیا بمجرد پہنچنے ہینگڈ صاحب کی بالاتفاق صاحبان ڈائرکٹر نے اوسکی طرز انتظام پر آفرین کی اکثر مقدمات ہندوستان مین اوسکا قصور ظاہر تہا لیکن وہ طریقہ دانائی و ہوشیاری سے برچلا اور سبب اوسکی اس ملک مین جسکو کلائو صاحب نے مفتوح کیا تہا مستحکم کر دیا اکثر قصور جو اوسکو لگاتے تہی اونکا وہ مستحق نہ تہا کیونکہ وہ اسبب روی ہندوستانیون کی سے جنکو اسنی نوکر رکہا تہا وقوع مین آئی گنگا گوبند سنگہ اور کنٹو بابو اور دیبی سنگہ کو اوسکی ایام اقتدار مین بہت اختیار تہا جسمین کہ اونہون نے بہت روپیے جمع کیا دیوی سنگہ ان مین سے

شاید بڑا بے ایمان تہا یہہ ایک ٹہیکہ دار تہا اور اسنی غریب رعایا پر
زیادتی کر کر بہت روپے تحصیل کیا تہا ظلم جو اُس بدذات نی دانا پور
مین کئے تہے ذکر اونکا بے رنج و قلق نہین ہو سکتا ہی ہیسٹنگز صاحب
کو الزام اس تمام تعدے کا لگایا گیا تہا لیکن اہل ہند اسبات سے
خوب واقف ہین کیونکہ اونہین احکام آقا اور شرارت خادم مین بہت امتیاز
ہے آغاز جلوس اسکے سے مسند ریاست پر چہہ برس تک ارباب کونسل
اوسکی مخالف رہے اور جہان تک اون سی بنا اوسے پہنچایا اور حقیقت اور
ذلیل کیا اونہین ایام مین اقتدار اسکا بسبب سپریم کورٹ کی بہت
سے کم ہوگیا لیکن اسنی آزادیے سے کہا کہ مین اون مشکلات سی اس
عہدہ کو چہوڑ ونگا وہ ایسا صاحب ہمت و شجاعت تہا کہ اوسپر کوئے
مصیبت غلبہ نکر سکتے تہے وہ آخر دور اپنے ریاست مین حیدر علے سے
لڑا جس مین کہ تمام آمدنے ملک کی صرف ہوتے بلکہ بسبب احتیاج روپے
کی تکلیف رہی جسکو اسنی لطافت الحیل سے بہم پہنچالیا تہا حاصل
کلام یہہ ہے کہ اوسکے مزاج مین بہت تحمل و استقلال تہا اور نام اسکا
باشندگان اس دیار نے باادب زبان پر لاتے ہین اور آج تک
اپنی اولاد کو تعلیم کرتے ہین کہ وہ نام داران ہیسٹنگز صاحب کا باخلاص
لین سنہ سترہ سوتراسے ۱۷۸۳ مین معاملات کمپنی سے صاحبان پارلمنت آگاہ
ہوئی اور فوکس صاحب وزیر اعظم نے ایک تدبیر واسطے ریاست +
ہندوستان کے پیش کے اگر وہ بات منظور ہو جاتی تو یقین تہا کہ ملک
ہندوستان کمپنے کے ہاتہہ سے نکل جاتا لیکن شاہ انگلنڈ اوسے

مستحسن بجان کر روکش ہوا اور فوکس صاحب اپنی عہدہ سی موقوف
ہوئی بجاے اوسکے ولیم پٹ مقرر ہوا اگرچہ وہ چوبیس برس کا تہا
لیکن تمام باتین مدبرے کے اوسمین موجود تہین اوسنی ایک نئی تجویز
واسطے بندوبست ہندوستان کی نکالی جسکو صاحبان پارلمنٹ و بادشاہ
نے پسند کیا اب تلک صاحبان ڈائرکٹر کو ہندوستان مین بالکل اختیار
تہا لیکن پٹ صاحب نی ایک آئین سنہ سترہ سو چوراسے مین جاری
کے اور موافق اسکی ایک بورڈ کمشنرونکا جو ہمیشہ سے بورڈ
کنٹرول پکارے گئے تہے واسطے امور ہندوستان کی متعین ہوا حاکم جاین
اس عدالت کو شاہ انگلنڈ نے مقرر کیا اور انہین اختیار دیا کہ وہ تمام
کاروبار ہندوستان مین بجز تجارت کمپنی کے مداخلت کرین اوسوقت
سی سلطنت اس ملک کی محکوم ملازمین شاہ اور صاحبان کمپنی کی
رہے *

مارکوس کورن ولیس

ہیسٹنگز صاحب نی امور ریاست تفویض میکفرسن صاحب کے کئی لیکن
صاحبان ڈائرکٹر نے اسکے آنے سے مطلع ہو کر لارڈ کورن ولیس کو
گورنر جنرل و کمنڈر انچیف یعنی مالک کل فوج کا بنایا اسکا خاندان
قدیم سے معزز اور وہ خود صاحب دولت و شعور تہا چونکہ اوسنے
کاروبار سلطنت کے مختلف مقاموں مین سرانجام کئی تہی اسلیے
اوسکو بہت تجربہ حاصل تہا وہ سترہ سو چہاسے مین داخل ہندوستان

ہوا اور اوسکے متعدد کاردانلے سی قضایا سے جنسے کہ حکومت ہیسنگز صاحب کی کم زور ہو گئے تہے جاتی رہی اسنی سات برس تک اس ملک مین بخوبی حکومت کی وہ سلطان بیٹو پسر حیدر سے والی میسور سے لڑا اور ایسا تنگ کیا کہ وہ ایتہے صلح کا ہوا اور جس سے کہ انگریزون کو ایک بڑا حصہ اوسکی ملک کا ملا اور اونہون نی جتنا روپی کہ اس لڑائی مین صرف ہوا تہا لیا انگلستان مین تمامی دشمنان ہیسنگز صاحب نی غلبہ کیا اور آخر کار تیرہوین فروری سن سترہ سو اٹہاسی کو ہاوس کامن نلے ہاوس لارڈ مین اوسکے جرمون اور بد چلنے کی نالش کی یہہ مقدمہ بڑے سونق سے ہوا شاہزادی اور امراز ادے اور امرازادیان جمع ہوئین اور اگلی ہی محفل عظیم الشان کے عقلاے انگلستان اوسکے مدعی ہوئی اوسکی طریقہ حکومت مین بہت سی غور کی گئی اور قبل اس سی کسی بندوبست ملکی مین اسطرح کا تفحص نہوا تہا یہہ مقدمہ سات برس تک پیش رہا تیسوین اپریل سن سترہ سو پچانوے مین ہاوس لارڈ نلے چند باتون مین اوسی ماخوذ کیا اور ماورا اونکے جمیع قصور اوسکے معاف ہوئی بندوبست مستقل آمدنی اراضی بنگال و بہار سی نام کورن والیس صاحب کا ہندوستان مین مشہور رہے صاحبان ڈائرکٹر نلے بسبب تنگدستیونکے جو اکثر تحصیل روپے مین ہوا کرتی تہین دیکہا کہ رعایا بہت تکلیف مین ہے اونہونلے خیال کیا کہ تیس برس سی عدالت دیوانی وہان ہے اور یقین کہ افسران انگریز بابت مین مین خوب ماہر ہوگئی ہون گے اونہون نی صحبت کی کہ یہہ بات مناسب ہے کہ ہم محصول واجبے واسطہ زمانہ ممتد کے معین کردین جسمین منفعت دونو ہمارے و رعایا کے متصور ہے اور کہ تحصیل ایک نہج پر جسکے ہمین بہت آرزو تہے

ہمیشہ رہی لیکن لارڈ لوٹرن ولیس صاحب نی دیکھا کہ افسران ہر بلاد کو باب
محصول مین کما حقہ علم نہ تہا اسلئے اونسنے طریقہ قدیم سالیانہ بندوبست کا ایک
مدت تک جاری رکھا انہین ایام مین اونسنی ایک طومار سوالون کا سب کلکٹرون
پاس بہیجا تاکہ اونکے جوابون سی اوسکو بخوبے حال آمدنی اراضی کا منکشف
ہوجاوے اونکی کوالیف مین بہت نقصان تہا اکثر اونمین کی زبانی مردمان
عملہ سے جنہون نی بہت سا تغلب کیا تہا لکہی ہوئی تہین اگرچہ یہہ کوالیف
معتبر نہ تہے لیکن اورکوئی لے اونسے بہی بہتر نہ ہوسکتی تہی دس برس کے
واسطے بندوبست ہوا اور سبات کا اشتہار دیا گیا کہ اگر صاحبان ڈائرکٹر
اوسکو منظور کرین گے تب یہہ بندوبست مستقل ہوجایگا جان شور
صاحب بڑا ایک ذی عزت شخص اہل قلم مین نمک خواران کمپنی سے
تہا وہ واسطے تیار کرنے ایک کتاب کے باب محصول مین جسمین کہ وہ
بہت ماہر تہا معین ہوا اگرچہ رائے اوسکی مستقل کرنے محصول پر نہ تہی
لیکن حاکمین کو اونسنی تیاری مین بہت سے اعانت کی بندوبست
دہ سالہ مین یہہ بات ٹہیرے کہ زمیندار جو ابتک فقط محصل خراج تہی
وہ مالک زمین کی ہووین اور کہ بندوبست وتحصیل اونکے طور پر ہو بعد ان
تمام باتون کے برانے کواغذ تحصیل کے جو افسران ہندوستانے
پاس موجود تہی دیکھے گئے اور آمدنے سنین سابقہ پر تشخیص کے بہہ
بنا خراج کی ٹہیری تحصیل سائر او تحصیل اختیاری کی ممانعت ہوگئی
زمیندارونکے اسکے معاوضے باتنے حاکمین اعلے نے کہا کہ ہمنے
یہہ بندوبست لاخراج زمین کا نہین کیا ہے اونہون نی ارادہ کیا

کہ اوسکی اسنادین سرکاری عدالتون مین ملاحظہ کی جاوین اور جو کہ اچھی ہوئین اونکو محفوظ رکھین اور جو ناقص ہون اونکو مسترد کرین اور قطعات اراضی والیس لیئی جاوین جب کہ یہہ تدبیر صاحبان ڈائرکٹر کو پیش ہوئی اونہون نی فورا اوسے قبول کرلیا اور لارڈ کورن ولیس صاحبکو لکھہ بہیجا کہ وہ اوسی واسطے ہمیشہ کی مقرر کردین ایک اشتہار بائیسوین مارچ سن سترہ سو ترانوے کو اس مضمون کا دیا گیا کہ تین کروڑ دس لاکہہ نواسے ہزار ایک سو بچاس روپے بنگالہ اور بہار سے ہمیشہ کو تحصیل ہوگا اور چالیس لاکہہ چہہ سو بیاسی روپے بنارس سے مستقل ہوتا محصول کا حق اہل بنگالہ مین خوب ہوا اگر وہ طریقہ قدیم تبدیلی محصول کا جاری رہتا تو رونق اس ملک کی ایسی کبہی نہوتے لیکن اسمین دو برائیان تہین اول یہہ کہ تحقیقات مین اور آمدنے اوسکی بخوبی نہوئی تہی اسلئے بعضے املاک مین جمع بہت بڑی اور بعضون پر تہوڑے دوسرے یہہ کہ کوئی سرانجام واسطے گذاری مزارعین کے قرار واقعی نہوا جن کو بسبب دخل ہونیکے تحصیل مین محصلان ہندوستانی سے جو حال مین زمیندار مقرر ہوئی تہی زیادہ منفعت تہی تواریخ بنگالہ ترانوی سال اٹہارہوین صدی کی بہت مشہور ہے کیونکہ اس سال مین قوانین انگریزی نی اول بنگال مین صورت ظہور اور تقرر کے حاصل کی تہی لارڈ کورن ولیس نی تمام قوانین نافذہ منتشرہ ازمنہ سابقہ کو جمع کرکر ایک کتاب تیار کی اور چند فصول اونکی ترمیم مین لاحق کرکر اوسے چہپوا دیا اور وہ مبنی اور قوانین کی ہوئی قوانین مرقومہ سن سترہ سو ترانوے کے بہت صاف اور بیر مضمون سے تہے اور یہہ موجب توقیر گورنر جنرل کا ہوئے انکا ترجمہ

السنہ اس ملک مین ہوگیا اور وہ تمام دیار مین پھیل گئے اہل بلاد
الی الآن اگرچہ بہت سی قوانین حال سی ناواقف ہین لیکن قوانین
مرتبہ سنہ سترہ سو ترانوے کو مستحضر رکھتے ہین اور بروقت احتیاج
کے اونہین عمل مین لاتے ہین فوربسٹر صاحب نے اونہین بنگالی زبان
مین ترجمہ کیا اور اس زمانہ مین یہہ ایک طالب علم جید اور اول
شخص ماہرین زبان بنگالے سے تہا بعد اوسکی اول اوسی نی ایک
فرہنگ اس زبان کے تیار کی اور این بی اڈمن سٹن صاحب نے اونکو فارسی
مین ترجمہ کیا یہہ بات مشہور ہے کہ حاکمین سلطنت ہندوستان اوسکی
تصنیف سے بہت خوش ہوئے اور دس ہزار روپے انعام دئے
بندوبست عدالتون کا بموجب ان قوانین کی چالیس برس تک رہا
بعد انقضا اس عرصہ کی یہہ بات تجویز ہوئی کہ ہندوستانی عدالتون
دیوانی مین عہدون جلیل القدر پہ ممتاز ہوئین لارڈ کورن ولس صاحب
نے پانچ درجہ عدالتون دیوانی مین منصف وصدرامین صاحب جج
اور صاحب ضلع اور عدالت جج اور صدر دیوانی عدالت جسمین
کہ مرافع آخر ہندوستان مین ہوا کرتا ہے مقرر کئی اونہون نی ملازمین
دیوانی کی تنخواہ زیادہ کردے تاکہ وہ رشوت لینی سے بازرہین اور مشاہرہ
افسران ہندوستانی کا قلیل ہوگیا افسران انگریز کو بڑے سے
بڑے عہدہ پر دو چار سو روپے ملتی تہی وہ اب اتنی ہی ہزار روپے
پانے لگے ابتدا مین ہندوستانیون کا بڑا مشاہرہ تہا خوجدار کو سات ہہ
ہزار سے ستر ہزار روپے تک سالیانہ ملا کرتے تہی اور نایب دیوان

ضلع کو لاکھہ سے کم نہین ملتے تھے لیکن سن سترہ سو ترانوے ہی کسٹی وستانے کو سو روپے مہینے بھی زیادہ نہ ملا تب بھی بندوبست لارڈ کورن ولیس صاحب کا مطبوع خاص و عام سے یہہ گمان لوگون کا ہی کہ اوسنے ریاست ہندوستان کو مضبوط کیا اور اوسکے بندوبست دائمی سے باشندگان اس دیار کو منفعت کثیر ہوتی اور اوسنے بسبب مروت و دانائی اپنے کے خلق اللہ کو اپنا مشکور کیا صاحبان ڈائی رکٹر نے اسکی سلیقہ وشعور سے خوش ہوکر حکم دیا کہ اسکی مورت انڈیا ہاوس مین رکھے جاویے انہین حسب سی کہ وہ ولایت ہند سے روانہ ہوتے بیس برس تک پچاس ہزار روپیہ سالیانہ ملا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

جان شور صاحب

اٹھائیسوین اکتوبر کو جان شور صاحب گورنر جنرل مقرر ہوتے وہ نوجوان ہندوستان مین اہل قلم مین داخل ہوکر آئے لیکن بسبب ذی ہوش ہونے اور متانت فکر کے ہمسرون اپنے سے فوقیت حاصل کی اہا بندوبست دہ سالہ مین اونہون نے ایک کتاب درباب امدنی اس ملک کے تیار کی تھی وہ واسطے ملاحظہ پٹ صاحب وزیر اعظم انگلنڈ کے پیش ہوئی وہ اس کیفیت محققانہ اور علامانہ سی جو اسمین درج تھی سخت متعجب ہوکر صاحبان ڈائرکٹر کو ملاقات کی لئے لکھہ بھیجا اور اس اجتماع مین اُنہون نے یہہ بات تجویز کی کہ بعد لارڈ کورن ولیس کے یہہ شخص مقرر ہووے چند روز بعد وہ عہدہ بیرونٹ پر سرفراز ہوئے ایک برس بعد اوسکے تقرر کے ولیم جونز صاحب جو حاکم

تیز فہم اور طالب علم نامے ہندوستان مین تہا چالیس برس کی عمر مین مرگیا جان شور صاحب کو اوس سے بہت محبت تہی اور اوسکی تذکرہ حیات کو جو بہت مشہور ہے اس نے تالیف کیا سن سترہ سو چہانوے مین نواب مبارک الدولہ موئے اور نظیر الملک بیٹا اسکا بجاے اونکے مسندنشین ہوا اب کوئی پروا نواب مرشدآباد کی تقرر ہونے کی نہین کرتا تہا یہ بات کافی ہے واسطے غور کے کہ جس قدر روپیے کہ باپ کو ملا کرتا تہا وہی بیٹے پر جاری رہتا جان شور صاحب جو لارڈ ٹن موٹ کا مقرر ہوا تہا پانچ برس تک ہندوستان مین حکمران رہا اور کسی نوع کا فساد اس عرصہ مین واقع ہوا بعد اوسکی استعفا داخل کیا کوئی حادثہ عظیم بنگال مین قابل تحریر کے ظہور مین نہ آیا لیکن اوسکی آخر ایام اقتدار مین خرابے آنے لگی آثار رفاقت کے لشکر مین سی جاتے رہی ٹیپو سلطان والی میسور نے درنامہ و پیام فرانسیسون سے جو مخالف انگریزون کے تہے کہولا اور اوسنی استمداد کی داغ پایمالی اور تباہی کا اوسکی دل سے جو انگریزون نے پچہلی لڑائی مین اوسی دیا تہا نہ مٹا اور خواہان مقاومت و کا ہوا اور یہی اوسکی امید بندی کہ وہ بمدد فرانسیسون کے اہل انگلنڈ کو ہندوستان سی بدر کردیگا صاحبان ڈائی رکٹر نے جمیع احوال غور کر کر ارادہ کیا کہ ایک دلشجاع کو گورنر جنرل مقرر کرین اونہون نی لارڈ کورن ولیس سے درخواست کی کہ وہ تجدیداً عنان ریاست اس ملک کی اپنے ہاتہہ مین لیوے جسکو اوسنی اقبال کرلیا لیکن جب سب تیاریے اوسکے روانگے ہو رہے تہے کہ وہ ایسی راے لیئے

نایب بادشاہ ہوا اور ایرلینڈ کو گیا

مارکوئس ولیس لی

صاحبان ڈائی رکٹر نے فوراً لارڈ مورننگٹن کو جنکی بعد ازان مارکوئس ولیس لی کا لقب پایا تھا اس عہدہ جلیل پر ممتاز کیا گورن ویلیس صاحب کی بہائی نے اونکو تربیت کیا تہا اوآئین ہندوستان اکثر اوسکے مطالعہ مین رہی تہے وہ کلکتہ مین اٹھارویں مئی سنہ سترہ سو اٹھانوی کو وارد ہوا اسمین دو بیتے اور شجاعت او استقلالیت مزاج جسکا بیچ اوسوقت کی ہونا ضرور تہا سب موجود تہین جب کہ سر انجام امور ہندوستان کا اسکی ہاتھہ آیا تب تمام خوف و تشویش باب ریاست کی مفقود ہو گئے اور سبکی تسلی و تشفی ہوئی وقت ورود اوسکی کی ہندو مین اعتبار سرکار کا ایسا کم ہوا کہ تمسکات روپیہ قرض کا جو کہ بارہ روپیہ فیصدی فی سال کی سود پہ لیا گیا تہا اوسکو چہار روپیہ سیکڑے کے نفع پر بہی کوئی نہین خرید تا تہا فوج بہت کم اور ناراض تہی سیندھیہ جانب شمال سے انگریزون پر حملہ کا ارادہ کرتا تہا او ٹیپو ہنوب سی اور فرانسیس آہستہ آہستہ ہندوستان مین زور پکڑتے تہے اونہون نے جلد فوج کا انتظام کیا اور افسران فرانسیسی کو جنکی زیر حکم فوج کثیر حیدرآباد مین تہی نکال دیا اونکے فوج سے ہتیار کہلوا دئے اور بجای اوسکی فوج انگریزی مقرر کے دفعۃً جنگ ٹیپو سے واقع ہوئی کیونکہ وہ جمیع دشمنون سی سخت ترین تہا کونسل مدراس نے بجائے اعانت کرنی لارڈ گورن ویلیس صاحب کے اوس سی سرکش ہو گئی وہ خود جلدی سی

[illegible]

مدراس کو روانہ ہوگیا اور اونکو اس طور پیش آئی سی ترتیش کی ورمطالعہ جمیع کاروبار کا لینے ہاتھہ مین لیا ایک لشکر انگریزی جمع ہوا وتہا ایسوین مارچ سنہ سترہ سو ننانوے ۱۷۹۹ کو ٹیپو پر مہم ہوئے وہ ایسی جلد چلی کہ دار الخلافہ سرنگ پٹم چوتھی مئی کو قبضہ انگریزون مین آگئی ٹیپو مقتولین مین سی پایا گیا تہا اور اسطرح سلطنت خاندان حیدر کے کی صاحبان ڈائرکٹرز نے تو ید اس جنگ کی سنکر علاوہ پچاس ہزار روپے سالیانہ کا گورنر جنرل کے لئے مقرر کیا اکتوبر سنہ سترہ سو ننانوین ۱۷۹۹ مین اول پروٹسٹنٹ مشنری سیرام پور ضلع بنگال مین ڈاکٹر مارشمین اور وارڈ صاحب اور اونکے شارکین نے مقرر کیا ڈاکٹر کیری جسکو ہندوستان مین آئی ہوئی چھہ برس ہوئی تہی اور ضلع مالدا مین رہتا تہا جلدی سے ان کا شریک ہوا یہہ لوگ بانی سیرام پور مشن کے جو بہت مشہور ہوئے بڑا مطلب اسکی بنا سے پھیلانا مذہب عیسائی کا ہندوستان مین تہا انہون نی ایک چھاپہ خانہ بنایا اور اوسمین ہندوستانی ہی جسنے چارلس ولکن کو تیار کرنے حروف بنگالی مین مدد کی تہی تلاش کرکر حروف جمیع اقسام اس ملک کی بنوائی انہون نی مہابہارت اور رامائن اور دوسرے تصنیفات زبان بنگالی کی چہپوائین اور مروجین اول اس بات کے ہوئے انہون نے انجیل کا بنگالی اور سنسکرت اور دوسری زبانون ہندوستان مین ترجمہ کیا انہون نی پہلے پہل مدارس زبان بنگالیکی کہولے اور انگریزون کو اون مین مختار کیا انکو اس مشقت اور تہانی سی کچھہ عوض مطلوب نہ تہا بلکہ ایک بڑا حصہ آمدنی اپنی کا

اونہون نے واسطے ان مدارس کے صرف کیا اونہون نی ترویج زبان بنگالی
مین بہ نسبت اور لوگون کے بہت سعی کی اول آدمسیت اور ترقی اس ملک
کے سیرام پور مین ہوئی لارڈ ویلیسلے صاحب نے دیکھا کہ ملازمین اہل قلم زبان
اس ملک سی بخوبی واقف نہ تہی اسلئے اونسنے سن اٹھارہ سو عیسوی کو شہر کلکتہ مین
مدرسہ فورٹ ولیم کے بنا رکھی جمیع صاحبان اہل قلم ولایت سی آنکر اول اسمین داخل
ہوا کرتے تہے اور جبتلک کہ وہ امتحان نہ دیے لیتے اور کیفیت لیاقت اسکے
کے واسطے نوکری سرکاری کے نہ لکہی جاتی اونہین کوئی عہدہ نہ ملتا
تہا بڑے بڑے پنڈت اسمین رکہے گئے اور تصانیف مختلفہ زبان
بنگالی وغیرہ کو جمع کر کر چہاپین اور یہہ ایک نئے سلسلہ جنبانی واسطے
رتبہ ترقی اس ملک کے ہوتے مرمی ٹن جی نامی فاضل اول رئیس
ان مدارس کا ہوا اور بسبب اپنی لیاقت و تجربہ کے اوسکو بہت رونق
دی صاحبان دائرکٹر نے تقرر اس مدرسہ کو منظور کیا لیکن انہون
نے کہا کہ اس کا خرچ بہت ہے اور وہ کم کیا جاوے اور ایک
مدت تک اسمین سی طالب علم تحصیل بخوبی کر کر نوکری سرکار مین
داخل ہوا کئے اور تدریس زبانون ہندوستانیکی جاری رہے
موجبات جنسے بنگالی زبان نے رواج و ترقی پائی ان مین سی اول
ہمین واجب ہی کہ تقرر سیرام پور مشن اور مدرسہ فورٹ ولیم کو جسمین
ڈاکٹر کیری صاحب پروفسر اس زبان کا تہا اٹہارہ سو تین مین لارڈ
ویلسلی صاحب کو سیندہیہ اور ہولکر سے لڑائی درپیش ہوئی اور اسکی
تہوڑے سے عرصہ مین اختتام پایا ان دونو سرداروں

زور آور نے شکست پائی اور تباہ ہو گئے اور اونکی ملک مین سی اکثر
مقام قبضہ انگریزون مین آ گئے ماہ ستمبر مین انگریز اول دفعہ دہلی قدیمی
تختگاہ مسلمانون پر مسلط ہوئی شہنشاہ جس سی مرہٹے بد سلوکی
کیا کرتے تہی انگریزون کے ہاتہہ لگا اور اونہون نے پہر اوسی شہنشاہ کیا اور
اوسکو کچہہ اختیار نہ دیا اور پندرہ لاکہہ روپے سالیانہ واسطے اوسکے
تجویز کیا انہین ایام مین راجہ ناگور سے کچہہ قضیہ ہو گیا اور لارڈ ولیس لی
صاحب نی فوراً فوج اوڑیسہ کو روانکی مرہٹے ہٹ گئے اور اٹہارہوین
ستمبر سن اٹہارہ سو تین کو معبد جگناتہہ پر فوج انگریزی قابض ہو گئے
اور تمام ضلع اوڑیسہ کا بعد اٹہتالیس برس کی جسکو اسد وردی خان نے
آخر نش سلطنت اپنی کے حوالہ مرہٹون کو کر دیا تہا بنگالہ مین ملگیا مجاورین
پوری کی بہت سی تعظیم اور تکریم ہوا کرتی تہی بندوبست شوالہ اور وہان
کے تحصیل اور اوسکے صرف کا انہین اختیار رہا اور ان امور مین جو وہ
مناسب جانتے سو کرتے تہے چند روز بعد انگریزون نی واسطی زیادہ
کرنے آمدنی کی بندوبست اوسکا آپ لیا اور سرکار نے اوسکی آمدنی
جمع کی کچہہ آمدنی مین سی مجاورین شوالہ کو دیا اور باقی روپے داخل
خزانہ عامرہ ہوا یہہ ایک قدیمی رسم تہی کہ لوگ اپنی اولاد کو گنگا ساگر
مین بہینٹ کرتے تہے لڑکون کو اس جزیرہ مین اونکی ماں و باپ لیجا کر بعد
پوجا پتری کے سمندر مین پہینک دیا کرتے تہے اس عمل کو اگرچہ وہ اپنی
شریعت سے جانتے تہے لیکن اوسکا مذکور کہین شاستر مین نہ تہا
گورنر جنرل نے اس رسم کے ممانعت مین ایک قانون بیسوین اگست

سن اٹھارہ سو دو مین جاری کیا اور ایک کمپنی سپاہیون کے متعین کئے تاکہ وہ یہہ حرکت نکرنی پاوین اگرچہ اسباب سی صاف مداخلت سوم مذہبیہ اہل بلاد مین پائی گئے تہے لیکن کچھہ غوغا و فساد اس ملک مین نہ اوٹھا بعد تیس برس کی جب کہ اوسے واسطے دور کرنے رسم ستی کی حجت پکڑا یہہ بات دریافت ہوئے کہ وہ اسکو بالکل بھول گئے تہے اور اکثرون نے انکار کیا کہ وہ رسم ہمارے یہان کبھو نہ تہے تواریخ ہندوستان مین زمانہ اقتدار لارڈ ویلسلی صاحب کا بہت اچھا ہے جنگہای مختلفہ مین وہ مظفر ہوا اور سلطنت قدیمی پرپہا پائی اوسکی فتح کرکر اور بڑہ پائی اور پندرہ کروڑ پچاس لاکہہ روپیے کے آمدنی زیادہ ہوگئی لیکن جیسی آمدنی ہوئے ویسا ہے قرض بڑہا صاحبان ڈائرکٹر اسکی تدابیر جنگ سی بہت ناخوش ہوئے اور اونکے یہہ بڑے آرزو تہی کہ کوئی بات ایسی تجویز ہووے جس سی کہ صلح ہوجاوے انکا یہہ ارادہ ہوا کہ فوائد منافع جو ہمین حاصل ہوئی سے تہے اونمین سے ہم کچھہ چھوڑ دین صاحبان کورٹ ڈائرکٹر اسبات سے ناواقف تہے کہ انگریز بغیر فتح کرنے تمام ہندوستان کی وہان رہ نہین سکتے مین وہ یہان تک ناراض ہوئے کہ اونہون نی لارڈ ویلسلی صاحب کی شکایت کے کہ اوسنے خلاف آئین پارلیمنٹ کے کیا ہتا اوسنی دیکھہ کرکہ اب اسکا اعتماد نزدیک صاحبان ڈائرکٹر کے نرہا جواب ان کے خط کا باجلا کونسل کی لکھہ بہیجا اور ترک ریاست کا قصد کیا سال اٹھارہ سو پانچ کے انجام مین وہ ولایت کو جہاز مین سوار ہوگیا وہ پارلیمنٹ مین اور باہر اوسکے مطعون خاص عام

ہوا اور موافق کلا او صاحب اور منٹگمری صاحب سے کے او سپہ عیون نے ہجوم کیا لیکن اس سختی سے پیش نہین آئی اوس شعور آمیز اور پختہ تدابیر اور فتح نمایان کا جیکے سبب سے انکے سلطنت ایسی بڑہ گئے تھے یہہ ثمرہ ملا نہایت طرفہ ماجرا جو اس معرکہ مین آگے صاحبان پارلیمنٹ کے پیش ہوا یہہ تہا لارڈ ہوابیرا صاحب نی اوسکی غمازیے ہاوس اوف لارڈ یعنے امیرون مین سے کے اور بیان کیا کہ فتوح اسکی غیر واجبے اور خلاف قوانین پارلیمنٹ کی تہین لارڈ موائرا صاحب تخمیناً دس برس بعد عہدہ گورنرے پر مقرر ہو کر جنگہای عظیم مین مصروف رہا اور فتوح کہین زیادہ ولیس لی سی جس کا اوسنی اوسی الزام لگایا تہا کین تدابیر واسطے انتظام و بندوبست کے اون لوگون سے جو کبہی ہندوستان مین نرہے اور وہان کے باشندون سے کار وبار نکیا ہووے بہت مشکل سے

+ + + + + +

مارکوس کورن ولیس

صاحبان ڈائی رکٹر نے چاہا کہ جس طرح بنے صلح ہو جاوی اور کہ ہمارے خرچ مین کمے ہووے اونہون نی لارڈ کورن ولیس صاحب کو پیش کیا کہ وہ عہدہ گورنر جنرل کا لیتا اگرچہ وہ بڈہا تہا لیکن اوسنی قبول کیا اور جہاز پر سوار ہوا اور تیسوین جولائے سن اٹھارہ سو پانچ کو وہ کلکتہ مین داخل ہوا وہ یہان نہ ٹھیرا اور بمطلب صلح کرنے کے ریاستہای ہندوستان سے روانہ ممالک مغربیہ کا ہوا راہ مین اوسکی بیمارے نے آہستہ آہستہ زور پکڑا اور اوسی سال مین

پانچوین اکتوبر کو غازی پور مین مرگیا جب کہ صاحبان ڈائی رکٹر اس خبر جانکاہ سی مطلع ہوئے اونہون نی واسطی اظہار ادب صاحب موصوف کے چار لاکہہ روپیہ اوسکے بیٹے کی نذر کر دے ✣ ✣ ✣ ✣

جارج بارلو اور لارڈ منٹو

جارج بارلو جو کونسلیون مین سی بڑا تھا بجای اوسکے گورنر جنرل مقرر ہوا تقرر اسکا اس عہدہ اعلی پر منظوری صاحبان ڈائرکٹر ہوا تھا لیکن وزرای شاہی سنے اسنی کہا کہ اس عہدہ پر نصب کرنیکی ہم مختار ہین ایک بڑا معرکہ رہا اور آخر کو لارڈ منٹو گورنر جنرل ہوے ایام اقتدار جارج بارلو مین کارکنان کمپنی نی چاہا کہ امدنے حکبنا تھہ خود لیوین اور اسکا بندوبست آپ کرین وہان طرح طرح کی رغبت انگیز باتین اختراع کین تاکہ لوگ کثرت سی اس شوالہ کی تیرت کو آیا کرین اور امد سرکار بڑھے وہی طور تیس برس سے کچہہ زیادہ عرصہ ہوا تک جاری ہی اکتیسوین جولائی سن اٹہارہ سو سات کو لارڈ منٹو کلکتہ مین داخل ہوئی اسکی ریاست اٹہارہ سو تیرہ تک رہی لیکن کسی طرح کا انقلاب عظیم امور بنگال مین واقع نہوا مگر محصول پر مٹ جسکو لارڈ کورن ولیس صاحب نی سن سترہ سو اٹہاسی مین موقوف کر دیا تہا اور اٹہارہ سو ایک مین پہر قرار پاگیا تہا از سر نو معہ بندوبست جدید کی جو پیشتر سی بہت سخت تہا مقرر ہوا تحصیل ملک اسطور بڑہ گئے لیکن تجارت مین خلل پڑا اور رعایا پر ظلم ہونے لگا اٹہارہ سو دس مین جزائر بربون اور ماریسیس انگریزون نی فرانسیسون سی لے اور دوسرے

برس مین جزیرہ جاوا اہل ڈچ سے لیا گیا اٹھارہ سو تیرہ مین میعاد سند کمپنی کی جو صاحبان پارلیمنٹ نے واسطے بیس برس کے دی تھی تمام ہوئے اور اب ایک نئی سند ملے انقلاب عظیم بیچ کار و بار ملک کے اسوقت مین کئے گئے قبل اس سے دو سو برس تک تجارت مابین انگلنڈ اور ہندوستان کی صاحبان کمپنی کی ہوتی تھے اور انھین بالکل اختیار تھا لیکن اب کمپنی جو کہ ایک گروہ صرافون کی تھی مختار ہندوستان ہوئے اور یہہ تجویز ہوئے کہ صاحبان کمپنی جو کہ حاکم اس ملک کے ہوون تجارت نکرین صاحبان کمپنی فقط حاکم رہے بموجب بندوبست جدید کے اور تجارت ہندوستان کی سوداگری کیا کرتی تھی انگریز جو ملازم سرکار نہ تھے انہین اجازت ہندوستان مین آنے کی بمشکل ملا کرتی تھی وہ وقت جاتی رہی کیونکہ جن لوگون کو صاحبان ڈائرکٹران نہ دیتے وہ اوسکو صاحبان بورڈ اوف کنٹرول سے حاصل کر سکتے تھے جو تھی اکتوبر سن اٹھارہ سو تیرہ ۱۸۱۳ مین لارڈ منٹو صاحب سلطنت ہندوستان کو لارڈ موائرا کے جو بعد ازان مارکوس اوف ہیسٹنگز کارا گیا تھا تفویض کر کر خود راہی انگلنڈ کے ہوئے لیکن گھر تک نہ پہنچا تھا کہ اجل اوسکی آگئی ✣

مارکوس اوف ہیسٹنگز

جب کہ لارڈ ہیسٹنگز اس ملک کی حاکم ہوئے اونسے دیکھا کہ نیپالے آہستہ آہستہ ہماری ملک کو دبا تے جاتے ہین اوس خاندان نے جو نیپال مین حکمران تھا بسبب فتح صدی گذشتہ کی اپنی سلطنت حاصل کی اور اپنی ریاست کو آہستہ آہستہ بڑھایا اور بہت سے

تنازع لارڈ منٹو کے وقت مین واقع ہوئے لارڈ ہیسٹنگز نی دیکہا کہ اب
جنگ نیپال سے ضرور ہے جہان تک اس سی ہا صلح مین سعی کی لیکن تاخیر
اہالیان دربار کٹمنڈو سے وہ تنگ آیا اور سن اٹھارہ سو چودہ ۱۸۱۴ مین
آمادہ جنگ کا ہوا پہلے لڑائی کچھہ اچھی نہوئی تہے لیکن جنگ اٹھارہ سو
پندرہ مین فوج انگریزی نے جسکا سردار جنرل اڈکٹرلونی کا تہا شکست
فاحش غنیم کو دی نیپالی تنگ ہوکر خواہان صلح کی ہوئے عوض اسکی بہت
سا ملک اپنے سلطنت مین سی دیا پنڈارے نے وسط ہندوستان مین جو
ایک گروہ سارقین کا تہا گہوڑون پر سوار ہوکر ایک مدت سی تمام ملک
کو لوٹ رہے تہے اور چند روز سے مملکت انگریزی مین بہی دست انداز
ہوئی تہے حامی اونکے کتنے راجہ اور سردار اسطرف کی تہی انکی لوٹ
اب انسوکوس تک پہیل گئی اور سپاہ جو سال بسال واسطے اخراج ان غارتگرون
کی رکہی جاتی تہی خرچ اوسکا اتنا ہوگیا کہ حاکمین انگریزی کو گران معلوم ہونے
لگا انجام کار یہہ تدبیر مستحسن اختیار کی کہ ایک دفعہ ایسی کوشش کیجاوے
کہ انکا استیصال اس ملک مین سے ہوجاوی ہسٹنگز صاحب نے
صاحبان ڈائرکٹر سے اجازت لیکر احاطہ ثلثہ سی فوج جمع کی سپاہ
نے ان قضاقون کو اونکے مقامون پر گہیر لیا اور ایک ایک کو مارا
اور اونکے تمام فرقون کو برباد کر دیا جب کہ فوج انگریزی تعاقب پنڈاریون
کا کر رہی تہی پیشوا اور راجہ ناگپور اور ہولکر متفق ہوئے اور بامید اخراج
انگریزون کے اس ملک سی اونکی مقابلہ مین مستعد ہوئی لیکن ان تمام
سردارون نے شکست پائی پیشوا اور راجہ ناگپور مسند ریاست سے

اوتارے گئے اور ایک بڑا حصہ اس ملک کا سلطنت انگریزی مین مل گیا یہہ تمام باتین زمانہ اقتدار مارکوس ہسٹنگز مین جسنی دسمبر سن ہشتیر مارکوس ولیس لی صاحب کی انہین باتون کی سعایت کی تہی ہوئی تہین اگرچہ وہ بیس برس کا تہا لیکن دانائی اور زور جو اس وقت مین درکار تہا اسمین سب موجود تہا طاقت پنڈاریون اور مرہٹون کی بالکل جاتی رہی اور انگریز تمام کشور ہند پر مسلط ہوگئے قبل زمانہ لارڈ ہیسٹنگز کی کوئی ساعی واسطے تادیب و تعلیم رعایا کے نہوا تہا یہہ بات زعم کی گئی تہی کہ تعلیم اونکا موجب زوال سلطنت ہمارے کا ہے اور اونکے جہالت باعث ہمارے قیام کی اس ہنطنہ مہمل کو لارڈ ہیسٹنگز نے رد کیا اوسنے کہا کہ سلطنت انگریز نے ہندوستان مین واسطے بہتر ے لوگون کی مقرر ہوئے ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی تادیب و تہذیب مین سعے کرین ایک نئے بات اونکے ایام حکومت مین واقع ہوئی مدارس مقرر ہوئے اور ساعی جمیلہ واسطے تعلیم و ترقی علم ہندوستانیون کی کی گئی اسنوین میں سنہ اٹہارہ سو اٹہارہ مین اخبار ہندوستانی جواب تلک ہندوستان مین نہ چہپا تہا چہاپہ خانہ سیرام پور مین مطبوع ہوا اور وہ سماچار درپن کر مشہور ہوا جب کہ لارڈ ہیسٹنگز پاس اوسکی ایک نقل گئی اوسکو دیکہہ کر اوسے اس بات کی کچہہ تشویش نہوئی کہ باشندگان اس ملک کے سبب اوسکی بہت ہوشیار ہو جائینگے بلکہ اوسے صاحبان کونسل سے کہلگیا اور حکم دیا کہ یہہ چوتہائی محصول ڈاک پر ارسال ہوا کرے اوسیوقت مین بیچ کلکتہ کے کلکتہ سکول ایک سوسائٹی سے

بی بی ہسٹنگز صاحب سی مقرر ہوئی اور ڈبلیو بے ہیلی صاحب اور کیری
صاحب بہت اسمین ساعی تھے اونہین ایام مین بیچ دار الریاست
کلکتہ کی ایک مدرسہ سوسایٹی کا واسطے تربیت ہندوستانی لڑکون کی
مقرر ہوا جو ارلجنیرا مین بے صاحب نی ایک بڑا مدرسہ واسطے تعلیم
باشندگان اس ولایت کی اونکی اپنی زبان مین کہولا اور سیرام پور مین
سیرام پور مشنری نی بیچ تقرر ہندو کالج کے ایڈوارد ہائڈ الست صاحب
اور ہیرنگ ٹن صاحب اور دیو ڈ ہیر صاحب نی بہت کوشش کی اور اوس مین
ہزارون ہندوستانی زبان علوم انگریزی سی بہرہ مند ہوئی مارکوس
ہسٹنگز صاحب کی جودو فیض سنے طبایع انگریزون پر اثر کیا اور مدارس
جنکا وجود چند سال پیشتر تصور مین بہی نہ تہا اب ظاہر ہوتے اور جدید
انکی کمال فیاضی سے ہونے لگے اٹھارہ سو تیئیس ۱۸۲۳ مین لارڈ ہسٹنگز ہندوستان
سی روانہ ہوگئے اسکی بڑے اہتمام کوشش سی عرصہ نو برس مین علاقہ
کمپنی بڑہ گیا اور آمدنی زیادہ ہوتے اور قرض گہٹ گیا ہندوستان مین
کبہی ایسی رونق نہوتی تہی خزانہ معمور رہا اور آمدنی خرچ سے قریب دو
کروڑ روپے سال کے زیادہ ہونی لگی تہی + + +

لارڈ امہرسٹ

جارج کینگ وزرا شاہی مین سے کمال عقل و فراست رکہتا تہا
اور حاکم اول بورڈ اوف کنٹرول کا تہا اوسے امور ہندوستان سی
خوب واقفیت تہی بعد مستعفی ہونے لارڈ ہسٹنگز صاحب کی وہ گورنر
جنرل مقرر ہوا جب کہ سب تیاری اوسکی آنیکی ہو چکی تہی کہ ایک

اسکے شہر کا یہن سی مرگیا اور وہ درجہ اعلی پر انگلستان مین نصب ہوا
صاحبان ڈائرکٹرنی لارڈ امہرسٹ کو جو دس برس پیشتر شاہ انگلنڈ کا سفیر ہو کر
بیکن کو گیا گورنر جنرل کر کر ہندوستان کو روانہ کیا اسنے فرانگی ہسٹنگز صاحب
کی سی تابہ آنی لارڈ امہرسٹ صاحب کی پہلی اگست سن ۲۳ سترہ سو تیس کی
کلکتہ مین جان آدم حاکم اول کونسل کاروبار گورنری کرتے رہی یہہ اپنی ایام
اقتدار مین مزاحم چہاپہ خانہ کا ہوا اور یہہ تجویز اسکی اتیچ تہی لارڈ امہرسٹ نی
کلکتہ مین آنکر دیکہا کہ اسی فورا لازم ہی کہ اہل برما کو زجر و توبیخ کری خاندان
جو وہان مسلط تہا اونہون نی انہین دنون مین تختگاہ اوا کو جسپر انگریز بنگالہ
مین پہلی پہل قابض ہوئی تہی لیلیا تہا فتح منی پور دا سام سی دماغ شاہی ان
شعلہ غرور و مکنت روشن ہوا اور یہہ خیال ہوا کہ وہ بنگالہ تک فتح کرتا جب
اسمین اور انگریزون مین صلح تہی وہ کچہہ فوج علاقہ کمپنی مین جو طرف کچار اور
اراکان کے تہا لیگیا تہا اوسنی جزیرہ شاہ پوری پر جو زیر دریای نیکناف
کے تہا حملہ کیا اور تہوڑی سی سپاہی جو وہان رہتی تہی اونہین تہ تیغ کیا جب
اس سی آوا مین سبب اسکا دریافت کیا تہا اوسنی گستاخانہ جواب دیا کہ
مین جزیرہ مذکور کو خود رکہتا اور درصورتیکہ مجہی اوسمین دخل نہو گا تو مین بنگالہ
پر تاخت کرون گا پانچوین مارچ سن اٹہارہ سو چوبیس مین بسبب اس
شرارت اور زیادتی کے گورنر جنرل مستعد جنگ کا اہل برما سی ہو گیا اور ان
متی کو فوج انگریزی علاقہ شاہ برما مین وتری اور بندر رنگون پر قابض ہو گئی
تہوڑی عرصہ مین ضلع اسام اراکان اور کنارہ مرگیو کو بہی لیلیا سپاہ انگریزی آہستہ آہستہ سلطنت اوا
کو بڑہی اور راہ مین جتنی قلعہ و شہر تہی ان پر قابض ہو گئی اور فوج اہل برما کو بارہا مغلوب کیا شروع

سن اٹھارہ سو چھبیس عیسوی مین سپاہ انگریزی ایراوتی ندی پر چند منزل رہ گئی تھی بادشاہ نی اپنی تخت گاہ کی محافظت کی لیے شروط مطلوبہ صاحبان انگریز کو منظور کرلیا اور صلح ہو گئے اور تمام اسکا صلح بانیدا بو ہوا اس معاملہ مین اہل برما نے منی پور آسام اریکان اور تمام کنارہ مرتبان حوالہ انگریزون کی کر دیا اور ایک کروڑ روپے دینی کا جو لڑائی مین انکا صرف ہوا تھا اقرار کیا جب انگریز اہل برما سی لڑ رہی تھی کہ ایک فساد درجن سال سردار بھرت پور اور مادہو سنگہ اوسکی بھائی جو چاہتے تھے کہ اپنے بھتیجے بلونت سنکہ کو جو دو سال تھا مسند ریاست سی اوتار دین اور آپ حاکم ہو جاوین اٹھایا چارلس مٹکف صاحب نی درجن سال کو بہت سے فہمائیش کے لیکن اوسی کچھہ مفید ہوے اور یہہ بات معلوم ہوئے کہ اب جنگ کرنے ضرور ہے تسخیر اس مقام کی بہت دشوار تھی سن اٹھارہ سو پانچ مین لارڈ لیک نی اوسکو محاصرہ کیا اور انگریزون کی سردار اور سپاہی کسے جنگ ہندوستان مین اتنی نہین مارے گئی تھی جتنے اس محاصرہ مین ہلاک ہوئی اگرچہ راجہ نی بسبب محاصرہ اوٹھا ڈالنے کے بیس لاکہہ روپے انگریزون کو دئے تھی لیکن پہر بہی وہ قلعہ اونکے قبضہ مین نہ آیا حقیقت مین بہی ایک قلعہ مشید تھا کہ انگریز باوجود محاصرہ کی اوسکو نہ لی سکی اور تمام ہندوستان مین یہہ مشہور ہوگیا کہ وہ اوسکو تسخیر نکر سکین گے گرد اوسکے ایک کچی بڑی اونچی فصیل تھی اور تلے اوسکی ایک چوڑی خندق اگرچہ ایک بڑی فوج برما سی لڑ رہی تھی تسپر بہی ایک لشکر بیس ہزار آدمی کا اور سو ضرب توپ آہ قلعہ پر گئی اور تمام ہندوستان منتظر تھا کہ کیا بات ظہور مین آوے ❊

تیسوین دسمبر کو جنگ شروع ہوئی اور اٹھارہوین جنوری سن اٹھارہ سو چھبیس
مین لارڈ کمبرمیر کمانڈر انچیف اس جگہہ پر قابض ہو گئے درجن سال کو انگریزون
نے بکر کر قلعہ آلہ آباد کو روانہ کیا جنگ برما او ربہرت پور مین سرکار تین کروڑ
روپی سی زیادہ کی قرضدار ہو گئی سن اٹھارہ سو ستائیس مین لارڈ امہرسٹ
نی اضلاع مغربیہ کا دورہ کیا اور دھلی مین آئی گفتگوی اوضاع واطوار
حکومت انگریزی کی شاہ دھلی سی ہوئی گورنر جنرل نی صاف کہدیا کہ آپ
انگریز کسے نوع سے تابعدار خاندان تموریہ کے نہین ہین اور کہ ہم تاجدار
ہندوستان کی ھین ساٹھہ برس بعد جنگ پلاسی کی اسطرحکا کلام انگریزون
نی کیا خاندان شاہ سے یہہ بات سنکر نہایت غمگین ہوا اونہون نی خیال کیا
کہ مرہٹے اگرچہ ہمسے کمال گستاخ تہی لیکن اونہون نی کبھی بادشاہت ہندوستان
کا دعوی نکیا تہا اور ہمین ملقب شاہ ہند کرتے تہے اور اب خاندان ہماری
سی سلطنت ہمیشہ کو گئی اہل اس دیار کو اسبات سی کچھہ رنج نہوا +

لارڈ ولیم بنٹنک

لارڈ امہرسٹ نی سلطنت ہندوستان کو ولیم بٹرورتھ بیلی کی تفویض
کر کر آپ آخر مارچ سن اٹھارہ سو اٹھائیس کو طرف انگلنڈ کی روانہ
ہوئی جب انگلنڈ مین اوسکی مستعفی ہونی کی خبر پہنچی لارڈ ولیم بنٹنک صاحب
نی واسطی اس عہدہ کی حقوق اپنے آگی صاحبان ڈائرکٹر کی
ظاہر کئے کہ مین زیادہ بیس برس سے بیج مدراس کی گورنر تہا لیکن
دفعتہً بغیر منصفی سے مجھے تمنی بلا لیا تہا اوسوقت مین اونہون نی اوسکی
دعوے کو تصدیق کر لیا اور اوسی اٹھارہ سو ستائیس مین گورنر جنرل

مقرر کردیا یہہ بات جاننا چاہیے کہ انگلنڈ مین سوای دو چار ادمیون کی
اور کوئی لایق اس عہدہ جلیل کی نہ تہا لارڈ بنٹنگ صاحب چوتہی جولائی
۱۸۲۸ء مین بیچ کلکتہ کی داخل ہوئے آمدنی جسکو عرصہ یہہ برسکا ہوا تھا
کہ لارڈ ہسٹنگز اچہی حالت مین چہوڑ گئے تہی اوسکی اب صورت کچہہ اور
ہو گئی تہی قرض بہت ہو گیا تہا اور خرچ آمدنی سی زیادہ قبل اپنی روانگی
کی لارڈ بنٹنگ نی صاحبان ڈائرکٹر سی اقرار کیا کہ مین اخراجات مین
کمی کرونگا اوسنی آتی ہی دو کمیٹیان بمطلب دریافت کرنی حال خرچ عدالتون
اور سپاہ کی مقرر کین اور اونہین کہہ دیا کہ معلوم کرو کہ کس قدر کمی ہو سکتی
ہی حقیقت مین یہہ بات بہت ناپسند تہی جن لوگونکا بسبب کمی کرنے
لارڈ بنٹنگ کی نقصان ہوا اونہون نی کلام دشنام آمیز اوسکے حق مین
بہت سی کہے کیونکہ اوسنی احکام صاحبان ڈائرکٹر کے تعمیل کی تہی
جو اہلکار کہ واسطے تخفیف خرچ ملک کے معین ہوگا اسکی سب شکایت
کرینگے اور کوئی اوس سی راضی نہوگا لیکن زمانہ آیندہ مین اسکا انصاف
کرینگے باوجود اس شور وغل کی جو لارڈ بنٹنگ صاحب پر ہو رہا تہا اوس
نی کچہہ تامل نکیا اور اپنی کام کو بدستور کئی گیا آخر کو اسنی خرچ سرکار
گہٹایا اور ادای قرض کی راہ کردی سرکار کتنی ہی برس سی دریافت
رسم ستی اور مدت اوسکی رواج اور تعصب اہل مذہب کی در پی تہے
اکثر نوکران سرکاری سنے لکہا تہا کہ اہل دیار اس رسم کو بہت عزیز
جانتی ہین اور اسکا موقوف کرنا خوب نہوگا لارڈ ولیم بنٹنگ نی بعد داخل
ہونے کے ہندوستان مین اس مقدمہ مین بہت سی غور کرکے اور

اوسکی نزدیک یہہ بات تحقیق ہو سکتے کہ موقوف کرنا اوسکا کچھہ مشکل نہین
ھے سپریم کونسل نی بہی اوسکی رای کی مطابقت کی چوتہی دسمبر سن اٹہارہ
سو انتیس مین یہہ حکم جاری ہوا جس سی کہ وہ رسم ظلم و بی رحمی کی جاتی
رہتی بہت سی متمول اور معزز اس دیار کو اس کارنیک سی خفگی اور نارضامندی
بہت ہوئی کیونکہ مداخلت ہماری اونکی رسومات مذہبیہ مین سبب ہے اور
اس آئین کے منسوخی کی لئی گورنر جنرل کو درخواست دی لارڈ بنٹنک صاحب
ادلہ قویہ موقوف کرنی اس رسم مین لایا اور انکی عرضی کو پہیر دیا اوسنی
اونہین سمجہایا اگرچہ اس رسم سی انکو جسکے سبب سی سیکڑون
آدمی ہلاک ہوتے تہے ممانعت کی لیکن ہمنی طریقہ مساوات سی جو ہماری
عادت قدیمی ہی تجاوز نہین کیا انہین ایام مین ایک دوسرے
گروہ متمولین نے جس کا سرمنشا دوارکا ناتہہ ٹاگور اور رای کالی ناتہہ
جو دہرتے تہے اس کار خیر کے شکر گذاری مین ایک عرضی گورنر
جنرل کو پیش کی وہ لوگ جو جاری رہنے اسکی مین ساعی تہی اونہون
نی دہرم سبہا مقرر کے یعنے ایک گروہ نی کلکتہ مین متفق ہوکر کچھہ
روپیے جمع کیا اور ایک انگریز کو اپنا وکیل کرکر انگلنڈ کو روانہ کیا
اور ایک عرضی درباب جاری رہنی اس رسم کی اوسکی حوالہ کے
تاکہ وہ روبرو دے صاحبان کونسل کے پیش کرے لیکن وزرای
شاہی نی تمام باتین جو جو اس رسم مین کہی گئی تہین سنکر حکم موقوفی
ستی ہونی کا بحال رکہا اس رسم کو موقوف ہوئی نو برس ہوئی
اور کچھہ علامت مخالفت کے نہین پائے گئے اب لوگ اس رسم کو اوانکی

کو بہول گئے ہین اور مردمان زمانہ آیندہ اس حال کو تواریخ مین دیکہہ کر شاید باور کرین اٹہارہ سو اکتیس[۱۸۳۱] مین بڑا انقلاب عدالتون دیوانی مین واقع ہوا ایسے الآن باشندگان اس دیار کو تنخواہ قلیل ملا کرتی تہی اور وہ مقدمات خفیفہ کا فیصلہ کیا کرتے تہے لیکن لارڈ ولیم نے چاہا کہ اونکے مشاہرے بڑے ہون اور اس طرح ہندوستانیون کا رتبہ بلند ہو سال مذکور مین تنخواہ اور حکومت منصفون اور صدر امینون کے بڑہ گئے اور ایک نیا گروہ اہل کارون کا ملقب بہ پرنسپل صدر امین یعنے صدر الصدور مقرر کیا انکا مشاہرہ بڑہ گیا اور اور اختیار دیوانی مین بہت ہو گیا عہدہ رجسٹری اور عدالت ہای پرونشیل موقوف ہو گئین اور عدالتین جن مین ہندوستانی حاکم تہے اور عدالتین صاحبان ضلع جج اور صدر دیوانی عدالت فقط باقی رہ گئین یہہ نیا بندوبست جدید کہ جسکے آٹہہ برس ہی بہت ترستے ہے تہے غرض وضع اس بندوبست سے یہہ ہے کہ اول ہندوستانی مقدمات کی سماعت کرین اور اونہین فیصلہ کردین اور انگریز فقط مرافعہ اونکے احکام کا سنین لارڈ ولیم بنٹنگ نے عدالتون فوجداری مین بہی بہت سی درستی کی ابتدا مین صاحبان سرکٹ یعنی عدالت دائر سائر چہہ مہینی مین ایک بار اجلاس کیا کرتے تہے بعد ازان صاحبان کمشنر کو تعلق اس عدالت کا ہوا اور دو تین مہینے مین ایک مرتبہ اجلاس دائر سائر کیا کرتے تہے انجام کار یہہ ہوا کہ صاحب سشن جج ہر مہینے مین ایکبار اجلاس

عدالت مین بیٹھنے لگا اور اسطرحسی تکلیف قیدیون اور گواہون
کی کم ہوگئے اس مختصر کتاب مین بیان اون بہبودیون اور آسودگیون
کا جو زمانہ لارڈ بنٹنک مین ہوئین ہنین ہوسکتا ہے حاصل ان سب
باتون کا یہہ تہا کہ ہندوستانیون کی ترقی ہو اور کار سرکار بہ
آسانی ہونے لگے اٹھارہ سو اکتیس مین رام موہن راے ولایت
کو روانہ ہوا بعد ایک مدت مدید کی یہہ ایک شخص بنگالہ مین اصاحب علم
وصاحب فہم پیدا ہوا اور ایک مدت تک بنگالہ مین رہا
وہ قوم کا برہمن تہا انگریزون کے سلطنت مین وہ عہدہ ہای
جلیل پر ممتاز ہوا وہ زبانون بنگالی وفارسی وسنسکرت اور انگریزی
سے خوب واقف تہا اور دل اسکا مخزن جمیع علوم تہا اوسنے
بہت سی کوشش کی کہ اوسکی ہم وطن پرستش دیوتاؤن دیوتون سی
باز رہین اور وہ بے آمیزش کسی بات کی اصل وید پر عمل کرین
لیکن یہہ ماجرا عجیب ہی کہ اوسکی ہم وطنون نی اس پر گمراہی
کا اطلاق کیا اگرچہ ہندو اب تک دعوی کرتے ہین کہ ہمارا عمل وید پا
پر ہے لیکن وہ لوگ ہی جو اس سی مخالف تہے اوسکی استعداد
پر تحسین وآفرین کیا کرتے تہی اور وہ فخر جانتے تہے کہ ایسا شخص
ہمارے ملک مین پیدا ہوا اوسیکا اوپر بیان ہوچکا ہی کہ بزرگی دہلی
خاندان تیموریہ سے لارڈ امہرسٹ کی وقت سی جاتی رہے تہے
بادشاہ کو آرزو تہی کہ عزت ومرتبہ جو سابق مین اسکو تہا پہر حاصل
کرے اور اسلئے اوسنے حاکمان ولایت سے رجوع کرنے

جاہی اوسنی رام موہن راے کو اِس مقدمہ مین وکیل کیا اگرچہ جہاز
پر سوار ہونا زمانہ سابق مین مذہب ہنود مین معیوب نہ تہا لیکن کل جگ
مین اوسکو برا جانتے ہین اور جو یہہ کام کرتا ہی اوسکو برادری سے
خارج کرتے ہین رام موہن راے سرزنش اپنی ہم وطنون کی خیال مین
نہ لایا اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت کو گیا اور وہان اوسکی بہت عزت و توقیر
ہوئی جس مطلب کی لیے وہ گیا تہا ہوا حاکمین ولایت نے
بزرگی خاندان تیموریہ کا جسکو اونہون نی تیس برس سی کچہہ علوفہ احسانا
مقرر کردیا تہا انکار کیا لیکن رام موہن راے نی خاندان مذکور کی آمدنی
مین تین لاکہہ روپے زیادہ کروا دئیے وہ قبل مراجعت کے مر گیا
اور برسٹل مین مدفون ہوا تیسوان سال اونیسوین صدی کا تواریخ بنگال
مین بہت عجیب ہے اسمین کتنی کوٹہیون کا دوالا نکلا بعضے اونمین کی پچاس
برس سی جاری تہین اٹہارہ سو تینتیس ۱۸۳۳ مین پالمر اور کمپنی کی کوٹہی بند
ہوئے اور باقی پانچ تین چار برس تلک کہلین رہین لیکن انجام کار
وہ بہی بند ہو گئین اور لوگون کو سولہہ کروڑ روپے کا نقصان ہوا دو کروڑ
روپے سے بہی اس اسباب سی جو باقی رہ گیا تہا وصول نہوا اسی سال مین
بعد انقضای بیس برس کی کمپنی نے ٹہیکہ از سر نو لیا اسی جہت سی
بہت سی تبدیلیان کار و بار اس ملک مین ہوگئین تجارت کمپنی ہندوستان
سے موقوف ہو گئی اور حکم ہوا کہ اون کی کوٹہیان بیچے جاوین اور تجارت
چین کی بہی جو چوبیس برس تک صرف وسیلہ اونکی گذران کا تہا
لاچار ہو کر چہوڑ دی حاصل کلام یہہ ہے کہ اونہین جبراً خوبی تجارت

کو جسکی وہ دو سو برس سی عادی ہو رہی تہی ترک کرنا پڑا اور فقط
حکومت ہندوستان پر مکتفی ہوئے جو اشخاص کہ بیچ انگلستان
کے کمپنی مین داخل تہے اونکی لئے یہہ حکم ہوا کہ پینسٹہ لاکہہ روپے
سالیانہ آمدنی ہندوستان مین سے بیس برس تک لیا کرین اور سب
چہوٹی بڑون نے اسباب کو بڑا جانا ایک گروہ واضعین قانون کا
کلکتہ مین مقرر ہوا اسمین تمام اصحاب کونسل اور ایک شخص اور جو نوکر
سرکار نہ تہا داخل ہوتے یہہ لوگ تمام ہندوستان پر حکمران اور دستور
سپریم کورٹ کے درست کنان تہے چند اشخاص. واضع قوانین ہندوستان
کے مقرر ہوئی اور لقب لاک مشن کا پایا گورنر جنرل تمام ہندوستان
مین حاکم اعظم تہے اور دوسرے احاطے اوسکی محکوم
رہی احاطہ بنگال کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک کلکتہ اور دوسرا اگرہ یہہ
انقلابات عظیمہ اس اجارہ جدید مین ہوئے بیچ زمانہ اقتدار لارڈ
بنٹنک کے بہت سے واسطے تربیت تعلیم لوگون کے ظہور مین آئی
خصوصا زبان انگریزی کے سکہلانے مین سن اٹہارہ سو تیرہ مین صاحبان
پارلمنٹ نی ایک لاکہہ روپے آمدنے سرکار سی واسطی ترقی علوم
اور تربیت رعایا کی مقرر کیا تہا تمام یہہ روپے سکہلانے علوم سنسکرت
اور عربے مین رائگان صرف ہوتا تہا کیونکہ لوگون کو تعلیم ان دونون
زبانون سی کچہہ تہذیب وتادیب حاصل نہوتے لارڈ ولیم بنٹنک نے سکہلانا
زبان انگریزے کا اہم جانکر تقرر مدارس انگریزے مین
بہت سا روپیہ علاوہ اس روپیہ سے جسکو صاحبان پارلمنٹ

نے مرحمت کیا تھا خرچ کیا اوسنے حکم دیا کہ طلبا نو وظیفہ خوار
مدارس سنسکرت و عربی مین بجای طلبای تنخواہ یاب سابق کی داخل
کئے جاوین اون سی اور دوسرے باعثون سی خواہش سیکھنے زبان انگریزی
کی تمام ہندوستان مین ہوگئے اوسکے اعمال حسنہ مین سی ایک تہا کہ
اوسنی مدرسہ طب واسطے تعلیم ہندوستانیون کی کلکتہ مین جسکا خرچ
بہت تہا مقرر کیا پروفسر علم جو واسطے ترقی ہندوستانیون کے
فن جرّاحی و طبابت مین ضرور تہی رکہی گئی فائدہ جو تقرر اس مدرسہ سی
ہوگا قیاس سے باہر ہی لارڈ بنٹک کی وقت مین سونگ بنک کلکتہ مین
مقرر ہوتا باشندگان اس دیار کے اسراف سی بچین اور طریقہ اعتدال
پر چلین اور یہہ بات بخوبی بن آئی اب لارڈ بنٹک صاحب متوجہ طرف
درستی محاصل سائر کے ہوئے یہہ بات مدت سی رایج تہی کہ تمام جنا
جو کہ ہندوستان مین پیدا ہوتی تہین بی محصول دئے ایک جا سے
سی دوسری جای نہ جاسکتی تہین کچہریان پرمٹ کی راہ ہای خشکی و تری
پر جہان سی آمد و شد لوگون کی کثرت سے ہوتی تہی مقرر ہوئی تہین اور
افسر واسطے تلاشے اسباب کی مقرر ہوئے تہے اس طرح آمد سرکار
بسبب مداخلت کرنے کی تجارت مین زیادہ ہوگئے لیکن افسران پرمٹ
محصول سرکاری سی دوچند روپی آپ لیا کرتے تہی حقیقت مین
ان عاملین نے اسملک مین ایسا ظلم کیا کہ اس ضابطہ کو ایک انگریزی
جو اس علاقہ مین داخل تہا اور علم و دانش سی بہرہ کافی رکہتا تہا
تعبیر بالفاظ دشنام کیا جب انگریز خود منصرم امور سلطنت کے

ہونے اور مسلمانوں کا اختیار رہا تارہا اونہوں نی خراج کو بدستور پایا اور بطور سابق اوسکو بحال رکھا لارڈ کورن ولیس نے جو ایک مرد عالی ہمت تہا ان خرابیوں کو جنہین اہل دیار متحمل ہورہے تہے ملاحظہ کیا اور سترہ سو اٹہاسے مین کچہریات پرمٹ کو یکقلم اضلاع اندرونے سے موقوف کردیا اور اس قاعدہ کا بالکل رواج جاتا رہا بعد تیرہ برس کی جب صاحبان انگریز کو خواہش اس بات کی ہوئی کہ آمدنی سرکار مین توفیر ہووے اسلئے اس قاعدہ نے پہر قرار پایا لارڈ ولیم بنٹنک نے واسطے دریافت کرنے حقیقت اس ضابطہ کی بہی اٹی بڑی ویلین صاحب کو جو اہلیان سرکار بنگال مین داخل تہا مقرر کیا اور کہہ دیا کہ بعد دریافت کا سپنجنے کے کیفیت اوسکی لکہہ بہیجی بعد اوسکی اوس نی ایک کمیٹی تجویز کے تاکہ وہ کوئی تدبیر واسطے دور کرنی محصول کی نکالین اگرچہ اوسکی زمانہ مین اس بات نی درستی نہین پائی تہی لیکن بسبب تحریک کرنی اوسکی کی اول اس مقدمہ مین وہ مستحق آفرین وتحسین کا ہی لارڈ ولیم بنٹنک کو ابتدا حکومت اپنی سی خواہش جاری ہونے سے جہاز دخانی کی بیچ سمندر اور دریای بنگال کی بہت تہی اور اسمین اوسنی بہت سعی کے جہان تک اوس سی بنا اوس نی کوشش کی کہ انگلستان وہندوستان مین ماہ بماہ آمدرفت ہوجاوے لیکن صاحبان ڈائرکٹر اوسکی سنگ راہ ہوئے اور اوسے بارہا سرزنش کی کہ اوسنے جہاز ہیو لینڈ ی کو ما بین بمبئی اور سویز کے ڈاک کی تہیلی لیجانی کے واسطے مقرر کیا تہا ✣

لارڈ بنٹنک صاحب نے کورٹ اوف ڈائرکٹرس سے کہہ کر سٹیمرز
یعنے جہاز دخانے بنوائے جو کہ دریاؤن بنگال اور اضلاع مغربی مین
جاری ہوے مین انگریزون اور ہندوستانیون کو سبب اونکے بہت مفاد ہوا
ہے اور وہ سابق سے دوچند شمار مین ہوگئے اور توقع ہے کہ ایک
زمانہ مین وہ اس افراط سے ہو جاوینگے جیسے انگلنڈ اور امریکا
مین اب ہین یہ زمانہ لارڈ ولیم بنٹنک کے جو مارچ سن اٹھارہ سو پینتیس
مین تمام ہوا کسی نوع کا دشمنان اطراف سے ظہور مین نہ آیا تھا اوسکے
وقت مین امن وچین رہا اور رعایا نے بہت ترقی ہونے کیفیت
نظم ونسق کی بے تفصیل نتایج تدابیر کے جو اوسنی کی تھین کما حقہ
معلوم نہین ہوسکتا ہے بعضی باتون اونکی مین شاید قصور عقل ہو لیکن
جو اوسکے دورہ حکومت مین جو احوال یہ سلطنت عظیمہ کے واقع
ہوئے انکا ذکر تواریخ سے ظاہر ہوگا اور ہندوستانی اوسکے
نام کو ساتھہ نیکی کے یاد کرتے ہین فقط + + + +

حواشی

+ حاشیہ اول +

سن سترہ سو اکسٹہ مین صوبہ داری صوبہ ثلاثہ بنگالہ وبہار واوڑیسہ
کی بنام شاہزادہ پسر عالمگیر ثانی کے جو بعد ازان شاہنشاہ

اور ملقب بشاہ عالم نانے ہوا مقرر ہوئے وہ مع لشکر کے پٹنہ کو روانہ
ہوا اور اوس شہر کو حصار کر لیا یورش فوج شاہزادہ نی اگرچہ حسب
دل خواہ نکلا تہا لیکن باوجود اسکے بہی وہ شہر قبضہ اولیا دولت
شاہزادہ مین آجاتا اگر منواب اودا ازراہ فریب سکے نکہلا بہیجتا کہ اعانت
شہزادہ عالم پناہ کے لیے آتا ہون اور دغا کر کر قلعہ الہ آباد کو تسخیر
نکرتا یہہ خبر سنکر محمد قلیخان نواب الہ اباد جسکے ہاتہہ سی تمام معاملات
شاہزادہ کے ہوتے تہے اور وہ اسکا مددگار رہتا اپنی تخت گاہ
کے چہڑانے کے لئے چلا آیا جب شاہزادہ بیکس کا کوئی بازو باور
نرہا اور یہی اوسنی کوتے جارہ ندیکہا اسنی کلاو صاحب کو ایک خط
لکہا اور کچہہ روپے طلب کیا جس کو صاحب موصوف نی فورا
بخش کیا دوسرے سال وزیر عماد الملک نی اس ہنگام مین کہ افغان
متصل تخت گاہ کے آگئے تہے شاہ عالمگیر کو مار ڈالا شاہزادہ سنے
تسخیر بنگالہ کو چلتے ہوتے اسباب تجمل اور لقب شاہنشاہی کا لیا
وہ اگرچہ فتحیاب نہوا لیکن اوسنے بعد کئے شکستون سے انگریزون
سے اعانت لیکر سن سترہ سو پنیسٹہ مین الہ آباد اور کوڑے پر قابض
ہوا اور اوسنی بہی دیوانی بنگالہ وبہار واوڑیسہ کی عطا کی اور برخلاف
مرضی انگریزون کے نواب اودہ اور مرہٹون سے جاملا اور اونکی
مدد سے دوبارہ تخت گاہ دہلی پر جو سن سترہ سو ساٹہہ سی قبضہ ابدالیون
یا روہیلون مین سے تہی مسلط ہوا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

حاشیہ دوم

رہیلون کی غارت اور لوٹ کی لئی انگریزون نی سنہ سترہ سو بہتر مین شجاع الدولہ نواب اودہ سے صلح کی اور اوسنی تنخواہ فوج انگریزی کی اپنی ذمہ کرلی یہہ ایک لڑائے جو تاریخ مین مرقوم ہی بہت بیجا تھی نواب اودہ نے یہہ ایک حیلہ اوٹھایا کہ رہیلون نی وہ روپی جبی اونہون نی عوض ہمارے حمایت کے دینا اقرار کیا تہا نہین دیا اور حقیقت مین وہ روپے اونکے ذمہ پر واجب نہ تہا کیونکہ اوسنے اونکی کچہہ حمایت نہین کی ماہ فروری مین ایک فوج لبرداری کرنیل چمپئین کے رہیل کہنڈ کو بمطلب جنگ روانہ ہوئے اور تئیسوین ابرل کو کرنیل مذکور نے چالیس ہزار رہیلون کو مع حافظ اونکی سرداری متصل بابل نالہ کی شکست دی وزیر فاصلہ سی کہڑا رہا اور میدان جنگ مین یکسر نہوا لیکن بعد حصول فتح کی اسنے تمام ملک کو لوٹا اور غارت کیا +

حاشیہ سیوم

رئیسان ہند مین سی کسی نی موافق حیدر کے انگریزون سی مقابلہ نہین کیا تہا اور وہ اوس سی بہت خایف تھے ابتدا مین وہ کچہہ اشخاص معززین و ممتازین مین سے نہ تہا بلکہ ایک غریب سپاہی تہا عرصہ قلیل مین پانسو سوار زیر حکم اوسکی تعین ہوئی اور بعد اوسکی اوسنی فوج شاہی میسور مین ایک عہدہ پایا اپنی اپنی دستگیر اور ولی نعمت کو اوسکی عہدہ سے معزول کروایا

اور آخر کو آپ مالک تخت ہو گیا سن سترہ سو ساٹ مین اوسنے فرانسیسون سی صلح کر لی اور اون سی مدد لینے کی واسطے پونڈچری کو آیا لیکن انگریزون نی اوسی ہٹا دیا سن سترہ سو سڑسٹہ اور سترہ سو اٹہسٹہ مین پہر وہ انگریزون سے لڑا اور بعد اظہار بہت سے فنون سپاہ گری سکے اوسنے دور تک فوج انگریزی کا تعاقب کیا اور دفعتہ چہہ ہزار سوار سے متصل مدراس کے آظاہر ہوا چوتہی اپرل کو اوسنی کچہہ شروط باب صلح مین کہ جس مین بہبودی اور فائدہ قلیل انگریزون کا متصور تہا گورنمنٹ یعنے حاکم اعظم مدراس سی لکہہ بہیجین جسی اوسنی جبرا قبول کیا اور اوسکی لڑائی سنہ سترہ سو اسی مین برخلاف مرضی انگریزون کی مرہٹون سی صلح کے اور ساتہہ جمعیت ایک لاکہہ آدمیون کی جمین سی کچہہ زیر حکم فرانسیسون کے تہی مدراس کو چلا اور اوسکی گرد و نواح کو بہت سا لوٹا حیدر علی نی ساتوین دسمبر کو سن سترہ سو بیاسی کو اس عالم فانی سی طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور ٹیپو بیٹا اوسکا بجای اوسکی تخت نشین ہوا

حاشیہ چہارم

چیت سنگہ راجہ بنارس کو انگریزون نے سنہ سترہ سو ستتر مین خلاف مرضی نواب اودہ کے جس نی بعد مرنے باپ راجہ موصوف کی چاہا تہا کہ اوسکی اضلاع پر آپ قابض ہو جاوے مسند نشین کیا چیت سنگہ نے خراج موافق وعدہ کی دیا گیا لیکن سترہ سو اٹہتر مین انہون نے علاوہ اوسکی کچہہ فوج واسطے مدد کے تجویز کے جسکا اوسنی عذر

کیا کہ مجھہ مین اسکا مقدور نہین ہے اور اس طرح سی گریز کر گیا سن سترہ سو اکاسی مین ہیسٹنگز صاحب متوجہ بنارس کے ہوتے اور ایک فرمان واسطے گرفتاری راجہ کے بہیجا لیکن فوج باغی ہو گئے اور قریب دو کمپنی سپاہیون کی مع اپنی افسرون کی ماری گئین راجہ نے انجام کار شکست پائی اور اپنی ملک کو چہوڑ کر بہاگ گیا ہسٹنگز صاحب اس کار سے فراغت کر کر بطلب دریافت حساب اس روپے کے جو کمپنی کو نواب اودہ سے لینا تہا ملک اودہ کو روانہ ہوتے جاگیرات بیگمات کو جن مین سے ایک والدہ نواب کی تہے باین حیلہ کہ وہ سرکشی چیت سنگہ مین شریک تہین اور ہمین اونہون نے مدد کی تہی قرق کر لین نواب نی اونکی جتنا نقد اسباب ہاتہہ لگ سکا لیا اور اوسکو قرضہ انگریزونمین ادا کیا

حاشیہ پنجم

ٹیپو سلطان میسور عقل و فراست اور فن سپاہ گری مین حیدر علی سے بہت کم تہا اور موافق اپنے باپ کی وہ بہی انگریزون کا بڑا دشمن تہا اوس نے سن سترہ سو بیاسی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور صلح سن سترہ سو چوراسی تک وہ لڑتا رہا بسبب حملہ ٹیپو سلطان کے تراوانکور پر ایک دوسرے لڑائی انگریزون سے واقع ہوتے اور ہمین آدہا ملک سلطان ٹیپو کا اوسکے قبضہ سی نکل گیا چونکہ یہہ گمان اسپر مستولی تہا کہ انگریز اسکے باستے ملک لینی کی لئی قابو دیکہہ رہی ہین اسواسطے اس نی فرانسیسون سے مدد چاہے اور جو تہی سے

سن سترہ سو ننانوے مین بیچ تختگاہ سرنگاپٹم کے جسکی حفاظت
مین وہ ساعی تہا مارا گیا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

حاشیہ ششم

صلح سن اٹہارہ سو دو مین پیشوا نے جو اب تک بہی براے نام سردار
مرہٹون کا گنا جاتا تہا کچہہ اضلاع وجہ تنخواہ فوج انگریزی مین جو ہمیشہ
اوسکے ممالک محروسہ مین رہتی تہی مقرر کئے اور اسبات کا عہد
کیا کہ مین ان سے آیندہ کو کبہی نہ لڑونگا بلکہ جو قضایا کہ مجہہ اور
ریاستہائے ہند سے درپیش ہونگے بطور صاحبان عالی شان انگریزون
کے جو دیار ہند پر مسلط ہین فیصلہ پاوینگے دوسری ریاستون
مرہٹون کو اس صلح سے خوف پیدا ہوا خاصتہ سیندہیہ اور راجہ
برار بہت ہی ہراسان ہوئے اور اوہون نے جلد طرز دہمکانے
کی جو موجب جنگ کا ہوئے اختیار کئے اس عرصہ جنگ مین بیچ ہندوستان
کی اور بہی بہت سی فتح انگریزون کے ہوئین اون مین اگرہ پر
لارڈلیک فتحیاب ہوئے اور دہلی قبضہ انگریزون مین
آگئے سن سترہ سو اٹہاسے مین دہلی براے نام شاہ عالم
کے قبضہ مین تہی اور غلام قادر امیرالامراء اختیار کل رکہتا تہا جبکہ
اس سال مین مرہٹے اوس پر حملہ کرنے آئے امیرالامرا غلام قادر
نے یہہ سمجہہ کر کہ شاہ عالم مرہٹون سے موافقت رکہتا ہی
اوسکے آنکہین نکالین اور خزانہ لوٹا اور خبر قریب پہنچی

سیندھیہ کی سنکر بہاگا اس طرح سی سیندھیہ نی اس شاہ پر جو وارث تخت ہند تہا غلبہ پایا اور تمام اضلاع کا جو اس وقت اوسکی زیر حکم تہے مالک ہو گیا غلام قادر اگرہ مین جا کر چہپا اور اوسکو سیندھیہ نے محاصرہ کر لیا اور وہ بہاگتے ہوئے پکڑا گیا سیندھیہ نی اوسی ایک پنجرہ مین بند کیا اور اوسکی کان ناک ہاتہہ پانو کٹوا کر اندہا کیا اور اوسی حالت درد و الم سی وہ موا اگرچہ وہ شاہنشاہ کو سیندھیہ نے قلعہ دھلی مین رہنی کی رخصت دی تہی اور بہی براے نام حکومت اسکی دھلی اور تہوڑی سی اسکے مضافات مین مقرر رکہی لیکن وہ ایسی حالت افلاس مین تہا کہ بجاے اچہا کہانے پہننے کے پایحتاج تہے اوسی اور اوسکی خاندان کو میسر نہ ہوتا تہا ایک قلعہ دار اوسکی نگاہ بانی کے لئے قلعہ مین رہتا تہا تاکہ وہ دور کہین یہان سی جانے نپاوے جنرل پیرون فرانسیس سیندھیہ کی طرف سی حاکم اس ضلع کا تہا اور اوسنی شاہ بیکس کی حق مین کچہہ بہلائی کی تہی حالت شاہنشاہ کا جب انگریز دھلی پر قابض ہوئی بہ نسبت سابق کی بہتر ہو گیا آرام جو حالت قید مین روپیے سے ہو سکتا ہے اوسی میسر تہا اور بہی مصائب جسمی سی محفوظ اس سے خوب تر اس خاندان کی لئی کیا ہو سکتا تہا جنکی حشمت و شوکت ایک سو برس یعنے وفات اورنگ زیب سی روز بروز زوال مین تہی اور بہی اونہین اتنا حوصلہ نہ تہا کہ وہ رعیت اپنے کو غارت اور حملہ متمردین سی بچاوین اور تابع اپنے ملازمین

کی ہو گئی تھی پندرہ لاکھ روپے سالیانہ شاہنشاہی کی مقرر ہوی اور اسکی سوا
کچھہ اور مواضع جنکی شاید ایک یا دو لاکھہ روپے کی تحصیل ہی ملی لیکن اُسنے
کچھہ حکومت مین مداخلت نہین سے سن اٹھارہ سو چار مین ہولکر اغلب تھا
کہ دھلی پر قابض ہو جاتا وہ لارڈ لیک سے پہلی جیپ مقابلہ فصیل شہر کی مع لشکر
کی آپڑا فوج انگریزی اگرچہ یہان بہت تھوڑی تھی لیکن اونھون نی زیر حکم
ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کی بہت شجاعت اور بہادری سی مقابلہ کیا اور دشمن کو ہٹا دیا +

ا ہشتم

بعد اختتام ہانی اس تواریخ کے دو برس لڑائیان یعنی افاغنہ اور اہل جنگ
چین واقع ہوئین باعث جنگ افاغنہ کا یہ ہی کہ دوست محمد خان والی کابل و شاہ
روس مین کچھہ شروط ہو گئین تھین اور گمان تھا کہ اس سبب ایک فوج اہل روس کی افغانستان مین
واسطی ملک خالی نصوصف کی آوی تاکہ پنجاب ور جو زیر حکومت رنجیت سنگھ تھا پہر سلطنت افغانیہ مین آجاوی و
انگریز اس بلاد کی ارادہ روسیون سی اندیشناک ہوئی اور انکی جانب مین لینی اسطرف ہند و روس کے
روادار تھی یادہ اخراج دوست محمد کا کابل سی جب اتفاق رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع والی سابق کابل کا ہوا
تک چین کمپنی کے لیے فسی نہین ہوئی بلکہ بنام شاہزادی انگلستان کی ہوئی چند سال سی گورنمنٹ
ال پن افیون لوکی جاتی ہی اور کلکتہ سیکا نیلام ہوتا سے خریدار و لوحقیار ہی کہ جہان چاہین لیجاوے
چین لیکن حقیقت مین ہر شخص اسکو جانتا ہی کہ وہ تمام چین کو جایا کرتی ہی کہ گرچہ بادشاہ چین نی
ممانعت کی تھی کہ افیون ہماری قلمرو مین نہ لائی جاوی تجار بنگالہ پہ کفایت کا کمپنی کی
تہوت بار پر بہسا کر کر اور خصوصاً جب سے ہوئے حکام چین سی افیون خفیہ وہان لیکی کمشنر کو شاہ
چین نی کنیٹن کو روانہ کیا تاوہ جاکر وہان افیون کو خفیہ آنی دی اسنی جمیع داگران و بہی اس شخصکو

جو شاہزادی انگلستان کیطرف سی حاکم ایشیا مجوزہ بالتجارت کا تھا گرفتار کرلیا اور کہا کہ اگر وہ کشتیان منجملہ
انہون کی یہان آئین مین اور انکو مین پکڑ نہین اور انمین ہی جو انگریز ہوگی تو مین سبکو خواہ وہ سرکاری ممنوع ہون یا ہون
قتل کرونگا کپتان ایلیٹ صاحب نے اوس حکم کی جو بدی کا آپ قبول ہوا اور کہا کہ جو شخص یہان افیون
لائی ہون وہ بخوف [illegible] حوالہ اوسکی کرین اونہون نے اس اعتماد پر کہ گورمنٹ انگریزی بسبب کہنے ایلیٹ صاحب کی ذمہ
دار مال ہمارے کی ہوگئی ہی اور جسکو وہ درصورت تلف ہوجانیکی ادا کریگی سپرد کردیا

ان صاحب نے تمام افیون کو جو اوسی دی گئی تھی برباد کیا لیکن اب گورمنٹ انگریزی نی حصول خسارہ کے
او عوض تنگ وکیل شامی ہوئی ہی اگر کپتان ایلیٹ بخوبی اظہار مددگاری کرتا تو اس لڑائی کو موقع طلب تھا
کہ ایک زمانہ ہوا تھا لیکن وہ اپنی دنیا کے سبب اوس سی کہ اونہی خفیہ رہا آگے سے متعدد مقامات مین دست انداز
ہوئے ارادہ نکیا جس ملتے ہین کہ اہل چین کیطرف سے صلح پائی جاتی تھی اور وہی وہ قبول کرلیتا تھا
کئی بار اسطرح سی اہل چین نی اوسی فریب دیا اور دزموہی کہ اونہون نی ایک کرور روپی دیا تاکہ
کنٹن حملہ سی محفوظ رہی اونہین ایام مین کپتان ایلیٹ کی وہانسی بدلی ہوگئی اور بجای اوسکی
ایک اور صاحب جلیل القدر بھیجی گئی اور قریب ہے کہ وہ جنگ کو اختتام پر لاوی گا اور ظاہر کردی
کہ حکام انگریزونکا خوف اہل چین کا موجب غفلت اور سستی جو ظہور مین آئی ہوا ہے

تمت تمام شد

الحمد للہ کہ یہہ کتاب موسوم بہ تاریخ بنگال مطبع مطبع العلوم سنہ [illegible] ستیفنز کا
اہتمام سی ماسٹر قاسم علی صاحب کی چھپ کر مرتب ہوئی درہ [illegible]